Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 34

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

1/ذوالحجہ 1438 ہجری قمری   24/ظہور 1396 ہجری شمسی   24/اگست 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔
سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 18 اگست 2017 کو مسجد بیت الفتوح (لندن) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔
احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

پیشگوئی میں مجھے بتلایا گیا کہ کرم دین میرے سزا دلانے کے لئے فوجداری میں مقدمات دائر کرے گا اور کئی حمایتی اُس کو مدد دیں گے آخر وہ خود سزا پائے گا اور خدا مجھے اس کے شر سے نجات دیگا سو ایسا ہی ظہور میں آیا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۲۴-نشان۔ ۳۰/جون ۱۸۹۹ء میں مجھے یہ الہام ہوا۔ پہلے بے ہوشی، پھر غشی، پھر موت، ساتھ ہی اسکے یہ تفہیم ہوئی کہ یہ الہام ایک مخلص دوست کی نسبت ہے جس کی موت سے ہمیں رنج پہنچے گا۔ چنانچہ اپنی جماعت کے بہت سے لوگوں کو یہ الہام سنایا گیا اور الحکم ۳۰/جون ۱۸۹۹ء میں درج ہو کر شائع کیا گیا پھر آخر جولائی ۱۸۹۹ء میں ہمارے ایک نہایت مخلص دوست ڈاکٹر محمد بوڑے خاں اسسٹنٹ سرجن ایک ناگہانی موت سے قصور میں گذر گئے۔ اوّل بے ہوش رہے پھر یک دفعہ غشی طاری ہوگئی۔ پھر اس ناپائدار دُنیا سے کوچ کیا اور اُن کی موت اور اس الہام میں صرف بیس بائیس دن کا فرق تھا۔

۲۵-پچیسواں نشان۔ کرم دین جہلمی کے اُس مقدمہ فوجداری کی نسبت پیشگوئی ہے جو اُس نے جہلم میں مجھ پر دائر کیا تھا جس پیشگوئی کے یہ الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ۔ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ اور دوسرے الہامات بھی تھے جن میں بریت کا وعدہ تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اِس مقدمہ سے مجھ کو بَری کر دیا۔

۲۶-چھبیسواں نشان۔ کرم دین جہلمی کے اس مقدمہ فوجداری میں میری بریت ہے جو گورداسپور میں چندو لال اور آتما رام مجسٹریٹ کی عدالت میں میرے پر دائر تھا اور پیشگوئی میں بتلایا گیا تھا کہ آخر بریّت ہوگی چنانچہ میں بَری ہوا۔

۲۷-ستائیسواں نشان کرم دین جہلمی کی سزایابی کی نسبت پیشگوئی ہے جس کی رو سے آخر وہ سزا پا گیا دیکھو میری کتاب مواھب الرحمان صفحہ ۱۲۹ سطر ۸۔ یہ تینوں پیشگوئیاں بڑی تفصیل کے ساتھ مواہب الرحمان میں درج ہیں اور یہ کتاب مواہب الرحمان اُس وقت تالیف ہو کر شائع کی گئی تھی جبکہ پیشگوئی کا کوئی انجام معلوم نہ تھا پیشگوئی کی عبارت یہ ہے جو کتاب موصوف میں شائع ہوئی۔ ومن اٰیاتی ما انبأنی العلیم الحکیم فی امر رجل لئیم ۔ وبھتانه العظیم واوحی الیّ انه یرید ان یتخطف عرضك۔ ثم یجعل نفسه غرضك۔ وارانی فیه رؤیا ثلٰث مرات۔ وارانی ان العدوّ اعد لذالك ثلا ثة حُماةٍ لتوھین و اعناتٍ ورئیت کأنّی احضرت محا کمة کالماخوذین ورئیت انّ اٰخر امری نجات بفضل ربّ العٰلمین۔ ولو بعد حین۔ و بُشّرتُ انّ البلاء یرد علی عدوی الکذاب المھین۔ فاشعت کلّما رأیت والھمت قبل ظھورہ فی جریدةٍ یسمّی الحکم وفی جریدة اخری یُسمّی البدر ۔ ثم قعدت کالمنتظرین۔ وما مرّ علیّ مارئیت الّا سنة فاذا ظھر قدر اللہ علی ید عدوّ مبین اسمه کرم الدین...... وقد ظھر بعض انبآء ہ تعالیٰ من اجزآء ھٰذہ القضیة فیظھر بقیتھا کما وعد من غیر الشكّ والشبھة ترجمہ: اور منجملہ میرے نشانوں کے ایک یہ ہے کہ جو خدائے علیم و حکیم نے ایک لئیم شخص کی نسبت اور اس کے بہتان عظیم کی نسبت مجھے خبر دی۔ اور مجھے اپنی وحی سے اطلاع دی کہ یہ شخص میری عزت دور کرنے کے لئے حملہ کرے گا اور انجام کار میرا نشانہ آپ بن جائے گا۔ اور خدا نے تین خوابوں میں یہ حقیقت میرے پر ظاہر کی اور خواب میں میرے پر ظاہر کیا کہ یہ دشمن تین حمایت کرنے والے اپنی کامیابی کے لئے مقرر کرے گا تا کہ کسی طرح اہانت کرے اور رنج پہنچاوے اور مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ گویا میں کسی عدالت میں گرفتاروں کی طرح حاضر کیا گیا ہوں اور مجھے دکھلایا گیا کہ انجام ان حالات کا میری نجات ہے اگرچہ کچھ مُدت کے بعد ہو۔ اور مجھے بشارت دی گئی کہ اس دشمن کذاب مہین پر بلا ردّ کی جائے گی پس ان تمام خوابوں اور الہامات کو میں نے قبل از وقت شائع کر دیا اور جن اخباروں میں شائع کیا ایک کا نام ان میں سے الحکم ہے اور دوسری کا نام البدر۔ پھر میں انتظار کرتا رہا کہ کب یہ پیشگوئی کی باتیں ظہور میں آئیں گی پس جب ایک برس گذرا تو یہ مقدر باتیں کرم دین کے ہاتھ سے ظہور میں آگئیں (یعنی اُس نے ناحق میرے پر فوجداری مقدمات دائر کئے) پس اُس کے مقدمات دائر کرنے سے پیشگوئی کا ایک حصہ تو پورا ہوگیا اور جو باقی حصہ ہے یعنی میرا اُس کے مقدمات سے نجات پانا۔ اور آخر اُسی کا سزایاب ہونا یہ بھی عنقریب پورا ہو جائے گا اس حصہ عبارت سے ظاہر ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کے وقت تک نہ مجھے کرم دین کے مقدمات سے نجات اور رہائی ملی تھی اور نہ وہ سزایاب ہوا تھا بلکہ یہ سب کچھ پیشگوئی کے طور پر لکھا گیا تھا۔ یہ ترجمہ ہے اس پیشگوئی کا جو عربی میں اوپر لکھی گئی ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ کرم دین میرے سزا دلانے کے لئے فوجداری میں مقدمات دائر کرے گا اور کئی حمایتی اُس کو مدد دیں گے آخر وہ خود سزا پائے گا اور خدا مجھے اس کے شر سے نجات دیگا سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اب سوچنا چاہئے کہ یہ پیشگوئی کس قدر غیب پر مشتمل ہے کیا کسی انسان یا شیطان کا کام ہے کہ ایسی پیشگوئی کرے جو میری عزت اور دشمن کی ذلّت کا حکم دیتی ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 223 تا 226)

123 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 123 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 29، 30 اور 31 دسمبر 2017ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

اسلام کا غلبہ اب خلافت احمدیہ سے وابستہ ہے اس لئے آپ کو خلافت احمدیہ کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے اور آپ کو اور آپ کی آئندہ نسلوں کو ہمیشہ اس کے سایہ میں رکھے

جلسہ سالانہ ہیٹی منعقدہ 14، 15 اپریل 2017ء کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور پیغام

جماعت احمدیہ ہیٹی (نارتھ امریکہ) نے مورخہ 14 و 15 اپریل 2017ء بروز جمعہ و ہفتہ اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے نگران ہیٹی مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب مبلغ نیو یارک (امریکہ) اور مکرم محمد سعید خالد صاحب مبلغ فلوریڈا (امریکہ) کو خصوصی دعوت دی گئی۔ ہیٹی کی جماعت زیادہ تر نو احمدی افراد پر مشتمل ہے۔ جلسہ میں ملک کے طول و عرض سے نومبائع جماعتوں سے احباب نے بڑے جوش و خروش سے شرکت کی۔ ہیٹی کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ اس سرزمین پر لوائے احمدیت باقاعدہ لہرایا گیا۔ جلسہ میں 114 احمدی مرد، 18 خواتین اور 17 بچے۔ نیز 4 اخباری نمائندگان اور 49 غیر احمدی اور غیر مسلم احباب شامل ہوئے۔ جلسہ کے شاملین کی کُل تعداد 202 رہی۔ جماعت Cayes کے افراد نے کہا کہ اس جلسہ میں شمولیت کے بعد ہمیں علم ہوا ہے کہ جماعت کیا ہوتی ہے اور اسلامی بھائی چارہ کسے کہتے ہیں اور ہمیں خوشی ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کے ممبر ہیں اور یہ کہ یہ جلسہ ان کے لئے تقویّت ایمان کا موجب بنا ہے۔ غیر از جماعت مہمانوں نے بھی جلسہ کے انتظامات کو سراہا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں ایسے روحانی اور علمی پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ جلسہ کیلئے حضور انور نے از راہ شفقت اپنا پیغام بھی بھجوایا جو اخبار الفضل انٹرنیشنل 30 رجون 2017 کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کے ارشادات پر دل و جان سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

پیارے افراد جماعت احمدیہ ہیٹی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ ہیٹی اپنا پہلا جلسہ سالانہ 14 و 15 اپریل 2017ء کو منعقد کر رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بابرکت اور کامیاب فرمائے اور اس کے شرکاء کو اس منفرد اجتماع میں شرکت کے نتیجہ میں روحانی ترقیات نصیب ہوں۔ اور اللہ کرے کہ آپ سب ہمیشہ اچھائی، نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ آمین۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہے یاد رکھیں کہ یہ کوئی عام جلسہ نہیں ہے۔ اس جلسہ کے انعقاد کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ مخلصینِ جماعت مذہبی فائدہ اٹھائیں نیز اسی وقت کے دوران مزید علم حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کریں۔ ایک اور فائدہ یہ بھی ہوگا کہ دیگر دوستوں سے ملاقات ہوگی اور باہمی تعلقات وسیع اور مضبوط ہوں گے۔ (ماخوذ از آسمانی فیصلہ)

پس جماعت احمدیہ کے جلسے اس لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ ہم اس پاکیزہ ماحول سے استفادہ کر سکیں۔ یہ جلسے ہمارے ایمان کو مضبوط کرنے کے ذرائع مہیا کرتے ہیں اور ہمارے تقویٰ کو بڑھانے کا باعث ہوتے ہیں۔ تقویٰ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف پیدا کیا جائے۔ اس کے نتیجہ میں شفقت اور نرمی دلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ ہمیں جماعت کے اندر ایک دوسرے کا خیال رکھنے کی مثال قائم کرنی چاہئے۔ ہمیں اپنے دلوں میں عاجزی پیدا کرنی چاہئے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمیں اسلام کی خدمت کرنے کا جوش پیدا کرنا چاہئے اور اپنے اللہ سے زندہ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں آپ کو اپنے اللہ سے جو ہمارا خالق بھی ہے، ایک زندہ تعلق پیدا کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس مقصد کے لئے پیدا کیا ہے کہ وہ ایسا علم حاصل کرے جس سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ مَیں نے جنّ اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ اس لئے آپ کو جلسہ سالانہ کے ان ایام سے استفادہ کرنا چاہئے اور فضول بات چیت کی بجائے ذکرِ الٰہی میں وقت گزارنا چاہئے۔ آپ کے خیالات پاکیزہ ہونے چاہئیں اور آپ کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رہنی چاہئے۔ اس طرح آپ برائیوں سے محفوظ رہیں گے۔ ذکر الٰہی میں مصروفیت ہمیں نمازوں کی ادائیگی کی طرف بھی متوجہ کرتی ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص باقاعدہ طور پر عبادت میں مصروف ہوتا ہے اس کے نتیجہ میں وہ ذکرِ الٰہی کی طرف بھی متوجہ رہتا ہے۔ پس اپنی پنجوقتہ نمازوں کو باجماعت اور باقاعدگی سے ادا کرنے سے آپ اپنی روحانی استعدادوں کو بڑھا سکتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے ساتھ قرب کا تعلق بھی پیدا کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے ایک احمدی ہونے کے ناطے بہت اعلیٰ توقعات وابستہ فرمائی ہیں۔ آپ کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور خلوص کا سلوک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ کے عمل سے ظاہر ہونا چاہئے کہ آپ ایک مخلص احمدی ہیں۔ نیز آپ کو اپنے ملک کا ایک بہترین شہری بننے کی کوشش بھی کرنی چاہئے اور اپنی قوم سے محبت کرنی چاہئے کیونکہ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ ملک سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں آپ کو تبلیغ کے حوالہ سے آپ کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آپ کو احمدیت کا پُرامن پیغام ہیٹی میں پھیلانے کے لئے نئے ذرائع تلاش کرتے رہنا چاہئے۔

آپ کو MTA دیکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور اپنی فیملی کو بھی اس کی تلقین کرنی چاہئے۔ آپ کو باقاعدگی سے میرے خطبات سننے چاہئیں۔ پھر اُن کو سمجھ کر اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے نتیجہ میں آپ کا خلافت احمدیہ سے ذاتی تعلق مضبوط ہوگا۔ یاد رکھیں کہ اسلام کا غلبہ اب خلافت احمدیہ سے وابستہ ہے اس لئے آپ کو خلافت احمدیہ کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے اور آپ کو اور آپ کی آئندہ نسلوں کو ہمیشہ اس کے سایہ میں رکھے۔

آخر پر حضور انور نے شاملین جلسہ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو شاندار ترقیات عطا فرمائے اور آپ سب کو تقویٰ میں بڑھاتا چلا جائے اور بہترین احمدی مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح الخامس)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ گزشتہ ہفتے خیریت سے منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے تینوں دنوں میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکات کے نظارے دیکھے۔ بعض حالات اور موسم کی وجہ سے کچھ فکر بھی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حالات کے بد اثرات سے محفوظ رکھا اور ہر شامل ہونے والے نے محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فضل ہر حال نازل ہو رہے تھے۔ پس اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے اور حقیقی شکر تب ہی ادا ہو سکتا ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ یہ شکر گزاری کارکنوں کی طرف سے بھی ہونی چاہئے تا کہ اس سے جہاں ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں وہاں اس شکر گزاری کی وجہ سے اپنی صلاحیتوں میں بہتری پیدا کرنے والے بھی ہوں۔ اسی طرح شامل ہونے والوں کو بھی شکر گزار ہونا چاہئے تا کہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں اور ان کی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی چلی جائیں۔ نیز جو خدمت پر مامور کارکن تھے ان کا بھی ان لوگوں کو شکر گزار ہونا چاہئے جو شامل ہوئے۔ اسی طرح کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا ہر لحاظ سے شکر گزار رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں یا دین کی خاطر آنے والے مہمانوں، دینی علم کے حاصل کرنے کے لئے آنے والے مہمانوں کی خدمت کرنے کا موقع عطا فرمایا

جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ایسا بھائی چارہ اور شکر گزاری کے جذبات ایک دوسرے کیلئے پیدا ہوں جو مثالی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی محبت پیار اور بھائی چارے کے جذبات ہیں جن کا اظہار جب ہم اپنوں اور غیروں سے کر رہے ہوں تو یہ چیز ہر آنیوالے مہمان کو متاثر کر رہی ہوتی ہے۔ علاوہ علمی اور دینی پروگراموں کے ہر احمدی کا عملی نمونہ آنیوالے غیروں کو بے حد متاثر کر رہا ہوتا ہے جسکا وہ اظہار کرتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہمیں جلسہ میں نظر آیا جس سے ہم بڑے متاثر ہوئے۔

● مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مسلم اور غیر مسلم مہمانوں کے تأثرات کا ایمان افروز تذکرہ ● جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے نو مبائعین کے ایمان افروز تأثرات کا بیان ● عالمی بیعت کی تقریب کا غیر معمولی اثر ● عالمی پریس میں جلسہ کی کوریج، مختلف ممالک کے صحافیوں کے جلسہ کے بارہ میں تأثرات

بہر حال جلسہ کے ماحول اور ڈیوٹی دینے والوں کا ایک اثر ہے جو ہر انصاف پسند کو متاثر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام ڈیوٹی دینے والوں کو اور شامل ہونے والوں کو بھی جزا دے جو اسلام کی اس خاموش عملی تبلیغ کا حصہ بنتے ہیں۔ ہمیں خاص طور پر ان ہزاروں کارکنان کو اور کارکنات کو، لڑکوں اور لڑکیوں، مردوں اور عورتوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے۔

پریس اور میڈیا میں وسیع پیمانے پر جلسہ کی کوریج۔ آن لائن میڈیا، ٹی وی، ریڈیو، اخبارات، سوشل میڈیا، ایم ٹی اے کی لائیو سٹریمنگ، افریقہ کے مختلف ممالک کے ٹی وی چینلز وغیرہ کے ذریعہ کروڑوں افراد تک پیغام پہنچا۔ بعض ممالک میں ٹی وی چینلز نے جلسہ کی مکمل کارروائی نشر کی

یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، ہماری کوششیں اس میں بہت معمولی ہوتی ہیں

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی کینیڈا سے ساڑھے تین سو کے قریب خدام چارٹر جہاز کے ذریعہ آئے اور جلسہ کے بعد وقار عمل کر کے وائنڈ اپ کے کام میں حصہ لیا

مکرمہ صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب اور مکرم طارق مسعود صاحب (مربی سلسلہ) ابن مکرم مسعود احمد طاہر صاحب اور مکرم شکیل احمد منیر صاحب سابق امیر و مشنری انچارج آسٹریلیا کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04 راگست 2017ء بمطابق 04 رظہور 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ گزشتہ ہفتے خیریت سے منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے تینوں دنوں میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکات کے نظارے دیکھے۔ بعض حالات اور موسم کی وجہ سے کچھ فکر بھی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حالات کے بد اثرات سے محفوظ رکھا اور ہر شامل ہونے والے نے محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فضل ہر حال نازل ہو رہے تھے۔ پس اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے اور حقیقی شکر تب ہی ادا ہو سکتا ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ یہ شکر گزاری کارکنوں کی طرف سے بھی ہونی چاہئے تا کہ اس سے جہاں ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں وہاں اس شکر گزاری کی وجہ سے اپنی صلاحیتوں میں بہتری پیدا کرنے والے بھی ہوں۔ اسی طرح شامل ہونے والوں کو بھی شکر گزار ہونا چاہئے تا کہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں اور ان کی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی چلی جائیں۔ نیز جو خدمت پر مامور کارکن تھے ان کا بھی ان لوگوں کو شکر گزار ہونا چاہئے جو شامل ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگوں کا یا خدا تعالیٰ کے بندوں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ (سنن الترمذی ابواب البر والصلۃ باب ما جاء فی الشکر لمن احسن الیک حدیث 1954) پس اس لحاظ سے سب شامل ہونے والوں کو کام کرنے والوں کا بھی شکر گزار ہونا چاہئے۔

اسی طرح کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا، جیسا کہ مَیں نے کہا، ہر لحاظ سے شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں یا دین کی خاطر آنے والے مہمانوں، دینی علم کے حاصل کرنے کے لئے آنے والے مہمانوں کی خدمت کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

اصل میں تو جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ایسا بھائی چارہ اور شکر گزاری کے جذبات ایک دوسرے کے لئے پیدا ہوں جو مثالی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی محبت پیار اور بھائی چارے کے جذبات ہیں جن کا اظہار جب ہم اپنوں اور غیروں سے کر رہے ہوں تو یہ چیز ہر آنے والے مہمان کو متاثر کر رہی ہوتی ہے۔ علاوہ علمی اور دینی پروگراموں کے ہر احمدی کا عملی نمونہ آنے والے غیروں کو بے حد متاثر کر رہا ہوتا ہے جس کا وہ اظہار کرتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہمیں جلسہ میں نظر آیا جس سے ہم بڑے متاثر ہوئے۔ چھوٹے بچوں سے لے کر بوڑھوں تک ہر ایک اپنے اپنے دائرے میں غیر معمولی اخلاص کے ساتھ خدمت کر رہا تھا۔ اسی طرح شامل ہونے والے بھی بغیر کسی بے چینی کے اور شر پھیلانے کے جلسہ میں خاموشی سے شامل ہو رہے تھے۔ اور پروگراموں سے استفادہ کر رہے تھے اور یہ عملی نمونے کا اظہار ایک دنیا دار کے لئے بہت حیرت انگیز بات ہے۔ آنے والے غیر جو مہمان ہیں وہ اپنے تأثرات کا اظہار بھی کرتے رہے ہیں۔ اس وقت مَیں چند ایک تأثرات پیش کروں گا جو انہوں نے اس ماحول کو دیکھ کر بیان کئے اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ اگر یہ اسلام کی تعلیم ہے تو اس تعلیم کے پھیلنے کی دنیا میں ضرورت ہے۔

بینن سے سابق وزیر خارجہ اور مشیر صدر مملکت ''مریم بونی جیالو صاحبہ'' ہیں۔ اس وقت بھی وہ سینیئر وزیر کے مشیر

ہیں۔ کہتی ہیں کہ مجھے اس جلسہ کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کو گہرائی سے سمجھنے کا موقع ملا۔ میں جلسہ کے انتظامات سے بہت متأثر ہوں۔ کارکنان کا انتظامی معیار بہت بلند تھا۔ کارکنان کا اخلاص دیکھ کر میں حیران رہ گئی۔ کہتی ہیں میں نے انتظامی طور پر ہر طرح سے جائزہ لیا (بڑی تنقیدی نظر سے لوگ دیکھتے ہیں) لیکن اتنے بڑے جلسہ میں کوئی نقص نظر نہیں آیا۔ ہر شعبہ کو تنقیدی نظر سے دیکھا لیکن ہر شعبہ میں انتظامات معیاری اور اعلیٰ تھے۔ پھر کہتی ہیں کہ جب میں کارکنان کی طرف دیکھتی تو محسوس کرتی کہ کیا چھوٹا اور کیا بڑا، بوڑھا، جوان، مرد، عورت الغرض ہر طبقے کے لوگ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے کوشاں تھے۔ ہر کوئی اپنا آرام بھلا کر دوسروں کو آسائش اور سہولت پہنچانے کے لئے تیار تھا۔ ان مسکراتے چہروں کو مَیں اپنی زندگی میں کبھی بھلا نہ پاؤں گی جو دوسرے مہمانوں کی خدمت میں خوشی محسوس کرتے۔ کہتی ہیں یہ حسین یادیں میری زندگی کا حصہ ہیں۔ میری خواہش ہے کہ یہ اقدار ہمارے ملک میں بھی قائم ہوں۔ اور جماعت احمدیہ ایک سیکھنے کی اکیڈمی ہے جس میں ہر ملک کے نوجوان بھی تعلیم حاصل کریں۔

کہتی ہیں اگر مَیں روحانی طور پر دیکھوں تو ہر طرف ایک بھائی چارے کا ماحول تھا جس سے روحانیت میں اضافہ ہوتا تھا۔ یہ ایسا ماحول تھا جس کا مَیں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ تجربہ کیا اور شاید جو نئے آنے والے مہمان تھے انہوں نے پہلی دفعہ ایسا ماحول دیکھا ہو۔ کہتی ہیں کہ وہ اسلام جو احمدیت پیش کرتی ہے وہی دنیا کو امن دے سکتا ہے اور دنیا کے مسائل کا حل اسی میں ہے۔

پھر کہتی ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کا عورتوں کو جو خطاب تھا اس نے سوچ پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ باقی مسلمان گروہوں کے نزدیک عورت کی حیثیت ایک غلام سے زیادہ نہیں ہے۔ لیکن امام جماعت احمدیہ نے عورتوں کے خطاب میں عورتوں کو معلّمہ قرار دیا ہے اور اس کے فرائض میں آنے والی نسلوں کی تربیت اور تعلیم کو شامل کیا ہے جو دنیا کا مستقبل ہے۔ یعنی دنیا کا مستقبل عورتوں کے ہاتھوں میں ہے اور دین کا مستقبل بھی عورتوں کے ہاتھوں میں ہے۔ کہتی ہیں بہت بڑا مقام ہے جو عورتوں کو دیا گیا ہے اور اسی سے ایک صحت منداور پُرامن معاشرے کا قیام عمل میں آ سکتا ہے۔''

پھر گوئٹے مالا کی نیشنل پارلیمنٹ کی ممبر الینا کیلس (Iliena Calles) نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا کہ ''جلسہ میں شمولیت ایک بہت ہی عجیب اور حیران کن تجربہ تھا۔ مذہب اسلام اور جماعت احمدیہ کے بارے میں میرے خیالات میں زبردست تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ میڈیا نے اسلام کے بارے میں بہت ہی غلط اور ہیبت ناک تصور پیدا کیا ہوا ہے کہ اسلام تشدد اور نفرت کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن ہمیں اس جلسہ میں اسلام کی حقیقی پُرامن تعلیم کی عملی تصویر دیکھنے کا موقع ملا اور جماعت احمدیہ کا جو ماٹو ہے کہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' یہی ایک راستہ ہے جس سے عالمی امن، باہمی محبت اور انصاف دنیا میں قائم ہو سکتا ہے۔ کہتی ہیں کہ ہزاروں مہمانوں کی خدمت جو کارکنان کر رہے تھے ایک عجیب نظارہ تھا۔ پھر عورتوں کی تقریر کا بھی اس نے ذکر کیا کہ کس طرح عورت کا مقام ہے اور کس طرح تقریر میں عورت کے، ماں کے پاؤں کے نیچے جنت کا ذکر ہوا۔ پھر کہتی ہیں کہ میں نے مردوں کی مارکی کی نسبت عورتوں کی جلسہ گاہ اور مارکی میں زیادہ آرام، سہولت اور آزادی محسوس کی۔ یہ اسلام کی خوبصورت اور حسین تعلیم کی بہترین مثال ہے کہ عورت کی عزت، اس کی حفاظت اور مکمل آزادی کی ضمانت دی جاتی ہے۔ کہتی ہیں کہ اب میں اسلام کی پرامن اور خوبصورت تعلیم کا تصور لے کر واپس جا رہی ہوں۔''

اسی طرح کوسٹاریکا کی نیشنل یونیورسٹی کے پروفیسر سرجیو مایا (Sergio Moya) جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ ''میں نے اس جلسہ کے ذریعہ اسلام کی نئی تصویر دیکھی ہے۔ مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت دیکھی جو باہمی محبت و الفت میں بے مثال ہے۔ جو اپنے ایمان کی عملی تصویر پیش کرتی ہے۔ مَیں واپس جا کر اپنے حلقہ احباب اور طلباء کو بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیمات کو عملی طور پر پیش کرتی ہے اور جو حقیقتاً اپنے ماٹو پر عمل پیرا ہے۔'' اور یہ آنے والے لوگ ہماری تبلیغ کا بھی ذریعہ بن جاتے ہیں۔

پھر کوسٹاریکا کی ممبر پارلیمنٹ کے مشیر ڈگلس مونٹی روسو (Doglas Monteroso) صاحب کہتے ہیں کہ ''مَیں نے جلسہ سالانہ میں امام جماعت احمدیہ کے خطابات بڑے غور اور توجہ سے سنے۔ ان کی اس نصیحت نے مجھے بہت متأثر کیا کہ اپنے دشمنوں کو معاف کرنے اور ان کے لئے دعا کرنے سے دل کینہ اور بغض سے پاک ہو جاتا ہے'' (اور یہ وہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی۔) کہتے ہیں کہ ''اور یہی چیز ہے جو دنیا میں امن کے قیام کا ذریعہ ہو سکتی ہے اور ان تقاریر سے مجھے روحانی اور عملی طور پر بہت فائدہ پہنچا ہے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات اور ان کی عملی تصویر اس جلسہ میں دیکھنے کو ملی۔''

ہیٹی (Haiti) کے صدر مملکت کے نمائندہ جوزف پیئرے (Joseph Pierre) کہتے ہیں کہ ''جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے میرے دل میں کئی تحفظات تھے کہ پتا نہیں کس قسم کے مسلمان ہیں اور وہاں جا کر میرا کیا بنے گا؟ لیکن جلسہ میں شامل ہونے کے بعد میرے ہر قسم کے شکوک وشبہات دور ہو گئے ہیں۔ ہر ایک سادگی اور بردباری کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ ہر طرف بھائی چارے کی فضا تھی۔'' پھر کہتے ہیں ''میں کوئی مذہبی آدمی نہیں ہوں لیکن اس جلسہ میں شامل ہونے اور امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ملنے کے بعد میرا دل کہہ رہا ہے کہ اگر کوئی سچا مذہب ہے تو وہ اسلام اور احمدیت ہے۔''

پھر برکینا فاسو میں ایک انسانی حقوق کمیشن کے صدر زُوکُومَورے (Zoucomore) صاحب ہیں وہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''جب مجھے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی تو مجھے بہت حیرت ہوئی کہ میں نہ تو جماعت کا ممبر ہوں نہ ہی مسلمان ہوں لیکن پھر بھی مجھے مسلمانوں کے ایک اجتماع میں دعوت دی جا رہی ہے۔ جلسہ میں شامل ہو کر میں نے دیکھا کہ جماعت تو بلا تمیز رنگ ونسل اپنی محبت کے بازو سب کے لئے پھیلائے ہوئے ہے اور ہر ایک سے پیار و محبت کا سلوک کرتی ہے۔ سب کو ایک ہی طرح کی عزت و احترام دیتی ہے اور سب کا خیال رکھتی ہے''۔ کہتے ہیں کہ ''میں نے بہت سے مذہبی رہنماؤں کی تقاریر سنی ہیں جب وہ بات کرتے ہیں تو اس طرح کہ گویا وہی حق پر ہیں اور وہ لوگوں کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔ لیکن میں نے امام جماعت احمدیہ کی تقاریر غور سے سنیں اور ساری تقاریر کا مرکزی خیال یہی تھا کہ دنیا میں امن کا قیام ہو''۔ کہتے ہیں ''اور یہی تعلیم ہے جس کی وجہ سے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے اور ہم دہشتگردی اور ناانصافی کو شکست دے سکتے ہیں۔''

اسی طرح کروشین وفد میں ایک خاتون کیٹرینا سالک (Katrina Celjak) صاحبہ شامل تھیں۔ کہتی ہیں کہ ''مَیں پہلے چرچ میں نن (Nun) تھی۔ (اب حق کی تلاش میں ہیں۔) آگے کہتی ہیں ''جلسہ کے ماحول نے اور یہاں پر لگائی گئی نمائشوں اور جماعت کے بارے میں دیگر معلومات نے میرے ذہن کو بہت جلا بخشی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ شاید جلد ہی اب تلاش حق کا سفر اپنی منزل کو پالے گا۔'' کہتی ہیں کہ ''امام جماعت احمدیہ کے خطابات نے میرے ذہن پر بڑا گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اب میں نے تمام امور کا بہت گہرائی سے جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔''

کروشیا کے وفد میں انٹرنیشنل بزنس مینجمنٹ کے ایک طالب علم شامل تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''جلسہ کے انتظامات، محبت اور خلوص سے ہم بہت متأثر ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''جلسہ کے دوران چھوٹے بچے جس محبت اور اخلاص کے ساتھ پانی پلانے کی ڈیوٹی دے رہے تھے یا خراب موسم میں پارکنگ اور ٹریفک کو کنٹرول کیا جا رہا تھا اور صفائی کے معیار کو قائم رکھنے کے لئے جو کاوشیں کی جا رہی تھیں ان سب امور نے ان پر بہت گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔'' اور کہتے ہیں کہ ''وہ پہلی بار احمدیہ جلسہ میں شامل ہوئے ہیں لیکن اس کی یادگاریں وہ ساری عمر یاد رکھیں گے۔'' (ان سے وہاں جماعت کو مستقل رابطہ رکھنا چاہئے)

گزشتہ سال کروشیا سے ایک جوڑا آیا تھا۔ بڑی عمر کے ہیں۔ مسلمان تھے وہ اور اس سال بھی شامل ہوئے اور پھر انہوں نے مجھے ملاقات میں کہا کہ ''گزشتہ سال ہم ایک عام مسلمان کی حیثیت سے شامل ہوئے تھے اور اس سال ہم احمدی مسلمان کی حیثیت سے جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔'' تو جلسہ پہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے۔ بیعتیں بھی ہوتی ہیں۔

فلپائن سے وہاں کے کانگریس مَین سالوادور بلارو جونیئر (Salvador Belaro Jr.) جلسہ میں شامل ہوئے۔ وہاں کی کانگریس میں اعلیٰ حیثیت رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ''میرے لئے ایک آنکھیں کھول دینے والا تجربہ تھا جس سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ میرے لئے سب سے زیادہ خوش کن چیز یہ تھی کہ جماعت کے افراد آپس میں انتہائی محبت اور خوش اخلاقی سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کی حتی الوسع مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔''

پس یہ جو غیروں پہ ہماری جماعت کا اثر ہوتا ہے اس کو عام حالات میں بھی ہر ایک کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ہر احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ صرف چند دنوں کے لئے دکھاوا نہ ہو بلکہ ہمیشہ کے لئے یہ اثر قائم کرنے والا ہو۔ کہتے ہیں کہ ''اس تجربے نے میری اسلام کے بارے میں معلومات میں بہت اضافہ کیا اور مجھے اسلام کی ایک ایسی خوبصورت تعلیم سے متعارف کرایا جس کا مجھے پہلے علم نہیں تھا۔ مجھے اس جلسہ میں آ کر ہی پتا چلا کہ اسلام کے بارے میں جو باتیں میڈیا پر اور عام طور پر کہی جاتی ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''

پھر آئرلینڈ سے ایک مہمان ڈیرن ہالیٹ کووینٹری (Darren Howlett Coventry) جو کہ نیشنل ڈیورسٹی (Diversity) پولیس آفس کے سربراہ ہیں، کہتے ہیں کہ ''یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ جلسہ کے موقع پر مجھے جماعت احمدیہ کے اولوالعزم خدمت گزار اور نیک فطرت احباب کے ساتھ ملنے کا موقع ملا۔'' (کارکنوں کی یہ خدمت دیکھ کے لوگ بڑے متأثر ہوتے ہیں۔) ''جنہوں نے 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کا صرف لفظی اظہار ہی نہیں کیا بلکہ ان تمام کارکنان اور شاملین کی بے لوث اور بےنفس اور رضا کارانہ خدمت کے ذریعہ سے اس کا برملا عملی اظہار ہوا۔ کہتے ہیں کہ مَیں آپ لوگوں کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے یہ عظیم موقع عطا فرمایا اور مجھے اسلام کے بارے میں غور وخوض کرنے اور جلسہ سالانہ کے پروگراموں سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملا ہے۔'' پھر کہتے ہیں ''امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے پہلے جو نظم پڑھی گئی تھی اس کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔''

پھر ہالینڈ سے ایک مہمان مسٹر آرنوڈ وان ڈورن (Arnoud van Doorn) نے لکھا کہ ''جلسہ سالانہ کا ماحول بہت دوستانہ تھا۔ اس زبردست تقریب سے مَیں نے بہت کچھ سیکھا۔ اس پر میں نے لوگوں کے ساتھ یادگار ملاقاتیں کی ہیں۔ فضا میں ایک مثبت پیغام کی خوشبو تھی۔ نوجوانوں کی بھرپور شرکت اور بے لوث خدمت نے مجھے خاص طور پر متأثر کیا

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

۔نوجوانوں کا کام کرنا دیکھ کر مجھے ایک نئی امید پیدا ہوئی۔ میں نے بیشمار مسلم اور غیر مسلم تقاریب میں شرکت کی ہے لیکن نوجوانوں کی اس طرح بھرپور شرکت میرا پہلا تجربہ ہے۔‘‘

پھر یوکے(UK) کی کوئینز کونسل(Queen's Council) کے ایک سینئر بیرسٹر مسٹر ڈیوڈ مارٹن(David Martin) کہتے ہیں’’ جو مَیں کہنے جارہا ہوں وہ میرے الفاظ نہیں بلکہ میرے دل کی آواز ہے۔ میں نے آج تک ایسی تقریب میں شرکت نہیں کی۔کیا ہی عمدہ لوگ اور خوبصورت جماعت ہے۔ میں اپنی والدہ کی طرف سے اصولی طور پر تو یہودی ہوں لیکن میں چرچ آف انگلینڈ بھی جاتا رہا ہوں۔ مَیں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جلسہ سالانہ جیسا منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔‘‘ کہتے ہیں’’ آپ لوگ اسلام کی کیا ہی خوبصورت تصویر ہیں۔ مجھے حیرانگی ہے کہ بی بی سی والوں کی طرف سے اس جلسہ کے بارے میں ابھی تک کوئی ڈاکیومنٹری کیوں نہیں بنائی گئی۔(سنا ہے اب بی بی سی والے بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔) تاکہ لوگوں کو جماعت احمدیہ اور اس کے نظریات وعقائد اور طرز زندگی کے بارے میں آگاہ کیا جائے۔‘‘

سیرالیون کے ایک مہمان عبدالکابہ کارگبو(Abdul Kabba Kargbo) صاحب اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہیں کہ’’ میں جلسہ سالانہ کے انتظامات دیکھ کر بے حد متأثر ہوا ہوں۔ اگر مَیں یہاں نہ آتا اور کوئی مجھے بتاتا کہ اس طرح سینتیس ہزار سے زیادہ لوگ ایک جگہ پر تین دن کے لئے جمع ہوئے اور کسی قسم کی کوئی بدمزگی نہیں ہوئی تو شاید مَیں یقین نہ کرتا۔لیکن یہ سب کچھ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بہت حیران ہوا ہوں کہ مَیں نے کسی کو شکایت کرتے نہیں دیکھا اور سارے لوگ بہت عاجزی اور انکساری کے ساتھ خدمت کررہے ہیں۔‘‘

پس ہمارے جو کارکنان ہیں، رضا کار ہیں ان سے غیر بڑے متأثر ہوتے ہیں اور ایک خاموش تبلیغ ہے جو ہر کارکن بچہ، بوڑھا،عورت مرد، جوان کررہا ہوتا ہے۔

یہ غیروں کے چند تأثرات تھے۔بعض مسلمان بھی شامل ہوئے جو اپنی حکومتوں کے لیڈر تھے۔ان کی نمائندگی بھی کررہے تھے۔ان کے ایک دو تأثرات پیش کرتا ہوں۔

الحاج محمد وسلیم صاحب ہیں جو نیشنل اسمبلی گنی کناکری کے وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ڈپٹی سپیکر کہہ لیں۔ یہ کہتے ہیں کہ’’ جلسہ کے انتظامات اور ڈسپلن کو دیکھ کر یہ بہت متأثر ہوئے۔ باوجود ڈھونڈھنے کے کسی بھی شعبہ میں کوئی کمی نظر نہیں آئی۔ بڑے پیمانے پر انتظامات اور شاملین کی کثیر تعداد کے باوجود کسی قسم کی بدانتظامی نہیں تھی۔کوئی لڑائی جھگڑا نہیں تھا‘‘۔ کہتے ہیں کہ’’ مجھے حج کرنے کا بھی موقع ملا ہے اور بہت سے اسلامی ممالک کے مذہبی پروگراموں میں شامل ہو چکا ہوں لیکن اتنے عمدہ اور قابل تعریف انتظامات مَیں نے کہیں نہیں دیکھے اور یہی اسلام کی حقیقی روح ہے جو ہمیں یہاں دیکھنے کو ملی‘‘۔ پھر کہتے ہیں کہ’’ چھوٹے چھوٹے بچوں کی تربیت بھی غیر معمولی ہے۔ بچے پوچھتے ہیں کہ کسی چیز کی ضرورت ہے؟ پھر ہم جو چاہتے ہیں ہمیں مہیا کردیتے ہیں اور مسکراتے چہروں کے ساتھ ملتے ہیں۔صرف ایک بار نہیں بلکہ بار بار ہم سے پوچھتے ہیں۔ یہاں مختلف ممالک سے لوگ آئے تھے ہر ایک دوسرے کے ساتھ ایسے مل رہا تھا جیسے آپس میں بھائی اور ایک دوسرے کے عزیز ہیں۔ آپ لوگ اپنے کام میں سب سے آگے ہیں اور آپ ہی صحیح راستے پر ہیں۔ کہتے ہیں مجھے یقین ہے کہ آپ لوگوں کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔‘‘(لیکن بعض لوگ اس لئے شامل نہیں ہوتے کہ کچھ دنیاوی وجوہات ان کو مانع ہو جاتی ہیں)۔ کہتے ہیں کہ’’ ہم انشاء اللہ اپنے ملک واپس جا کر حکومت کو اس طرف ضرور توجہ دلائیں گے کہ وہ جماعت کی ہر معاملے میں مدد کرے تاکہ آپ کی جماعت ہمارے ملک میں بھی صحیح اسلامی تعلیمات کی طرف ہماری رہنمائی کرسکے۔‘‘

پھر گنی کناکری کے حسن کیٹا صاحب ہیں جو پولیس کے نیشنل ڈائریکٹر ہیں۔ کہتے ہیں’’ میرا شعبہ پولیس سے وابستہ ہے۔اس لئے میں نے سیکیورٹی کے حوالے سے خاص جائزہ لیا۔سیکیورٹی کا زبردست نظام تھا جس میں مجھے کوئی سقم نظر نہیں آیا‘‘ اور کہتے ہیں کہ’’ امام جماعت احمدیہ کی تقاریر سننے کے بعد مجھے اپنے مسلمان ہونے پر فخر محسوس ہونے لگا ہے۔‘‘

پھر سیرالیون کے ایک ممبر آف پارلیمنٹ علی کلاکو(Alie Kaloko) صاحب کہتے ہیں کہ’’ احمدیت ہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے۔ احمدی مسلمان امن کے فروغ کے لئے جو کوششیں کررہے ہیں وہ قابل قدر ہیں۔آجکل اسلام کا نام ہر طرف دہشت گردی کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے لیکن احمدی اس تأثر کو غلط ثابت کررہے ہیں۔ جلسہ کے انتظامات بہت عمدہ تھے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی لوگوں کی خدمت پر مامور تھے یہ نظارہ روح پرور تھا اور میرے خیال میں جماعت احمدیہ کی سچائی ثابت کرنے کے لئے یہ نظارہ ہی کافی ہے۔‘‘

پھر ترکمانستان کے ایک دوست عبدالرشید صاحب جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ’’ مَیں نے تقریباً دو سال پہلے اپنے ایک دوست سے اس جماعت کے بارے میں سنا تھا جس کا نعرہ ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ ہے‘‘ کہتے ہیں’’ مَیں جس دن سے لندن آیا ہوں پیار اور محبت سے گھرا ہوا ہوں جیسا کہ اپنے حقیقی والدین اور اہل خانہ کے درمیان ہوں۔ جن باتوں نے مجھے بہت متأثر کیا اور میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ جس دن ہم لوگ ترکمانستان سے لندن پہنچے تو ہمیں ایئرپورٹ سے ہوٹل لے جایا گیا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ڈیوٹی پر موجود احمدی لڑکوں نے سلام کرنے کے بعد فوری یہ کہا کہ آپ لوگ سفر کرکے آئے ہیں آپ کو بھوک لگی ہوگی اس لئے آپ پہلے کھانا کھالیں پھر آرام کریں۔ یہ بات سن کر مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث یاد آ گئی جب ایک دفعہ ایک مجلس میں ایک مہمان آیا تو آپ نے اس کے بارے میں ایک صحابی کو کہا تھا کہ اسے کون لے کر جائے گا۔ پھر انہوں نے مہمان نوازی کے بارے میں وہ پوری لمبی حدیث سنائی تھی۔تو بہرحال پھر وہ کہتے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہو کر مجھے یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ میں نے اپنی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی تلاش میں گزاری لیکن اللہ تعالیٰ کو صرف یہاں آ کر ہی پایا ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عالمی بیعت کی عظیم الشان تقریب میں شامل ہو کر بیعت کرنے کی توفیق ملی۔(یہاں آئے تھے اور بیعت بھی کر لی۔) جس وقت مجھ سے باتیں کررہے تھے بڑے جذباتی ہورہے تھے۔ کہتے ہیں جس وقت میں بیعت کررہا تھا اور میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور یہ وہ آنسو ہیں جو میرے والد کی وفات پر بھی نہ نکل سکے۔ یہ آنسو بظاہر لگتا تھا کہ شاید بغیر کسی وجہ کے ہیں لیکن بعد میں مجھے سمجھ آئی کہ زمین پر اب ایک ایسی امید پیدا ہوگئی ہے اور لاکھوں لوگوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگئی ہے جو اپنی ذات میں بے نظیر ہے اور یہ جماعت اپنے عمل سے ہر ایک مشکل اور آفت کو دنیا سے دُور اور پاک کرنے کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔

پھر بعض نومبائعین جب محبت، پیار اور بھائی چارے کے نظارے دیکھتے ہیں تو انکے ایمان میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

جمیکا(Jamaica) سے شامل ہونے والی ایک نومبائع خاتون ونسن ولیمس(Winson Williams) صاحبہ کہتی ہیں کہ’’ جلسہ سالانہ میں خلیفۃ المسیح کی تقاریر اور بالخصوص عالمی بیعت ایک بہت جذباتی تجربہ تھا۔‘‘ کہتی ہیں’’ جب مجھے پتا چلا کہ یہاں پر بہت سارے کارکنان رضاکارانہ طور پر خدمت کرتے ہیں تو مجھے خیال آیا کہ ان کارکنان کی تربیت کے لئے جماعت کو بہت سی مشکلیں درپیش ہوں گی۔لیکن جب میں نے ان کارکنان کو بے لوث خدمت کرتے دیکھا تو مجھے احساس ہوا کہ یہ ایک الٰہی جماعت ہے اور خلیفۂ وقت کو براہ راست اللہ تعالیٰ سے تائید و نصرت حاصل ہے۔‘‘ کہتی ہیں’’ بالخصوص کار پارک میں خدمت کرنے والے خدام کو موسم کی خرابی کے باوجود دلجوئی سے اپنے فرائض سرانجام دیتے دیکھ کر ورطۂ حیرت میں پڑ گئی اور یہ نظارہ مَیں نے اپنی ساری زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

آئیوری کوسٹ سے ایک شہر کے میئر زراکپہ دوپے زوجے(Zrakpa Dopeu) صاحب آئے۔ کہتے ہیں’’ مَیں نے جب اسلام احمدیت قبول کیا تو لوگوں سے بہت منفی باتیں سننے کو ملیں۔ مجھے اسلام کا بہت زیادہ علم تو نہیں تھا۔اس لئے میں بہت پریشان ہوا کہ میں کس طرح جج(Judge) کرسکتا ہوں کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں۔ بہرحال کہتے ہیں مجھے خیال آتا کہ میں نے کہیں جماعت میں شامل ہو کر کوئی گناہ تو نہیں کرلیا۔ چنانچہ جب میں نے جماعت کے ساتھ رابطہ کیا تو انہوں نے مجھے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی کہ وہاں پر جاکے جماعت کو قریب سے دیکھ لیں۔‘‘ کہتے ہیں’’ جب مَیں یہاں آیا تو میں نے اسلام کی اصل تصویر دیکھی۔خلیفۂ وقت کی ہر تقریر اللہ اور اس کے رسول کے نام سے شروع ہوتی اور اللہ اور اس کے رسول کے نام پر ہی ختم ہوتی۔ پھر جلسہ سالانہ کا ماحول دیکھ کر مجھے میرے سوالوں کا جواب مل گیا کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں۔اب مَیں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ جو کام مجھ سے ہوا وہ بالکل ٹھیک تھا۔احمدی ہی حقیقی مسلمان ہیں اور مَیں اس بات پر مطمئن ہوں۔احمدیوں کے تمام کام قرآن اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کے مطابق ہیں۔‘‘

بیلیز(Belize) کے دارالحکومت بیلموپان(Belmopan) کے میئر خالد بلائل(Khalid Belisle) صاحب بھی’’ جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں جلسہ میں شمولیت بہت ہی عمدہ تجربہ تھا۔ایسا لگ رہا تھا کہ جماعت کا ہر ایک شخص میری ہی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ اس تجربے سے میرے دل میں اسلام کو سیکھنے کے لئے بہت دلچسپی پیدا ہوئی۔ یہاں سے مَیں اخوّت اور بھائی چارے کا سبق اپنے ملک واپس لے کر جارہا ہوں۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو مجھے بار بار مختلف مقام پر نظر آتی ہے۔کاش میں اس کو اپنی بوتل میں بند کرکے اپنے ساتھ بیلیز(Belize) لے جاسکتا تاکہ اپنے ہم وطنوں کے ساتھ بانٹتا۔‘‘ پھر کہتے ہیں کہ’’ جلسہ کے انتظامات بہت ہی اعلیٰ پیمانے کے تھے۔جس طرح مجھے یہاں ویلکم(Welcome) کیا گیا ہے اسے ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ مَیں آپ لوگوں کا ہمیشہ ممنون رہوں گا کہ آپ نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔‘‘ پھر کہنے لگا کہ’’ ایک دن مَیں مہمانوں کی مارکی میں اکیلا تھا تو چند خدام میرے پاس آ گئے۔ مجھے معلوم تھا کہ لوگ صرف اس لئے میرے پاس آئے ہیں کہ مَیں باہر سے آیا ہوں اور شاید میں اکیلا محسوس کررہا ہوں گا۔اس بات نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا کہ یہاں نوجوانوں کو اس بات کا بھی احساس ہے کہ ہم نے اپنے مہمانوں کے ساتھ کیسے پیش آنا ہے۔‘‘

پھر عالمی بیعت کا بھی غیروں پہ اثر پڑتا ہے۔ایک تو میں نے پہلے بیان کیا۔ایک اور واقعہ ہے۔کروشین پارلیمنٹ کے ممبر اسمبلی جلسہ میں شامل ہوئے ان کا نام اوچ کوئک ڈومانگو(Mr. Hajdukovic Domangoj) ہے۔ عالمی بیعت کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ’’ عالمی بیعت کی تقریب نے مجھے بہت ہی متأثر کیا۔ میں عیسائی مذہب کی faith reconfirmation کی تقریب میں متعدد مرتبہ شامل ہوا ہوں لیکن جو جذبات خلوص اور مذہب سے وفاداری کا عزم جماعت احمدیہ کی عالمی بیعت میں دیکھا ہے وہ ایک عجیب وغریب اور حیرت انگیز تجربہ تھا جس کو مَیں ساری عمر یاد رکھوں گا۔‘‘

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

پھر ایک مصری ڈاکٹر ہانی رشوان صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ ’’وہ عالمی بیعت کے وقت جلسہ گاہ میں داخل ہوئے اور لوگوں کی قطاریں جو جلسہ گاہ سے باہر دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں دیکھ کر بہت متأثر اور حیران ہوئے۔‘‘ کہتے ہیں ’’ہمارے ملک مصر میں اس طرح کا نظم وضبط ناممکن ہے۔ ان کے جذبات اس قدر بھر گئے کہ وہ بیعت کے وقت ایک قطار میں شامل ہو گئے اور استغفار اور عربی کلمات جو تھے وہ دہرانے لگے۔‘‘ (لیکن انہوں نے دہرائے تھے اس کا مطلب یہ نہیں کہ انہوں نے بیعت کر لی۔ ان کی صرف ایک جذباتی حالت تھی جو اس وقت طاری ہوئی) لیکن انہوں نے یہ کہا کہ ’’بہرحال اب اس طرف غور کریں گے۔‘‘

پریس کی بھی توجہ پیدا ہوئی ہے۔ جلسہ کے ماحول سے متأثر ہو کر پریس بھی اب اسلام کے بارے میں بہت ساری صحیح خبریں دینے پر مجبور ہیں۔

فرانسیسی اخبار لبریشن کی جرنلسٹ سونیا ڈیلے سالے (Sonia Delesalle) ہیں وہ اپنے تأثرات بیان کرتی ہوئی کہتی ہیں ’’جب میں یہاں پہنچی تو پہلے مجھے پریشانی ہوئی کہ یہاں پر عورتوں اور مردوں کو علیحدہ علیحدہ رکھا گیا ہے۔ لیکن پھر جب میں نے جلسہ گاہ کا وزٹ کیا تو دیکھا کہ عورتوں کے بجائے مرد کھانا بنا رہے ہیں۔ پھر عورتوں والے حصہ میں وقت گزارا تو مجھے پتا چلا کہ عورتوں کے علیحدہ انتظام کی وجہ سے عورتیں زیادہ آزاد تھیں اور سب سے بڑھ کر عورتوں کو مکمل خود مختاری حاصل تھی اور وہ ہر کام اپنی مرضی سے کر رہی تھیں۔‘‘ (پس یہاں رہنے والی ہماری جو بعض بچیاں پڑھائی کے نام پر اور آزادی کے نام پر سمجھتی ہیں کہ ہم پر ظلم ہو رہا ہے ان کو یہ سوچنا چاہئے کہ غیروں کو بھی ہمارا ماحول ہی پسند آتا ہے۔)

پھر بولیویا (Bolivia) کے نیشنل نیوز چینل کے ایک جرنلسٹ نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کے نزدیک اسلام عورتوں کو پیچھے رکھتا ہے اور ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے لیکن میں نے یہاں دیکھا کہ امام جماعت احمدیہ تو اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنے والی خواتین کو انعامات دے رہے ہیں اور ہر ایک عورت کو انفرادی حیثیت سے پکارا جا رہا ہے تو میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ میں واپس جا کر اپنے اخبار میں اس حوالے سے ضرور لکھوں گا۔ کیا دنیا میں کبھی کسی رہنما نے صرف عورتوں کو مخاطب کر کے خطاب کیا ہے؟ کبھی نہیں۔‘‘

پھر ایک صحافی خاتون عالمی بیعت کے موقع پر بیعت کے الفاظ ساتھ ساتھ دہرانے لگ گئیں۔ پوچھنے پر کہنے لگیں کہ ’’مجھے نہیں پتا کہ اس وقت مجھے کیا ہو گیا تھا لیکن میری زندگی میں اس قسم کے احساس اور جذبات پہلے کبھی نہیں آئے اور میں بے اختیار یہ الفاظ دہراتی چلی گئی۔ پہلے مَیں سمجھتی تھی کہ اس قسم کی تقریبات میں جذبات کو ابھارنے کے لئے میوزک کا ہونا بھی ضروری ہے‘‘۔ کہتی ہیں ’’میوزک کے بغیر تو جذبات ابھر ہی نہیں سکتے لیکن اب مجھے پتا چلا کہ عالمی بیعت کے دوران یہ جذبات تو احمدیوں کے دل سے براہ راست نکل رہے تھے اور کسی قسم کے میوزک کی یہاں ضرورت نہیں تھی۔‘‘

بولیویا سے ایک صحافی کارلوس جمی اَوریاس (Carlos Jamie Orias) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں ’’جس بات نے مجھے جماعت احمدیہ کے بارے میں سب سے زیادہ متأثر کیا وہ جماعت احمدیہ کا امن کے قیام کے لئے جوش اور اس کے لئے کوششیں ہیں۔ یہ ایک ایسا پیغام ہے جو آج کے دَور میں بہت زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی مختلف اقوام اور مختلف تہذیبوں کے افراد کو مذہب اسلام کی اصل بنیادوں پر جمع کرنے کی خواہش بھی قابل تحسین ہے‘‘۔ پھر یہ کہتے ہیں ’’یہ امر بھی میرے لئے خاص تعجب کا حامل تھا کہ اتنا وسیع اور عریض انتظام محض رضا کاروں کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ کوئی کام بھی خواہ کتنا مشکل کیوں نہ ہو وہ ایمان، خلوص اور بے غرض محنت سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔‘‘ پھر کہتے ہیں کہ ’’امام جماعت احمدیہ نے مرد اور عورت کے حقوق وفرائض کے بارے میں تقریر کی اس سے میرے بہت سے شبہات دور ہوئے۔ اس خطاب سے مرد وعورت کے بارے میں اسلامی تعلیم کی حکمت مجھ پر مزید واضح ہوئی۔‘‘ پھر کہتے ہیں ’’احمدی خواتین کی اعلیٰ کامیابیاں بھی ایک خوش کُن امر تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے لئے لازم ہے کہ وہ دنیا کے امن کے لئے کوشش کریں۔ پہلے خاندان کی سطح پر، پھر کمیونٹی کی سطح پر، پھر ملک اور تمام دنیا کی سطح پر۔‘‘ اور پھر کہتے ہیں ’’اختتامی خطاب جو تھا وہ جس طرح جماعت احمدیہ کے لئے ضروری ہے اسی طرح باقی دنیا اور باقی اقوام کے لئے ضروری ہے۔‘‘

بہرحال جلسہ کے ماحول اور ڈیوٹی دینے والوں کا ایک اثر ہے جو ہر انصاف پسند کو متأثر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام ڈیوٹی دینے والوں کو اور شامل ہونے والوں کو بھی جزا دے جو اسلام کی اس خاموش عملی تبلیغ کا حصہ بنتے ہیں۔ ہمیں خاص طور پر ان ہزاروں کارکنان کو اور کارکنات کو، لڑکوں اور لڑکیوں، مردوں اور عورتوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے۔ اس دفعہ بارش کی وجہ سے بعض انتظامات میں کمی بھی ہوئی یا ویسے بھی کمی ہو جاتی ہے لیکن اس کے باوجود کارکنوں نے بڑی حکمت سے اور محنت سے اس کمی کو زیادہ محسوس نہیں ہونے دیا۔ پانی کی سپلائی بھی بعض وقت میں رک گئی لیکن عمومی طور پر انتظام بہتر رہا۔ جلسہ میں شامل ہونے والے اکثر احمدیوں نے جو اپنے تأثرات مجھے لکھے ہیں وہ تو اچھے ہی ہیں۔ لیکن بعض کے منفی تأثرات بھی ہیں۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا اتنے بڑے عارضی انتظام میں تھوڑی بہت کمیاں رہ جاتی ہیں۔ لیکن تمام کام کرنے والے رضا کار لڑکے لڑکیاں، بچے بہرحال ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں اور انتظامیہ کو بھی میں کہوں گا کہ بعض لوگوں کی طرف سے آئی ہوئی جو شکایتیں ہیں یا توجہ طلب باتیں ہیں وہ میں ان کو بھجوا رہا ہوں انہیں اپنی ’لال کتاب‘ میں نوٹ کریں اور آئندہ مزید بہتری پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

اسی طرح پریس نے بھی بڑی اچھی کوریج دی ہے۔ میڈیا کے ذریعہ سے جلسہ سالانہ کے حوالے سے 358 خبریں نشر ہوئی ہیں اور ان میں اب مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ آن لائن میڈیا کے ذریعہ چھتیس ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ ٹی وی اور ریڈیو پر نشر ہونے والی خبروں کے ذریعہ اکتیس ملین سے زائد اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ دو ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ سوشل میڈیا کے ذریعہ اٹھاون ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ ایم ٹی اے کی جو لائیو سٹریمنگ (Live Streaming) تھی اس کے ذریعہ آخری دن جو میری تقریر تھی وہی لائیو سٹریمنگ پہ تقریباً اڑھائی لاکھ لوگوں نے سنی۔ اس طرح ایک محتاط اندازے کے مطابق تمام ذرائع سے ایک سو اٹھائیس ملین سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔

جن مشہور میڈیا آؤٹ لیٹس (Outlets) نے جلسہ کے حوالے سے کوریج کی ہے ان میں بی بی سی ٹی وی، بی بی سی ریڈیو، آئی ٹی وی، انڈیپنڈنٹ اخبار ہے، دی ٹائمز اخبار ہے، سنڈے ایکسپریس ہے۔ لندن اِیوننگ سٹینڈرڈ ہے، نیو یارک ٹائمز ہے اور فیس بک لائیو ہے۔ پھر ایسوسی ایٹڈ پریس اور پریس ایسوسی ایشن، سپینش نیوز ایجنسی ای ایف ای، انڈین نیوز ایجنسی پی ٹی آئی، فرنچ نیوز لبریشن اور یونی لیڈ (UniLad) ہیں۔

بہرحال پریس کے ذریعہ سے اتنے وسیع پیمانے پر جماعت احمدیہ کا جو یہ سارا پیغام اور اسلام کا حقیقی پیغام پہنچا اس بات پر بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

افریقہ میں بھی جلسہ سالانہ کی کوریج ہوئی۔ افریقہ میں ایم ٹی اے افریقہ کے علاوہ دس چینلز پر جلسہ سالانہ کی نشریات دکھائی گئیں جن پر مختلف ممالک میں ایک سو پچاس سے زائد گھنٹوں پر مشتمل کوریج کی گئی۔ ان چینلز کے ذریعہ سے بھی تقریباً ساٹھ ملین سے زائد افراد تک جلسہ سالانہ کی کارروائی پہنچی۔ ان دس چینلز نے عالمی بیعت اور میرے تمام خطابات جو تھے، تقریریں تھیں ان کو براہ راست نشر کیا۔ سیرالیون نیشنل ٹی وی نے مسلسل سو گھنٹوں پر مشتمل تینوں دن جلسہ سالانہ کی کارروائی نشر کی جبکہ بو (Bo) اور کینیما (Kenema) ٹی وی نے جلسہ سالانہ کی کارروائی مکمل طور پر نشر کرنے کے لئے اپنی ملکی نشریات بند کر دیں۔ اسی طرح سارے ملک میں تین دن جلسہ کی کارروائی دیکھی اور سنی گئی۔ گیمبیا میں پہلی دفعہ نیشنل ٹیلی ویژن نے جلسہ کی سالانہ تقاریر اور دیگر پروگراموں کو دکھایا۔

جلسہ سالانہ کی براہ راست نشریات کے علاوہ بی بی سی یوگنڈا نے جلسہ سالانہ کی سواحیلی زبان میں خبر نشر کی اور یہ بھی اس علاقے میں کافی دیکھا جاتا ہے۔ تقریباً بیس ملین لوگ دیکھتے ہیں۔ غانا نیشنل ٹیلیویژن اور ریڈیو اور نیوز سٹوریز کے ذریعہ تقریباً پانچ ملین افراد تک خبر پہنچی۔ اخباروں کے ذریعہ سے تمام افریقن میڈیا کو ملا کر جلسہ سالانہ یوکے (UK) کی خبریں تقریباً پینتیس ملین افراد تک پہنچیں۔

یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ہماری کوششیں اس میں بہت معمولی ہوتی ہیں اور اس لحاظ سے جو بھی معمولی کوششیں ہیں اس کے لئے ہمارا پریس اور میڈیا سیکشن جو ہے اس کا بھی مَیں شکریہ ادا کروں گا اور دوسرے ملکوں میں جو پریس اور میڈیا سیکشن ہیں انہوں نے بھی کام کیا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ بہت وسیع پیمانے پر یہ خبریں پھر تبلیغ کا موجب بنتی ہیں۔ جماعت کا تعارف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ہمیشہ ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے والے ہوں۔

اسی طرح ایک چیز رہ گئی تھی وہ بھی مَیں بیان کر دوں۔ اس سال بھی گزشتہ سال کی طرح کینیڈا سے ساڑھے تین سو کے قریب خدام آئے تھے جنہوں نے وقار عمل کر کے وائنڈ اَپ (Wind up) میں حصہ لیا اور اس دفعہ یہ جہاز چارٹر کرا کے آئے تھے۔ انہوں نے بڑا اچھا کام کیا۔ چار پانچ دن سے کام کر رہے تھے۔ جلسہ کے اختتام سے لے کے کل تک کرتے رہے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے کافی کام سمیٹا گیا ہے۔ جو تھوڑا بہت رہ گیا ہے وہ آج سے پھر یوکے (UK) کے خدام کر رہے ہیں بلکہ کل سے ہی وہ شروع ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ کینیڈا کے جو خدام ہیں وہ جلسہ سے پہلے آ گئے تھے۔ مجھے امید ہے کہ انہوں نے جلسہ سنا ہو گا اور اگر نہیں سنا تو بڑا غلط کیا ہے۔ اس لئے آئندہ اگر آنا ہے تو جلسہ کے تین دنوں میں جلسہ سنیں اور پھر اپنے وائنڈ اپ کے پروگرام میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں کو کارکنان، کارکنات کو جزا دے اور ہمیں بھی اس جلسہ میں جو ہمیں سیکھنے کا موقع ملا ہے اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد مَیں کچھ جنازے غائب پڑھاؤں گا۔

ایک جنازہ مکرمہ صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ کا ہے جو کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کی اہلیہ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور نواب عبداللہ خانصاحب کی بیٹی تھیں۔ یہ 23/جولائی کی رات کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں 94 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مکرم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب جن کی یہ اہلیہ تھیں حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بیٹے تھے۔ اس طرح یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نواسی بھی تھیں اور آپ کے پوتے کی اہلیہ بھی۔ گزشتہ تین چار سال سے کافی بیمار تھیں بلکہ اب گزشتہ چند ماہ سے ہسپتال میں داخل تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بڑی پرانی ان کی وصیت تھی۔ ان کی اولاد پانچ بیٹیاں تھیں۔ امۃ الشافی صاحبہ، مکرم محمود احمد خان صاحب کی اہلیہ۔ یہ بھی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے پوتے تھے۔ اسی طرح امۃ الناصر، ان کے میاں سید شاہد احمد تھے۔ امۃ المصور یہ ڈاکٹر نوری کی اہلیہ ہیں۔ اور امۃ المعز ہیں یہ امریکہ میں منظور الرحمان ہیں ان کی اہلیہ ہیں۔ اور امۃ النصیر نگہت راجہ عبدالمالک صاحب کی اہلیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے آباؤ اجداد کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ کراچی میں محمد علی سوسائٹی کی صدر لجنہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ کوہاٹ میں قیام کے دوران بھی لجنہ کے کاموں میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے اپنے بچوں کے بارے میں جو ایک مضمون لکھا اس میں ان کی بہت تعریف کی کہ نواب عبداللہ خانصاحب فوت ہو گئے تو خاص طور پر انہوں نے اپنی والدہ کی

غیر معمولی خدمت کی۔ انہوں نے اس کا بڑا ذکر کیا ہے۔ ڈاکٹر نوری صاحب بھی لکھتے ہیں کہ مہمان نوازی کی صفت میں بڑی نمایاں تھیں اور بلا امتیاز ہر ایک کی مہمان نوازی کرتی تھیں اور خوش آمدید کہتی تھیں۔ اسی طرح ڈاکٹر نوری صاحب کہتے ہیں کہ جب مَیں نے ریٹائرمنٹ کے بعد وقف کیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ میری خواہش تھی کہ کوئی بیٹا ہوتا تو وقف کرتی اور تمہارے وقف سے میری یہ خواہش بھی پوری ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم طارق مسعود صاحب مربی سلسلہ کا ہے۔ یہ مکرم مسعود احمد طاہر صاحب کے بیٹے اور نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ میں مربی تھے۔ 24/جولائی کو ستائیس سال کی عمر میں ربوہ میں بجلی کا کرنٹ لگنے سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے پڑدادا مکرم مہر بخش صاحب کے ذریعہ آئی تھی۔ راجوری کشمیر سے تعلق رکھتے تھے۔ مہر بخش صاحب 1920ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ طارق مسعود صاحب نے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے 2007ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعہ میں تعلیم حاصل کی۔ اور 2016ء میں ایف۔ اے کا امتحان بھی دیا۔ 2014ء میں جامعہ پاس کیا۔ نوجوان مربی تھے لیکن نہایت مخلص، شریف الطبع، والدین کا خیال رکھنے والے، دوستوں کا خیال رکھنے والے اور غریب پرور۔ بہت سے غریبوں نے بعد میں بتایا کہ اپنے معمولی الاؤنس سے بھی ان کی مدد کیا کرتے تھے۔ ایک دن کے بعد ان کی شادی ہونے والی تھی لیکن اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں ان کے والدین کے علاوہ تین بھائی مکرم اشفاق احمد ظفر صاحب، سرفراز احمد جاوید صاحب، عطاء الرحیم صاحب اور ایک ہمشیرہ فوزیہ مسعود صاحبہ ہیں۔ ان کی والدہ لکھتی ہیں کہ چندوں میں بڑھ چڑھ کر نہ صرف حصہ لیتے بلکہ ہمیں بھی تلقین کرتے کہ چندوں میں حصہ لیا کریں۔ ان کے والد بیان کرتے ہیں کہ خلافت سے بے انتہا محبت رکھنے والا تھا۔ بہت ہی نیک انسان تھا۔ نماز باجماعت کی ہمیشہ سے عادت رہی۔ مربی بننے سے پہلے بھی اہل خانہ کو نمازوں کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ کہتے ہیں فجر کی نماز کے بعد آ کر باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے اور انہیں دیکھ کر ہمیں بھی اپنی کمزوریوں پر شرمندگی ہوتی تھی۔ اور بہت محبت سے پیش آنے والا، بہت فرمانبردار بیٹا تھا۔ گھر والوں سے، ماں باپ سے کبھی اختلاف نہیں کیا اور اگر اختلاف ہو بھی تو بڑے تحمّل سے سمجھایا کرتا تھا۔ خلافت کی خاطر بڑی غیرت رکھنے والا تھا۔ کہیں بھی اگر کوئی ایسی بات کرتا جو نظام جماعت یا خلافت کے منصب کے خلاف ہوتی تو فوری طور پر ان کو روکتا اور اگر وہ نہ رکتے تو پھر اس مجلس سے اٹھ کے چلا جاتا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے والدین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ مکرم شکیل احمد منیر صاحب کا ہے جو آسٹریلیا کے سابق مشنری انچارج تھے اور اس وقت کراچی میں تھے۔ 31/جولائی کو پچاسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کو قرآن کریم کا ماؤری (Maori) زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق بھی ملی۔ صوبہ بہار کے مونگھیر انڈیا کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد صاحب حکیم خلیل احمد صاحب بہار کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے جنہوں نے 1906ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی لیکن دستی بیعت نہیں کر سکے۔ اور ان کے والد صاحب کو بھی ناظر تعلیم قادیان کے طور پر دس سال خدمت کی توفیق ملی۔ مکرم شکیل منیر صاحب نے ابتدائی تعلیم تعلیم الاسلام کالج قادیان اور لاہور سے حاصل کی۔ پھر ڈھاکہ سے ایم ایس سی فزکس کی ڈگری حاصل کی۔ پھر تعلیم کے شعبہ سے منسلک ہو گئے۔ ملازمت کا لمبا عرصہ مغربی افریقہ کے ممالک میں گزارا۔ اس دوران خدمت دین بھی بجالاتے رہے۔ نائیجیریا کی فیڈرل منسٹری آف ایجوکیشن میں چیف ایجوکیشن آفیسر کے طور پر بھی کام کیا۔ احمدیہ مشن واری (Warri) نائیجیریا کی مشرقی ریاستوں کے آٹھ سال تک ریجنل صدر رہے اور انہوں نے اور ان کی اہلیہ نے نصرت جہاں اکیڈمی وا (Wa) کا آغاز کیا جو کہ نصرت جہاں سکیم کے تحت بننے والا، جاری ہونے والا پہلا سکول، کالج اور ادارہ تھا۔ آپ کو تبلیغ کا بھی بڑا شوق تھا۔ نائیجیریا میں دو نہایت کامیاب بین المذاہب سمپوزیم کا بھی انعقاد کروایا۔ اس قیام کے دوران آپ نے اسلام اور عیسائیت پر کئی کتابیں بھی لکھیں۔ ان کی بعض کتابیں جو انہوں نے لکھیں یہ ہیں Islam in Spain، Shroud and other discoveries about Jesus، The reform taleem-el-islam course book اور نائیجیریا میں اپنے خرچ پر ایک مشن ہاؤس بھی انہوں نے بنوایا۔ ایک رؤیا کے نتیجہ میں انہوں نے پھر اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کا وقف منظور فرمایا اور ان کو آسٹریلیا کا پہلا امیر اور مشنری انچارج مقرر فرمایا۔ چنانچہ 5/جولائی 1985ء کو آسٹریلیا تشریف لے گئے۔ آسٹریلیا میں ان کے لئے ویزہ لینے کی مشکلات تھیں۔ مسلمان مبلغ کو ویزہ نہیں دیتے تھے۔ بہرحال وہاں ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب کی کوششوں سے یہ ویزہ بھی ان کو مل گیا اور انہوں نے کام شروع کیا۔ آسٹریلیا کی جو مسجد بیت الہدیٰ ہے اور بڑی خوبصورت مسجد ہے اس کی تعمیر میں ان کا بہت ہاتھ ہے۔ 30/ستمبر 1983ء کو اس مسجد کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے رکھا تھا پھر اس کی تعمیر باوجود مالی حالات اچھے نہ ہونے کے بڑی محنت سے انہوں نے کروائی۔ وقار عمل کے ذریعہ سے بہت سے کام کئے۔ خود بھی وقار عمل کئے بلکہ کام کے دوران ایک دفعہ سیڑھی سے گر گئے اور ان کے بازو کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی لیکن پھر بھی انہوں نے مسجد کی تعمیر کا کام جاری رکھا اور ایک بہت خوبصورت اور بڑی مسجد وہاں بن گئی ہے۔ خود اس وقت جب یہ گئے ہیں تو وہاں کوئی جگہ نہیں تھی۔ جہاں جماعت نے زمین خریدی تھی وہاں ایک ٹین کا شیڈ تھا۔ اس شیڈ میں ہی ایک حصہ میں نماز ہوتی تھی اور دوسرے حصہ میں ٹین کی چھت ڈال کے اور کپڑے کی چھت ڈال کے یہ دونوں میاں بیوی رہتے رہے۔ انہوں نے وہاں گزارہ کیا اور بڑی قربانی کی ہے۔ 1991ء میں ان کی تقرری پھر نائیجیریا میں ہوئی اور الارو (Ilaro) میں بطور پرنسپل جامعہ احمدیہ خدمات بجالاتے رہے۔ 1989ء میں جب جماعت احمدیہ کی صدسالہ جوبلی ہوئی ہے تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے قرآن کریم کی منتخب آیات کا دنیا کی سو زبانوں میں ترجمہ کرنے کی تحریک کی تھی۔ آسٹریلیا کے ذمہ ماؤری زبان کا ترجمہ سونپا گیا تھا۔ جو ترجمہ اس وقت کروایا گیا اس کا معیار جب دیکھا گیا تو وہ اچھا نہیں تھا بلکہ وہ کہتے ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ترجمہ جس سے ماؤری میں کروایا گیا تھا اس نے لکھا ہوا تھا In the name of Jesus۔ تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو کہا کہ یہ ترجمہ تو صحیح نہیں ہے۔ پھر اس بڑھاپے میں انہوں نے خود زبان سیکھی۔ بڑی عمر میں زبان بھی سیکھی اور ترجمہ بھی مکمل کیا اور 2013ء میں جب مَیں نیوزی لینڈ گیا ہوں تو ماؤری قرآن کریم کا ترجمہ مکمل طور پر وہاں کے ماؤری بادشاہ کو پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں بھی یہ شامل تھے۔ بڑے عاجز انسان اور بےنفس انسان تھے۔ نہ علمی بڑائی کا کوئی احساس تھا، نہ یہ احساس کہ مَیں نے قرآن شریف کا ترجمہ کیا ہے تو میرا کوئی مقام ہونا چاہئے۔ دنیا بھی انہوں نے کافی کمائی اور بغیر الاؤنس کے یہ مشنری کا کام انجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اہلیہ کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ ہمیں قربانی کرنے والے ایسے مشنری دیتا رہے جو ہر لحاظ سے بےنفس اور عاجز ہوں۔

......☆......☆......☆......

اِن نئے قائم ہونے والے رشتوں کو، لڑکی کو بھی لڑکے کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ قناعت سے زندگی گزارنے کی کوشش کریں اور ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کریں

تبھی یہ رشتے قائم بھی رہتے ہیں، زندگی سکون سے بھی گزرتی ہے اور آئندہ نسلیں بھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہوتی ہیں

اور یہی ایک احمدی کی زندگی کا مقصد ہونا چاہئے

خطبہ نکاح فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3/اگست 2015ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا: اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ بینش احمد خان بنت مکرم نصیر احمد خان صاحب کا ہے جو عزیزم نبیل احمد آصف واقف نو ابن مکرم عبدالکریم صاحب لندن کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ عزیزہ بینش کے والد نصیر احمد صاحب حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کے نواسے ہیں۔ اس لحاظ سے ان کے خاندان میں پرانی احمدیت ہے اور احمدیت کا پرانے خاندانوں سے ہونا یہ تقاضا بھی کرتا ہے کہ ان کے بزرگوں نے جو قربانیاں کیں، جس طرح قبول کیا، جو اخلاص و وفا دکھایا اس کو آئندہ نسلیں بھی جاری رکھیں۔ پس نئے قائم ہونے والے رشتوں کو بھی ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ منیرہ شمیم خان بنت مکرم نسیم احمد خان صاحب کا ہے جو سٹن (Sutton) کے صدر جماعت ہیں جو عزیزم رضوان مسعود خان ابن مکرم عرفان احمد خان صاحب جرمنی کے ساتھ آٹھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

یہ دونوں خاندان بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت محمود الحسن صاحب سے ان کا تعلق ہے۔ عزیزم رضوان مسعود کے دادا مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی واقف زندگی تھے۔ لمبا عرصہ ان کو الفضل کے ایڈیٹر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ ربوہ کے پرانے رہنے والے لوگوں میں سے تھے۔ اس زمانہ میں جب ربوہ کی ابتدا ہوئی، ایک چھوٹا سا شہر تھا اور ہر شخص دوسرے کو جانتا تھا اور ان بزرگوں کا ہر ایک پر ایک خاص اثر تھا۔ ہم بچے تھے، ہم نے بھی دیکھا کہ بےنفس ہو کر یہ لوگ کام کرنے والے تھے۔ سادہ زندگی تھی اور قناعت کا مادہ بہت زیادہ تھا۔ پس اصل چیز قناعت ہے جس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ دولت بھی آجاتی ہے بعد میں، پیسہ بھی آجاتا ہے، دنیا بھی مل جاتی ہے، لیکن اگر قناعت نہ ہو تو زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ پس ان نئے قائم ہونے والے رشتوں کو، لڑکی کو بھی لڑکے کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ قناعت سے زندگی گزارنے کی کوشش کریں اور ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کریں تبھی یہ رشتے قائم بھی رہتے ہیں، دیرپا بھی ہوتے ہیں، زندگی سکون سے بھی گزرتی ہے اور آئندہ نسلیں بھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہوتی ہیں اور یہی ایک احمدی کی زندگی کا مقصد ہونا چاہئے۔ پس جب رشتے قائم ہوں، خوشی کے مواقع ہوں تو اس حقیقی خوشی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنائے۔ اللہ کرے کہ یہ دونوں خاندان ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ اب مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی، ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 30/جون 2017)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم عامر علی عامر صاحب (1)

’’بچپن سے لے کر جوانی تک میں اکثر ایک نہایت خوفناک خواب دیکھتا کہ کوئی چیز مجھے ایک اندھے گڑھے میں گرانے کے لئے بشدت دھکیل رہی ہے۔ میں گڑھے میں گرنے سے بچنے کے لئے پوری قوت سے اس کا مقابلہ کرتا اور پھر اسی کشمکش میں میری آنکھ کھل جاتی۔ یہ خواب اس قدر خوفناک ہوتا تھا کہ اسے دیکھنے کے بعد میں سو نہیں سکتا تھا۔ پھر عین جوانی کے ایّام میں میری زندگی میں ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے زندگی کا دھارا یکسر بدل دیا۔ اندھیروں سے نور کی طرف میرا سفر شروع ہوگیا، ظلمتوں کے گڑھوں سے نکل کر مَیں نور کے میناروں کی طرف بڑھنے لگا۔ اور پھر اس کے بعد دوبارہ وہ خوفناک خواب کبھی نہیں دیکھا۔‘‘

یہ الفاظ مکرم عامر علی عامر صاحب آف یمن کے ہیں۔ ان کی زندگی میں یہ انقلاب کیسے آیا؟ اس کا احوال بیان کرتے ہوئے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

میرا تعلق یمن سے ہے جہاں میری پیدائش 1990ء میں ایک سُنّی گھرانے میں ہوئی۔ مَیں بھی اپنے معاشرے کے دیگر بچوں کی طرح عمومی عقائد کے بارہ میں معمولی علم اور روایتی سوچ کے ساتھ پروان چڑھا۔ مجھے نہ تو دجّال کے بارہ میں زیادہ علم تھا، نہ ہی آخری زمانے کی دیگر علامات سے کوئی واقفیت تھی۔ بلکہ یہ کہنا درست ہوگا کہ مَیں نے کبھی ان امور کو گہرائی میں جا کر سمجھنے کی کوشش ہی نہ کی تھی۔

معمولی دینی حالت کے باوجود میری دلی خواہش تھی کہ کاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا تو آپ کی زیارت کا شرف حاصل کرتا اور آپ کی باتیں سننے کی سعادت پاتا۔

علماء کا مشکوک کردار

2011ء کے شروع میں ’’عرب سپرنگ‘‘ کے نام سے فسادات کا آغاز ہوا تو یمن میں بھی صدر مملکت کو ہٹانے کے لئے مظاہرے شروع ہوگئے۔ اس مسئلہ پر علماء دو گروہوں میں تقسیم ہوگئے۔ ایک گروہ صدر کے حق میں جبکہ دوسرا اس کے مخالف تھا۔ لیکن عجیب بات یہ تھی کہ دونوں فریق ہی اپنے اپنے موقف کی صداقت پر قرآن وحدیث سے دلائل پیش کررہے تھے۔ میں نے اس دھڑے بندی کو دیکھ کر کہا کہ دونوں میں سے ایک فریق ہی حق پر ہوسکتا ہے۔ پھر یہ کیسا تضاد ہے کہ دونوں فریق ہی قرآن وسنّت سے خود کو حق پر ثابت کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اس بات نے مجھے دینی امور کے بارہ میں کسی قدر گہرائی کے ساتھ سوچنے پر مجبور کردیا۔

امام مہدی کے ظہور کی خبر

چند ایام کے بعد ایک روز میں اپنے محلّے میں سے گزر رہا تھا کہ میں نے بعض لوگوں کو آپس میں بحث کرتے ہوئے دیکھا۔ غور سے سننے پر معلوم ہوا کہ دجّال اور جنّوں کے بارہ میں بحث ہورہی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بحث کرنے والوں میں سے بعض احمدی ہیں اور ان کا موقف ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود کی بعثت ہوچکی ہے اور دجّال بھی ظاہر ہوچکا ہے۔ میں ان کی بات سننے کے لئے ایک بار بیٹھا تو پھر ان کی مجلس کا ہی ہوکر رہ گیا۔ میں روزانہ ان کی مجلس میں آبیٹھتا اور خاموشی سے ان کی باتیں سنتا رہتا۔

یہ شخص سچا ہے!!

اس مجلس میں بیٹھنے والوں میں ولید نامی ایک شخص بھی تھا جو احمدی تو نہ تھا لیکن احمدیوں کے موقف کی تائید کرتا تھا۔ ایک روز میں نے اسے اکیلا پاکر اس سے بات شروع کی تو اس نے جنّوں کا مضمون چھیڑ لیا۔ ہماری گفتگو طویل ہوئی تو وہ مجھے انٹرنیٹ کیفے میں لے گیا اور جماعت کی ویب سائٹ پر جاکر وہاں سے جنّوں کے موضوع پر کتاب کھول کر پڑھنے کے لئے کہا۔ محض چند صفحات کے مطالعہ نے مجھے ولید کے موقف کو ماننے پر مجبور کردیا۔

ویب سائٹ کی شکل میں میرے ہاتھ میں تو جیسے کوئی انمول چیز آگئی تھی۔ میں نے اس ویب سائٹ سے آخری زمانے کی علامات اور ان کی تفسیر بھی پڑھی جو مجھے بہت اچھی لگی۔ مجھے معلوم ہوا کہ خالد نامی ہمارا محلّے دار بھی احمدی ہوچکا ہے۔ میری اس کے ساتھ جان پہچان تھی۔ میں نے اس سے راہ ورسم بڑھائی اور پھر اس کے ہاں آنے جانے لگا۔ اس کے گھر میں مجھے ایم ٹی اے دیکھنے کا موقع ملا۔ ایم ٹی اے پر مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں قصائد سنے، اسی طرح ایسے قصائد بھی سنے جن میں حضور علیہ السلام نے زمانے کے فتنوں اور اسلام ومسلمانوں کی خستہ حالی کا ذکر کر کے یہ کہا ہے کہ اب خدا تعالیٰ نے اسلام کی تائید کے لئے مجھے کھڑا کیا ہے اور مجھے اس امّت میں امام مہدی اور مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے۔

میں یہ شعر سن کر بہت متاثر ہوا کیونکہ ان میں معارف ربّانیہ اور دقائقِ نورانیہ کے علاوہ دین کے لئے غیر معمولی جوش اور جذبات کو بڑے حسن اور سلیقے سے پرویا گیا تھا۔

اسی طرح ویب سائٹ پر موجود اسراء ومعراج اور ناسخ ومنسوخ کا مضمون بھی میری توجہ کا مرکز بنا اور یہ تشریحات بھی میرے دل کو لگیں۔ اور میرے دل کی گہرائی سے یہی آواز آئی کہ یہ شخص سچا ہے۔

’’کافر‘‘ اور ’’ساحر‘‘ لوگ

مجھے ویب سائٹ سے یہ بھی پتہ چلا کہ اس دعویدار اور اس کی جماعت پر کفر کے فتوے لگائے گئے ہیں۔ چونکہ احمدیت کے بارہ میں ہمارے محلے کے گلی کوچوں میں باتیں ہونے لگی تھیں اس لئے ہمارے محلّے کی مسجد کے امام نے بھی احمدیت کے بارہ میں لوگوں کو خبردار کرنا اپنا فرض سمجھا اور خطبہ جمعہ میں اس جماعت سے بچنے کی تلقین کے ساتھ ساتھ احمدیت کی تکفیر کا فتویٰ بھی جاری کردیا۔ یہیں پر بس نہیں بلکہ ایک روز مَیں مسجد گیا تو دیکھا کہ مسجد کے نوٹس بورڈ پر رابطہ عالم اسلامی کا جماعت کی تکفیر سے متعلق فتویٰ چسپاں تھا۔ اس کے ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ احمدیوں کی بات سننا اور ان کے ساتھ بیٹھنا ناجائز ہے نیز ان کی کتب پڑھنا بھی خطرناک ہے کیونکہ یہ لوگ جادو کے ذریعہ عوام الناس کو رام کرلیتے ہیں۔

سچا مسیح موعود اور برحق امام مہدی

باوجود مذکورہ تنبیہ وتحذیر کے مَیں امام مہدی کے اس دعویدار کی حقیقت جاننے پر مُصر تھا۔ ایک روز مجھے احمدی دوست خالد نے کہا کہ اگر تم حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے بارہ میں جاننا چاہتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پوچھو اور استخارہ کرو۔ پھر اس نے مجھے استخارہ کا طریق بتایا اور میں نے اس کے مطابق استخارہ شروع کردیا۔ میں تہجد پڑھتا اور دیر تک سجدے میں دعائیں کرتا رہتا کہ خدایا تو مجھے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے۔

استخارہ کرتے ہوئے چھ دن گزرے تھے کہ مَیں نے خواب میں خود کو کسی غیر معروف مقام پر دیکھا وہاں میرے والد صاحب بھی موجود تھے۔ انہوں نے مجھے خریداری کے لئے کچھ رقم دی۔ میں خریداری کے لئے اس مقام سے باہر آیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک گھوڑے پر سوار بلندی سے اتر رہے تھے۔ میں انہیں دیکھ کر پھولے نہ سماتا تھا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میں تو آپ کی خدمت میں حاضری کے لئے انڈیا آنا چاہتا تھا لیکن میں یہ سفر اختیار کرنے سے قاصر رہا، الحمدللہ کہ آپ خود ہی یہاں تشریف لے آئے ہیں۔ یہ سن کر آپ گھوڑے سے اتر آئے۔ مَیں نے سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کردی۔ اس دوران حضور علیہ السلام میرے لئے دعا کرتے رہے۔ میں نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ایسے میں مجھے مسجد کے نوٹس بورڈ پر لگا فتویٰ بھی یاد آگیا جس میں کہا گیا تھا کہ احمدی لوگوں پر جادو کردیتے ہیں۔ چنانچہ خواب میں ہی مَیں دل میں کہتا ہوں کہ میں چوکنّا رہوں گا کہ کہیں میں اس جادو کا شکار نہ ہوجاؤں۔ میں ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جسم آسمان کی جانب بلند ہونا شروع ہوا اور ان کے ساتھ میرا جسم بھی آسمان کی طرف بلند ہونا شروع ہوگیا۔ پھر کچھ پرواز کے بعد میں نے ایک ایسا نور دیکھا جس کے سامنے سورج کی روشنی بھی کم ہوگی۔ اور مجھے محسوس ہوا کہ ہم ملکوت اللہ میں داخل ہوگئے ہیں۔ پھر ہم وہاں سے ہوکر لوٹے تو شدت انوار کی وجہ سے میں بے ہوش ہوکر گرنے لگا تھا کہ حضور علیہ السلام نے مجھے سہارا دے کر سنبھال لیا۔ اس صورتحال میں نہ جانے کہاں سے میری بہن اور اس کے ساتھ ایک اور اجنبی عورت آگئی۔ میری بہن نے حضورؑ سے میرے بارہ میں پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے چار پانچ گھنٹے آرام کرنے دو پھر یہ ٹھیک ہوجائے گا۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے۔ کچھ دیر کے بعد میں نے اپنے پیچھے نظر دوڑائی تو دیکھا کہ کچھ راہزن گھوڑوں پر سوار ہاتھوں میں تیر تھامے ہمارے قتل کے درپے ہیں۔ میں اور میری بہن اور اجنبی عورت وہاں سے دوڑ لگادیتے ہیں۔ راہزنوں کے تیر ہمارے دائیں بائیں گرنے لگتے ہیں۔ ایسے میں ہمیں ایک سرنگ نظر آتی ہے اور ہم اس میں جا گھستے ہیں، اور ایک جگہ دبک کر بیٹھتے ہوئے اپنے چہروں کو اپنی جیکٹس کے ساتھ چھپا لیتے ہیں۔ ایسے میں دو اشخاص آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ڈرو نہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ پھر وہ ہمیں ایک مقام کی طرف اشارہ کرکے دوڑنے کا کہتے ہیں اور ہم اس جانب دوڑ لگادیتے ہیں۔ سرنگ سے نکل کر ہم اپنے سامنے ایک گھر کو دیکھتے ہیں جس کا دروازہ کھلا ہوتا ہے۔ اور ہم اس گھر میں داخل ہوجاتے ہیں۔ اس وقت مجھے احساس ہوتا ہے کہ اب ہم ان شریروں سے نجات پاکے امن میں آگئے ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور جاگنے پر میری زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ یہی سچا مسیح موعود ہے اور یہی برحق امام مہدی ہے۔

قبول حق اور بیعت

اگلے روز مَیں نے لوگوں کو یہ رؤیا سنا کر یہ تبلیغ کرنا چاہی کہ امام مہدی کا یہ دعویدار سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے لیکن میری توقعات کے برعکس لوگوں نے الٹا مجھے ہی غلطی خوردہ کہنا شروع کردیا۔ بعض نے کہا کہ تمہارا رؤیا شیطانی ہے کیونکہ تم نے یہ رؤیا دن کے وقت نیند کے دوران دیکھا ہے جبکہ سچا رؤیا صبح صادق کے وقت دیکھا جاتا ہے۔ چونکہ اس رؤیا کی وجہ سے حق میرے دل میں راسخ ہوچکا تھا اس لئے مجھ پر ان کی باتوں کا اَور تو کوئی اثر نہ ہوا تاہم اس کے نتیجے میں مَیں نے تہجد اور نمازوں میں مزید تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعائیں کرنی شروع کردیں۔

اس کے بعد مَیں نے تین ماہ تک جماعت کی بہت سی کتب پڑھیں اور ایم ٹی اے کے بہت سے پروگرام دیکھے۔ پھر ایک روز میں اپنے احمدی دوست کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے گیا۔ یہ دراصل ایک اور احمدی کا گھر تھا جس کی ایک منزل کو اس نے نماز سنٹر میں بدل دیا تھا۔ وہاں پر میرے علاوہ تقریباً آٹھ احمدی احباب تھے۔ خطبہ جمعہ سن کر مجھے دلی اطمینان حاصل ہوا۔ ایسے میں مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا زمانہ یاد آگیا جب وہ نہایت قلیل تعداد میں دارِ اَرقم میں جمع ہوتے تھے۔

استخارہ کے نتیجہ میں رؤیائے صالحہ کی وجہ سے میں دلی طور پر مطمئن ہوچکا تھا اور مومنین کی اس قلیل تعداد کے ساتھ جمعہ کی نماز نے بھی میرے دل میں عجیب روحانی کیفیت پیدا کردی تھی اس لئے میں نے فوراً بیعت فارم پُر کردیا اور یوں جماعتِ مومنین کا حصہ بن گیا۔ یہ 2012ء کے اواخر کی بات ہے۔

سبحان اللہ!

بیعت کرنے کے دو ماہ کے بعد میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ یمن میں ایک احمدی کے گھر کے ایک کمرے میں تشریف فرما ہیں جہاں ہم عموماً اکٹھے بیٹھ کر دین کی باتیں کیا کرتے تھے اور ایم ٹی اے دیکھا کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام کے دستِ مبارک میں ایک قلم ہے اور آپ نہایت خوبصورت اور عریض خط میں ’’سبحان اللہ‘‘ کے الفاظ لکھتے ہیں اور پھر چھوٹے خط میں اس کی تشریح تحریر فرماتے ہیں۔ میں خواب میں یہ منظر دیکھ کر حیران اور نہایت خوش ہوں۔

جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا گہرا مطالعہ کیا تو ان معارف سے آشنائی ہوئی جو حضور علیہ السلام نے اپنے قلم مبارک سے ان کتابوں میں لکھے تھے۔ خصوصاً سورۃ فاتحہ کی تفسیر پڑھ کر بے اختیار زبان سے ’’سبحان اللہ‘‘ کے الفاظ جاری ہوجاتے ہیں۔ شاید یہی میرے اس مذکورہ رؤیا کی تعبیر تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16/جون 2017)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

میڈیا کی خاص طور پر یہ کوشش ہوتی ہے کہ اسلام کی اچھی تصویر کبھی دنیا کے سامنے پیش نہ ہو، اس لئے ہمارا کام ہے کہ ہم اس پیغام کو جو محبت، پیار اور صلح اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والا پیغام ہے اس کو پھیلانے کی کوشش کرتے چلے جائیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 21/اپریل 2017 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان ہمیں کس چیز میں بڑھانے والا ہونا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہم پر ہے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ یہ بات جہاں ہمیں ایمان میں بڑھنے کا ذریعہ ہونی چاہئے وہاں بغیر کسی احساس کمتری کے اور بزدلی کے احساس کے ہمیں کھل کر اسلام کا پیغام پہنچانا چاہئے۔

سوال مسلمانوں کی موجودہ حالت کیوجہ سے جو لوگ احساس کمتری کا شکار ہیں اور خود کو مسلمان ظاہر نہیں کرتے انہیں حضور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض نوجوانوں میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کی جو حالت ہے اس وجہ سے اسلام کے بارے میں زیادہ بات نہ کریں۔ حالانکہ دوسرے مسلمانوں کے عمل سے تو ہمیں مزید جرأت پیدا ہونی چاہئے کہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھائیں اور بتائیں کہ جو اس وقت مسلمانوں کی حالت ہے یہ اسلام کی سچائی کی دلیل ہے۔

سوال مسلمانوں میں بگاڑ کے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پیشگوئی فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا جب مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہوگا، اس وقت مسیح اور مہدی کا ظہور ہوگا وہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کرے گا۔

سوال مغربی ممالک میں آکر دنیاداری کے ماحول کے زیر اثر آنے والوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض لوگ مغربی ممالک میں آکر دنیاداری کے ماحول کے زیر اثر دنیا کے ماحول میں زیادہ ڈوب گئے ہیں۔ زبانی تو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرتے ہیں لیکن حقیقت میں عمل اس سے مختلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے وہ معیار نہیں ہیں جو ایک احمدی کے ہونے چاہئیں۔ آپس کے تعلقات کے معیار میں بھی کمی ہے۔ عہدیداروں کے لوگوں کیساتھ عزت و احترام سے پیش آنے میں بھی کمی ہے پس اس لحاظ سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اس کے حصول کیلئے کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟

سوال مسجدوں کے افتتاح کے موقع پر غیروں کے اس تاثر پر کہ اسلام کی اس حقیقی تعلیم کا ہمیں پتا ہی نہیں تھا، حضور انور نے کس قابل فکر خیال کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مجھے احساس ہوا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا جس طرح تعارف لوگوں میں ہونا چاہئے تھا اس طرح نہیں ہے۔ کیونکہ جب بھی میں نے اسلام کی تعلیم کے حوالے سے ان لوگوں سے باتیں کیں بہت سے لوگوں نے یہی کہا کہ اسلام کی اس حقیقی تعلیم کا ہمیں نہیں پتا تھا۔

سوال والڈشٹ کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر سائمن کلاس صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: سائمن کلاس کہنے لگے کہ میرا آج اسلام کے بارے میں تصور بالکل بدل گیا ہے۔ جہاد کے حقیقی معنوں کا آج مجھے پتا چلا ہے۔ اس فنکشن میں شامل ہو کر مجھے پتا چلا کہ تم لوگ زندگیاں لینے والے نہیں بلکہ زندگیاں دینے والے ہو۔ انسانی ہمدردی اور خدمت خلق کے کاموں کی وجہ سے دنیا کو زندگیاں دینے والے ہو۔

سوال ماربرگ یونیورسٹی کی وائس چانسلر نے مسجد کے سنگ بنیاد کے موقع پر کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: چانسلر کہنے لگیں کہ خلیفہ نے جو دو جنتوں کا تصور پیش کیا تھا کہ اس دنیا کی جنت بھی ہے اور اگلے جہان کی جنت۔ اس کی وضاحت سے میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ یہ بھی کہ کس طرح اسلام حقوق کی ادئیگی کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر یہ سب کچھ دنیا سمجھ لے تو دنیا میں امن اور محبت اور بھائی چارہ قائم ہو جائے۔

سوال ایک خاتون مس ایسٹر صاحبہ نے حقیقی اسلامی تعلیمات سن کر کس اندیشے کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مس ایسٹر کہنے لگیں کہ آج خلیفہ نے میرے تمام سوالوں کے جواب دے دیئے ہیں، لیکن اس بات کا خوف ہے کہ آج میں نے اتنی خوبصورت باتیں سنی ہیں لیکن کوئی بعید نہیں کہ کل اسلام کو بدنام کرنے والا کوئی شخص اسلام کے نام پر دہشتگرد حملہ کر دے اور لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے اور پھر اس پُرامن پیغام کو بھول جائیں گے۔ یہ مجھے درد ہے، یہ مجھے تکلیف ہے۔

سوال میڈیا کے منفی رویّے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میڈیا کی خاص طور پر یہ کوشش ہوتی ہے کہ اسلام کی اچھی تصویر کبھی دنیا کے سامنے پیش نہ ہو۔ اسلئے ہمارا کام ہے کہ ہم اس پیغام کو جو محبت، پیار اور صلح اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والا پیغام ہے اسکو پھیلانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔

سوال جماعتی فنکشنز پر آنے والے مہمانوں پر ہونے والے مثبت اثر کی حضور انور نے کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ اثر اس لئے ہوا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا۔ آپ نے اسلام کی حقیقت کھول کر ہمارے سامنے رکھی جسے پھیلانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مصر کی یونیورسٹی کے دو پروفیسر صاحبان کو کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے انہیں کہا کہ کیا آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی ہے؟ کہنے لگے نہیں۔ تو آپنے کہا کہ ضرور پڑھیں کیونکہ اس کے بغیر اسلامی اصول کی فلاسفی کی گہرائی کا علم ہو ہی نہیں سکتا۔ چاہے جتنا مرضی آپ ادھر ادھر سے علم حاصل کرتے رہیں۔

سوال حضور انور نے اسلامی اصول کی فلاسفی کے عربوں پر ہونے والے اثر کا کن الفاظ میں تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ بہت سے عرب مجھے لکھتے ہیں کہ اس کتاب کو پڑھ کر ہمیں اسلام کی حقیقت کا صحیح پتا لگا۔ اس نے ہماری کایا پلٹ دی ہے۔ مکرم مصطفی ثابت صاحب مرحوم جماعت کے بہت بڑے عالم بھی تھے۔ وہ بھی یہی کہتے تھے کہ انکو احمدیت میں لانے میں سب سے زیادہ کردار اس کتاب نے ادا کیا ہے۔ جب پڑھے لکھے لوگوں سے تعارف ہو تو انہیں یہ کتاب ضرور دینی چاہئے۔

سوال حضور انور نے یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے احمدی طلبا کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا ہمارے بعض یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے لڑکے لڑکیوں کا یہ خیال ہے کہ شاید پرانے فقیہوں اور عالموں کو پڑھ کر ان کا علم بہت بڑھ گیا ہے اور ان کی علمیت کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ پرانے علماء اور اولیاء کو اب چھوڑیں۔ اب حقیقی علم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام پڑھ کر ہی مل سکتا ہے۔ یاد رکھیں جو فیصلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئے ہیں وہی اصل ہیں اور آپ کے علم کلام کی بنیاد پر جو تفسیریں خلفاء نے کی ہیں وہی حقیقی تفسیریں ہیں، انہیں پڑھیں اور اپنا علم بڑھائیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ فرماتے ہیں جو شخص ایمان لاتا ہے اسے اپنے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنی چاہئے نہ یہ کہ وہ پھر ظن میں گرفتار ہو۔ وہ ایمان جو خدشات اور توہّمات سے بھرا ہوا ہے کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔ اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کرلیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حَکم ہے تو پھر اس کے حُکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو تا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

جواب جب ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کو مان لیا تو پھر اس خدا سے اپنا تعلق پیدا کریں، دنیاداری میں نہ پڑ جائیں یہ دنیا عارضی ہے۔ اس لئے ہمیں اگلے جہان کی بھی فکر کرنی چاہئے۔

سوال صحابہؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ادب کا کیا طریق تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت صحابہ سوال نہ کرتے تھے بلکہ منتظر رہتے تھے کہ کوئی آکر سوال کرے تو فائدہ اٹھاتے تھے ورنہ خود خاموش سر تسلیم کئے ہوئے بیٹھے رہتے تھے اور جرأت سوال کرنے کی نہ کرتے تھے۔

سوال حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی اطاعت کا کیا نمونہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجالس میں سر جھکا کر بیٹھے رہتے تھے۔ کبھی خود نہ بولے، نہ سوال کیا۔ اور جب سوال کرنے والے آتے تھے تو ان سے آپ فائدہ اٹھایا کرتے تھے، نوٹ کیا کرتے تھے یا مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کے اپنے جو ارشادات ہوتے تھے ان کو غور سے سنتے تھے اور ان سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

سوال اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لیے ہمیں کس بات کی ضرورت ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتب اور ارشادات میں ہر قسم کے سوالوں کے جواب دیئے ہیں۔ اسلئے مطالعہ کرنا چاہئے۔ اسلام کی برتری ثابت کرنے کیلئے ہمیں اس مطالعہ کی بہت ضرورت ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے لوگوں کو کیسا بننے کی نصیحت فرمائی ہے؟

جواب آپؑ فرماتے ہیں: اللہ کے منشاء کے مطابق پورا تقویٰ اختیار کرو۔ جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنالے گا وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کرے گا۔ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بعض باتوں کو نہ ماننا اس کی سب باتوں کو ہی چھوڑنا ہوتا ہے۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔ پانچوں وقت نماز کو قائم رکھو۔ بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بے جا کینے، بغض و حسد سے پاک کرو۔ یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے۔ ☆......☆

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

کلامُ الامام

''اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام

''پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

آپ اپنی اخلاقی حالت، روحانی حالت اور اپنی تعلیم کے معیار کو بلند کریں اور دوسروں کی رہنمائی کے لئے بہترین نمونہ بنیں

آپ نے اپنی زندگیاں دین کی خاطر وقف کرنے کا عہد کیا ہے

پس آپ کو لازماً اسلامی تعلیمات اور اس کی اقدار کے بلند ترین معیار اپنے اندر قائم کرنے کیلئے کوشش کرنی چاہئے

واقفین نو برطانیہ کے نیشنل اجتماع کے اختتامی اجلاس سے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا زرّیں خطاب

جماعت احمدیہ یوکے کے زیر اہتمام 26 فروری 2017ء کو واقفین نَو کا نیشنل اجتماع بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوا۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اختتامی اجلاس میں شرکت فرمائی۔ تلاوت عزیز عبد المنان نے کی جسکا عزیز خالد احمد نے اُردو اور رضا محمود نے انگریزی ترجمہ سنایا۔ عزیز مطرف احمد نے نظم پڑھی جسکا انگریزی ترجمہ احسان محمود نے سنایا۔ مکرم مسرور احمد صاحب سیکرٹری وقفِ نَو یوکے نے اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ نصابی امتحانات کے علاوہ کیریئر پلاننگ کے حوالہ سے خصوصی اسٹال لگائے گئے نیز متعدد دلچسپ موضوعات پر مشتمل presentations دی گئیں۔ مکرم لقمان احمد کشور صاحب انچارج دفتر وقفِ نَو مرکزیہ نے ایک تقریر کی۔ 1406 واقفین نَو اجتماع میں شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جس کا اردو ترجمہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7 اپریل 2017ء کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آج آپ سب یہاں نیشنل وقف نَو اجتماع کے لئے جمع ہوئے ہو۔ آپ میں سے بعض حیران ہو رہے ہوں گے کہ ہم کیوں ہر سال ایسی تقریبات کا انعقاد کرتے ہیں۔ ہم اس وجہ سے ایسی تقریبات منعقد کرتے ہیں تاکہ آپ سب ممبرانِ وقف نو کو آپ کی ذمہ داریوں کی اہمیت یاد دلائی جائے، آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے تربیت دی جائے اور آپ کی رہنمائی کی جائے۔

سب سے پہلے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف آپ کا نام وقفِ نَو کی فہرست میں ہونا بذات خود کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ آپ صرف اپنے طرزِ عمل کے ذریعہ سے ان حقیقی برکات کو حاصل کر سکتے ہیں جو اس تحریک کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آپ کو وقفِ نو کا ممبر ہونے کی حیثیت سے ہر آن اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے مستعد رہنا چاہئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی اخلاقی حالت، روحانی حالت اور اپنی تعلیم کے معیار کو بلند کریں اور دوسروں کی رہنمائی کے لئے بہترین نمونہ بنیں۔ ہر احمدی مرد، عورت اور بچے سے ہمیشہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا رہے۔ اگر وقفِ نو کے ممبر صرف بنیادی تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں تو وہ کسی امتیاز کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ اس وجہ سے یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں اپنے دین کی خاطر وقف کرنے کا عہد کیا ہے۔ پس اس وجہ سے آپ کو لازماً اسلامی تعلیمات اور اس کی اقدار کے بلند ترین معیار اپنے اندر قائم کرنے کیلئے کوشش کرنی چاہئے۔ اِن تعلیمات اور اقدار میں سب سے اوّل جیسا کہ میں اکثر کہتا ہوں یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حقوق اس کی عبادت کے ذریعہ ادا کئے جائیں۔ چنانچہ آپ کو لازماً کوشش کرنی چاہئے کہ مسلسل اپنے عبادت کے معیاروں کو بڑھائیں اور اللہ تعالیٰ سے ایک حقیقی لازوال تعلق قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ اپنی عبادتیں اخلاص کے ساتھ بجا لا رہے ہیں تو آپ اُن سے حظّ اُٹھائیں گے اور عبادت کرنا آپ کو مشکل نہیں لگے گا۔ اور یہ وہ معیار ہے جسے ایک وقفِ نَو کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر آپ اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو آپ نہ صرف اپنے خالق سے ایک ذاتی تعلق پیدا کرنے والے ہوں گے بلکہ آپ دوسروں کو بھی راغب کر رہے ہوں گے کہ وہ آپ کے نقش قدم پر چلیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سب سے زیادہ اہمیت کی حامل اور سب سے بلند ترین مقام رکھنے والی عبادت روزانہ پنجوقتہ فرض نمازیں ہیں جنہیں روزانہ ادا کرنا لازمی ہے۔ پس آپ کو بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہئے کہ آپ کی کوئی بھی نماز چھوٹ نہ جائے۔ نیز آپ کو جب بھی ممکن ہو اپنی نمازیں باجماعت ادا کرنی چاہئیں۔ اور سکول، کالج کے اوقات کے علاوہ آپ کو زیادہ سے زیادہ اپنی مقامی مسجد یا صلوٰۃ سینٹرز میں نمازیں ادا کرنی چاہئیں۔ ہم سب اپنا تعارف احمدی مسلمان ہونے کی حیثیت سے کرواتے ہیں۔ اور ہم فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے امامِ وقت حضرت مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مبعوث کیا گیا۔ لیکن یہ فخر اور اطمینان جو آپ کو اپنے ایمان میں ہے صرف اُس وقت قابلِ تعریف خیال کیا جائے گا، اور صرف اُس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبول کیا جائے گا جب آپ حقیقی معنوں میں اپنے دین کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والے ہوں گے۔ محض چند الفاظ اپنے دین کے بارہ میں بول دینا ہرگز کافی نہیں ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے حقوق کی بجا آوری میں آپ کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ روزانہ اپنی پنجوقتہ نمازوں کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کریں۔ افسوس کہ طلباء اپنے سکول اور یونیورسٹی کی پڑھائی کو اکثر بہانہ بنا لیتے ہیں اور اپنی نمازیں تاخیر سے ادا کرتے ہیں یا بالکل ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ نماز ایک ڈھال ہے جو انسان کو مزید غلطیاں کرنے سے محفوظ رکھتی ہے۔ پس عبادت کے حقوق ادا نہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو دوسرے گناہوں میں مبتلا کر رہے ہوں گے اور اسلام سے دُور ہٹ رہے ہوں گے۔ آپ کو اس معاملہ میں ہر قسم کی سستی اور کمزوری سے اپنے آپ کو بچانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قیام نماز کے علاوہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دوسرے ذرائع بھی بتائے ہیں جن کے ذریعہ سے ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حقوق ادا کر سکتے ہیں۔ مثلاً ایک موقع پر ایک شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور کہا کہ اُس سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں اور اُس میں بہت سی کمزوریاں ہیں۔ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رہنمائی طلب کی کہ کس طرح وہ اپنی کوتاہیوں کو دور کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ نماز اور استغفار ایسی کمزوریوں کیلئے بہترین علاج ہیں۔ ہر انسان کو دوسروں سے زیادہ اپنی کمزوریوں کا علم ہوتا ہے۔ اس لئے آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحت کی طرف زیادہ توجہ دیں کہ اپنے دین میں غفلت کو دُور کرنے کا بہترین علاج فرض نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا ہے۔ آپ چونکہ مغربی ممالک میں رہتے ہیں اور آپ ایک دنیادار معاشرہ میں پروان چڑھے ہیں اس لئے استغفار کی ضرورت اور اہمیت بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ استغفار انسان کو شیطان اور معاشرے میں جو بداخلاقیاں عام پائی جاتی ہیں اُن سے بچنے کا ایک شاندار ذریعہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے کہا واقفِ نَو کو دوسروں کے لئے نمونہ ہونا چاہئے۔ اس لئے آپ کو لازماً زیادہ سے زیادہ استغفار کرتے رہنا چاہئے تاکہ آپ کے روحانی اور اخلاقی معیار مسلسل بڑھیں اور ترقی کرتے رہیں۔ مزید برآں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ انسان کو اِن الفاظ میں دعا مانگنی چاہئے کہ اے اللہ! تو مجھ میں اور میرے گناہوں میں بہت دُوری پیدا کر دے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان ہر قسم کی غلط کاریوں اور گناہوں سے محفوظ رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جب ایک انسان اخلاص کے ساتھ باقاعدگی سے اس دعا کا وِرد کرتا ہے تو وقت کے ساتھ ساتھ یہ دعا ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ پس وقفِ نَو کا ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کو بار بار یہ دعا کرنی چاہئے تاکہ آپ کی رہنمائی سیدھے رستہ پر ہو اور آپ اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی تعلیم دی ہے کہ اپنے نفس سے جہاد کرنا بھی ایک قسم کی عبادت ہے۔ یعنی ایسے نفس سے جہاد کرنا جو گناہوں کی طرف انگیخت کرتا ہو۔ مثلاً اگر ایک انسان رات کو سوتا اور صبح فجر کیلئے اُٹھتا ہے اور باوجود انتہائی تھکاوٹ کے مسجد جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے والا ہوگا۔ ایک طرف تو اُسے بَروقت باجماعت نماز کی ادائیگی کا ثواب ملے گا اور دوسری طرف اُسے اپنے نفس کو شکست دینے کا ثواب ملے گا کیونکہ اُس نے سستی کو دُور کیا اور اپنے دین کو مقدّم رکھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اَور بہت بڑی ذمہ داری جو آپ پر عائد ہوتی ہے وہ اسلام کا دفاع ہے اور غلط، بے بنیاد الزامات کا جواب دینا ہے جو ہر روز اسلام کی تعلیمات پر لگائے جاتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ آپ کی پیدائش سے قبل آپ کی زندگیاں آپ کے والدین نے اس امید اور خواہش سے وقف کی تھیں کہ اُن کا بچہ جو ابھی پیدا نہیں ہوا اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی خدمت کرے گا۔ بلوغت اور سمجھ بوجھ کی عمر کو پہنچ کر آپ نے خود اس عہد کی تجدید کی ہے اور آپ نے خود وقفِ نَو کا ممبر رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں آپ پر اپنے دین کی خاطر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اس بارہ میں آپ پر بہت بڑا اعتماد کیا جاتا ہے۔ آجکل کی دنیا میں لوگ اسلام پر ہر جہت سے وار کر رہے ہیں۔ اس لئے وقفِ نَو کی حیثیت سے ہمیں اپنے دین کے دفاع کے لئے صف اوّل میں کھڑا ہونا چاہئے۔ لیکن یہ زمانہ جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں ہے۔ بلکہ ہم ایک ایسے زمانہ میں رہ رہے ہیں جس میں لوگ لٹریچر کے ذریعہ سے، میڈیا کے ذریعہ سے، انٹرنیٹ کے ذریعہ سے اور اسی سے ملتے جلتے ذریعوں سے اسلام پر حملہ آور ہیں۔ اس لئے آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ اُن الزامات کا ردّ اسی طرز سے کریں جس طرز سے وہ الزامات اسلام کے خلاف اٹھائے گئے ہیں۔ مثلاً بعض دہریوں نے اسلام کی تعلیمات کو بلا سیاق وسباق لے لیا ہے تاکہ وہ اپنے مقاصد کو پورا کر سکیں۔ اس لئے آپ کو اپنے دین کا علم ہونا چاہئے تاکہ آپ اُن کے غلط دعووں کا جواب دے سکیں۔ اسی طرح دوسرے ادیان کے لوگ یا بعض سیاستدان اور بعض صحافیوں نے اسلام کے خلاف آواز اُٹھائی ہے۔ اور اُسے ایک تشدد پسند مذہب قرار دیا ہے۔ اس حوالہ سے المناک صورتحال یہ ہے کہ اُن کی شکایتیں اور اُن کے خوف کسی حد تک سمجھے جا سکتے ہیں اور کسی حد تک جائز ہیں۔ نعوذ باللہ میرا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اسلام کے خلاف اُن کے دعووں میں کوئی بھی حقیقت ہے۔ لیکن اس بات سے کوئی انکار نہیں کہ مسلمان دنیا کی عمومی حالت مایوس کُن اور قابل رحم ہو چکی ہے۔ اکثر مسلمان اپنے دین کی تعلیمات کو بھول چکے ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ بہت سی جنگوں اور تنازعات کا مرکز مسلمان دنیا بنی ہوئی ہے۔ بعض نام کے مسلمان ایسی ایسی کارروائیوں میں حصہ لے رہے ہیں جنہیں ایک ایسا انسان جس میں انسانیت کی کوئی بھی رمق باقی ہے ہرگز سمجھ نہیں سکتا۔ دہشتگرد اور تشدد پسند گروہ انتہائی ہولناک اور گھناؤنے مظالم ڈھا رہے ہیں۔ اُن کی گھناؤنی کارروائیاں ہر لحاظ سے اسلام کی غلط تصویر پیش کر رہی ہیں۔ وہ مسلسل بہیمانہ قتل و غارتگری، عصمت دری، لُوٹ مار وغیرہ میں ملوّث ہیں جنہیں بیان کرنا ناممکن ہے۔ اُن کی بُرائیوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑا سانحہ اور انتہائی افسوسناک حالت ہے کہ وہ ایسی بُری کارروائیوں کو اسلام کے نام پر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اسلام وہ مذہب ہے جس نے انسانی جان کی سب سے زیادہ عظمت اور حُرمت قائم کی ہے۔ ایک طرف تو انتہا پسند نہتے اور معصوم غیر مسلموں کو نشانہ بنا رہے ہیں اور دوسری طرف وہ اپنے مسلمان ساتھیوں کا بھی خون بہا رہے ہیں۔ بے شک ایسے لوگوں کا مقدر جہنم ہے کیونکہ قرآن کریم میں قطعی طور پر لکھا ہے کہ اگر ایک مسلمان اپنے ساتھی مسلمان کو قتل کرتا ہے تو اس کی جزا جہنم ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اعلان کیا ہے کہ ایک بے قصور انسان کا قتل تمام انسانیت کو قتل کرنے کے برابر ہے۔ جس راہ سے بھی تصور کیا جائے ہر راہ سے مسلمان اسلام کے پاکیزہ نام کو بدنام کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس وقفِ نَو ہونے کی حیثیت سے آپ کو لازمًا اپنی ذمہ داریوں کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے جو آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ یاد رکھیں کہ اسلام کا دفاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و

السلام کی جماعت کے سپرد ہے اور وقفِ نَو کا ممبر ہوتے ہوئے آپ کو لازمًا اس کوشش میں سب سے آگے ہونا چاہئے۔ یہ ہر احمدی مسلمان کا کام ہے لیکن خاص طور پر یہ اُن کا کام ہے جنہوں نے اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کی ہے کہ وہ کھڑے ہوں اور دنیا پر ثابت کریں کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے اور اس کا ہرگز اُس غیر منصفانہ تصویر سے کوئی تعلق نہیں جو ہم روزانہ میڈیا میں دیکھتے ہیں۔ یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ لوگوں کا خوف اور اُن کی غلط فہمیوں کو دُور کریں۔ اور انہیں قرآن کریم کی کامل تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ سمجھائیں۔ یہ جہاد جو اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پھیلانے کا جہاد ہے آسان کام نہیں ہے اس لئے آپ کو بہت محنت کرنی پڑے گی اور بہت سی قربانیوں کے لئے تیار ہونا ہوگا۔ اسلام کا دفاع کرنے کی بجائے مسلم دنیا کے نام نہاد علماء نے بار بار اسلام کا نام بدنام کیا ہے۔ انہوں نے طویل عرصہ سے مضحکہ خیز اور بلا سوچے سمجھے فتوے جاری کئے ہیں یا انہوں نے انتہائی فضول تفاسیر کی ہیں جن کی وجہ سے غیر مسلموں کو اسلام کا مذاق اڑانے کا موقع مل رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے عربوں نے احمدیت قبول کی ہے۔ لیکن جب وہ اپنے ملکوں میں علماء کے ہولناک واقعات سناتے ہیں تو انسان کو دھچکا لگتا ہے۔ وہ علماء اپنے اثر ورسوخ کی وجہ سے حکمت اور سچائی سے دوسروں کی رہنمائی کرنے کی بجائے اپنے اختیارات کا اور لوگوں کے اعتبار کا بدترین طریق پر ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک انسان کسی ذہنی بیماری یا ہسٹیریا کی کسی صورت میں مبتلا ہوجاتا ہے تو اُس کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنے کی بجائے یا کسی اَور علاج کی بجائے وہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ کسی جِنّ نے اُسے آلیا ہے اور جنّ کو نکالنے کیلئے وہ اُسے بیدردی سے مارتے پیٹتے ہیں یا کوئی اَور وحشیانہ طریق اختیار کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اس بات پر بھی بڑی شدت سے ایمان رکھا جاتا تھا جسے آج بھی بعض دور دراز علاقوں میں مانا جاتا ہے کہ غیر مسلموں کے مال و دولت کو ناجائز طریق پر ہتھیانا یا لُوٹنا جائز ہے۔ پھر اس سے بڑھ کر وہ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ایک غیر مسلم کی بیوی کو اغوا کرنا جائز ہے یا زبردستی ایک غیر مسلم عورت کو نکاح کے بغیر اپنے گھر لے جانا بھی جائز ہے۔ بعض مسلمانوں کی جہالت کے اس معیار پر بات کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا ایک ذاتی واقعہ بیان فرمایا جو ہندوستان کے شہر امرتسر میں آپ کو پیش آیا۔ امرتسر آمد پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ایک مسلمان کو چار آنے کا سکہ دیا جو آج 25 پینس کے برابر ہے۔ آپؓ نے اُس مسلمان کو کہا کہ جاؤ اور مٹھائی لاؤ۔ جب وہ مسلمان واپس آیا تو اُس کے پاس مٹھائی بھی تھی اور پیسے بھی تھے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اسے پوچھا کہ یہ پیسے ابھی تک اُس کے پاس کیوں ہیں؟ اُس مسلمان نے جواب دیا کہ یہ تو مالِ غنیمت ہے یعنی جنگ کی لوٹ مار کا حصّہ ہے۔ یہ کیا ہی فضول بات ہے۔ پھر اُس مسلمان نے مزید بتایا کہ مٹھائی خریدنے کے بعد اُس نے دُکاندار کی توجہ کسی اَور طرف پھیر دی اور دکاندار سے کہا کہ وہ دُکان کی دوسری طرف سے فلاں چیز لائے۔ چنانچہ جب وہ دکان کی دوسری طرف گیا تو اُس نے کاؤنٹر سے پیسے واپس لے لئے۔ یہ سُن کر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل بہت پریشان ہوئے اور فرمایا کہ یہ تو چوری ہے۔ اِس پر اُس مسلمان نے پُرسکون انداز میں کہا کہ یہ چوری میں شمار نہیں ہوتا کیونکہ دُکاندار ایک ہندو تھا۔ غیر مسلم کا مال ومتاع لے لینا سراسر جائز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو جہالت کی انتہا ہے اور اسلامی تعلیمات کی کلیۃً خلاف ورزی ہے۔ مزید برآں بعض علماء یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ زمینوں کے حصول کے لئے اور لوگوں پر قبضہ کرنے کے لئے جارحانہ اور متشددانہ جہاد جائز ہے۔ یقیناً ایسے لوگوں کی وجہ سے بہت سی تشدد پسند تنظیمیں دہشتگرد کارروائیوں مثلاً سر قلم کرنا یا اَور بہیمانہ اور سفّاکانہ کارروائیوں کو جائز ٹھہراتی ہیں۔ اگر یہ دشمنی اور ناانصافی سے پُر تعلیمات اسلام کا حصہ ہوتیں تو کون اپنے ذہنی توازن کو قائم رکھتے ہوئے انہیں قبول کرتا؟ جیسا کہ مَیں نے کہا یہ فقط ماضی کے قصے اور کہانیاں نہیں ہیں بلکہ آجکل بھی بعض مسلمان ایسی بہیمانہ اور ظالمانہ کارروائیوں میں ملوّث ہیں۔ پس یہ بعض جاہلانہ رویّوں اور عقائد کی مثالیں ہیں جو مسلمان دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ کون ایسی غیر منصفانہ تعلیمات کو مان سکتا تھا؟ کون ایسی مسخ شدہ اسلامی تعلیمات کو قبول کر سکتا تھا؟ یقیناً کوئی مہذب انسان اسے ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ البتہ ہم احمدیوں کو سچائی اور صداقت کا علم ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ دہشتگرد یا نام نہاد علماء جو اسلام کی تصویر ظاہر کر رہے ہیں اس کا اسلام کی حقیقی اور اصل اقدار سے کوئی تعلق نہیں۔ حقیقت یہ ہے اور ہمیشہ یہی حقیقت رہے گی کہ اسلام اُن شاندار اور عظیم الشان تعلیمات پر مشتمل ہے جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا، خلفائے راشدین نے عمل کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عمل کیا۔ اسلام کے اُس اوائل زمانہ پر نظر ڈال کر بھی پتہ چلتا ہے کہ بہت سے مسلمان مسلسل اسلام کی اصل تعلیمات پر عمل پیرا تھے اور اسلام کی اصل تعلیمات کی تبلیغ جاری رکھے ہوئے تھے لیکن زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں گناہ اور بُرے اعمال راہ پانے لگے۔ یہ بُرائیاں جاری رہیں اور ترقی کرتی رہیں یہاں تک کہ مسلمانوں کی اکثریت اسلام کی حقیقی تعلیمات بھلا بیٹھی اور یہی وہ وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے مبعوث کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رہنمائی سے احمدی مسلمان نہایت خوش نصیب ہیں کہ انہیں اسلام کی حقیقی تعلیمات دکھائی گئیں۔ لیکن آپ کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ صرف زبانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کریں۔ البتہ آپ کا طرزِ عمل خاص طور پر وقفِ نَو ہونے کی حیثیت سے لازماً ہر آن نمونہ ہونا چاہئے۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنی زندگی اسلام کی خدمت کے لئے گزاریں۔ یہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پھیلانے اور لوگوں کو ان تعلیمات سے آگاہ کرنے کا ذریعہ ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام ہرگز ایسا نہیں ہے جیسا کہ میڈیا میں دکھایا جاتا ہے۔ اسلام ایسا مذہب نہیں ہے جو قتل کرنے کی یا دوسروں کو معذور بنانے کی اجازت دیتا ہو۔ اسلام ایسا مذہب نہیں ہے جو ایمان وعقائد میں کسی قسم کے جبر کی اجازت دیتا ہو۔ اسلام ایسا مذہب نہیں ہے جس میں عورتوں سے زیادتی کرنا، اُن کی عصمت دری کرنا یا اُن کو اغوا کرنا جائز قرار دیا گیا ہو۔ اسلام کوئی دہشتگردی یا تشدد پسند مذہب نہیں ہے۔ اسلام دشمنی اور انتقام والا مذہب نہیں ہے۔ اسلام ایسا مذہب نہیں ہے جو کسی قسم کے فریب، دغابازی یا دھوکہ بازی کو جائز قرار دیتا ہو۔ اسلام بداخلاقی یا گناہوں والا مذہب نہیں ہے بلکہ اسلام ایسا مذہب ہے جو امن اور رواداری کو معاشرے کی ہر سطح پر فروغ دیتا ہے۔ اسلام ایسا مذہب ہے جو ہمیں اپنے ایمان اور عقیدہ کے اختیار کرنے میں آزادی کی تعلیم دیتا ہے اور مختلف اقوام، مختلف رنگ ونسل سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں اور اُن کے عقائد اور ایمانوں میں ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔ یہ وہ پیغام ہے جسے آپ کو ہمیشہ اپنے قول اور فعل سے دنیا کے ہر کونے میں پھیلانا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت ماشاء اللہ 15 سال سے زائد عمر رکھنے والے واقفینِ نَو کی تعداد یہاں یوکے میں 1086 ہے۔ اگر آپ میں سے ہر ایک اپنے دین کی ذمہ داریوں کو سمجھے اور انہیں اپنا فرض بنالے تو اس کے عظیم الشان نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ اپنے عہد کے تقاضے کو پورا کرنے والے ہوں تو آپ اُس نسل میں شمار کئے جا سکتے ہیں جو اس معاشرے میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے والی ہے۔ اس زمانہ میں صرف ہماری جماعت ہی ہے جو اسلام اور اس کی تعلیمات کی حفاظت کرسکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بے شک یہ تمام احمدیوں کا کام ہے لیکن سب سے بڑی ذمہ داری آپ جیسے لوگوں پر ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کی ہیں۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے دین کو سمجھیں اور اس کی تعلیمات سے آگاہ ہوں۔ اس لئے آپ کو روزانہ قرآن کریم کا مطالعہ کرنا چاہئے تا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو جان سکیں اور ان پر عمل کرسکیں۔ اسی طرح آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنی چاہئیں جن کا ترجمہ انگریزی میں ہو چکا ہے۔ اور آپ میں سے وہ جنہیں اردو پڑھنی آتی ہے انہیں دوسری کتب بھی پڑھنی چاہئیں۔ آپ کو ایم ٹی اے سے جُڑنے کی کوشش کرنی چاہئے اور کم از کم ایک گھنٹہ خواہ کوئی بھی پروگرام ہو دیکھنا چاہئے۔ اور خاص طور پر میرے خطبہ جمعہ کو سنا کریں۔ اس طرح آپ کا تعلق خلافت احمدیہ سے بھی قائم ہوگا۔ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطالعہ سے یا اور ذرائع سے آپ کو جو علم حاصل ہوگا وہ آپ کے لئے عقل اور دانش کے ہتھیاروں کی مانند ہوگا اور روحانی اسلحہ کا کام دے گا تا کہ آپ اُن لوگوں کے الزامات کا جواب دیں اور اُن کے الزامات کا ردّ کریں جو اسلام کے خلاف بات کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات کو آگے بڑھاتے ہوئے مَیں بعض خصوصی ہدایات پیش کرنا چاہتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیروکاروں کو دی ہیں جن پر عمل کرنا ہر احمدی کا کام ہے۔ لیکن اِن ہدایات پر خاص طور پر اُن لوگوں کو عمل کرنا چاہئے جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا ہے کہ انسان کے اخلاق و عادات کو ہر آن خدا تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہونا چاہئے۔ اور اس حد تک ہونا چاہئے کہ دوسرے لوگ اُن کے اخلاق کی تصدیق کریں اور اس بات کی تصدیق کریں کہ وہ اسلام کی تعلیمات کا عملی نمونہ ہے۔

آپؑ نے مزید فرمایا کہ اگر ایک احمدی اس طرح عمل نہیں کرتا تو وہ احمدی مرد اور عورت بُرا نمونہ دکھانے کی وجہ سے قصوروار ہے جو دوسروں کے ایمان کو کمزور کرسکتا ہے۔ اور ایسے احمدی اسلام کو اُسی طرح بدنام کر رہے ہوں گے جس طرح دوسروں نے کیا ہے اور وہ اس کے مجرم ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ صرف وہ لوگ جو شرائط بیعت کے مطابق دین کو دنیا کے ہر معاملہ پر مقدم رکھنے والے ہوں گے وہی لوگ آپ کی جماعت کے حقیقی افراد سمجھے جائیں گے۔ آپ میں سے اکثریت سمجھ بوجھ اور بلوغت کی عمر کو پہنچ گئی ہے۔ اس لئے آپ کو سنجیدگی سے اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا آپ شرائط بیعت کو پورا کرنے والے ہیں؟

مزید برآں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا ہے کہ آپ کے ماننے والوں کو فُضول اور غیر اخلاقی قول وفعل سے دُور رہنا چاہئے۔ اس زمانہ میں غیر اخلاقی اور نامناسب ٹی وی پروگرامز یا فلمیں دیکھنا یا سوشل میڈیا پر یا مختلف چَیٹ گروپس پر چَیٹنگ کر کے وقت ضائع کرنا فضول اور غیر اخلاقی کاموں میں شامل ہے۔ ایسے کام نقصان دہ ہیں اور بداخلاقیوں اور دوسرے گناہوں کا پیش خیمہ ہیں۔ اس لئے اگر آپ اِن بُرے کاموں میں پَڑ جائیں گے تو آپ اپنے عہد کو جو آپ نے وقفِ نَو کا کیا ہے پورا کرنے والے نہیں ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بار بار تلقین کی ہے۔ پس ہمارے واقفین نَو کو بے نفس ہونا چاہئے اور کبھی بھی خودغرض نہیں ہونا چاہئے۔ آپ کو اپنی ضرورتوں اور اپنے نام ونمود کی فکر کی بجائے اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ آپ دوسروں کی کیسے مدد کرسکتے ہیں اور اُن کے حقوق کس طرح ادا کرسکتے ہیں۔ ایک واقفِ نَو کو کبھی بھی دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث نہیں ہونا چاہئے اس کے برعکس انہیں ہمیشہ ہمدرد، شفیق اور دوسروں کا خیال کرنے والا ہونا چاہئے۔ اس وجہ سے کسی بھی جگہ آپ اگر کسی کی مدد اور کسی کی معاونت کر سکتے ہیں تو آپ کو کبھی بھی اس موقع کو گنوانا نہیں چاہئے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پیروکاروں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگتے ہوئے سنجیدگی سے توبہ کریں اور یہ

ارشاد حضرت امیر المومنین
”مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2017)
طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین
”زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2017)
طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

بات یادرکھیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔ آپ شاید اپنے اعمال کو دوسروں سے چھپا سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں۔اس وجہ سے کبھی بھی ایسے کام نہ کریں جو اسلامی تعلیمات کے برعکس ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید فرمایا ہے کہ اگر آپ کے ماننے والے اپنے اندر عملی تبدیلی پیدا نہیں کریں گے اور مسلسل روحانی طور پر اور اخلاقی طور پر اپنا معیار نہیں بڑھائیں گے تو اُن کا بیعت کرنا اور آپ کی جماعت میں داخل ہونا اُن کے لئے بے فائدہ ہے۔آپ نے فرمایا کہ اُن لوگوں کا رویہ جو اپنے عملی نمونہ میں ترقی نہیں کرتے ظاہر کرتا ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کی ضرورت پر ایمان ہی نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس پر ہر احمدی کو غور کرنا چاہئے اور اس پر سوچ و بچار کرنا چاہئے اور خاص طور پر وقفِ نَو کے ممبر کو ضرور سوچنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آپ میں سے اکثریت کی اب شادی ہو چکی ہے یا آپ میں سے اکثریت شادی کی عمر کو پہنچ رہے ہیں۔اس لئے آپ کو میں یہ یاددہانی کرانا چاہتا ہوں کہ آپ کو احمدی لڑکیوں سے شادی کرنی چاہئے۔ اپنی اہلیہ اور فیملی کی ذمہ داریوں کو حتی الوسع ادا کرنا چاہئے۔آپ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ بخوشی شادی کے بندھن کو قائم رکھیں گے اور آپ کو اس کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے۔اپنے گھروں میں آپ کو بہترین اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اپنی فیملی سے پیار، شفقت اور عزت کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
مزید برآں وقفِ نَو ہونے کی حیثیت سے آپ کے لئے یہ ضروری ہے کہ جماعت کے ساتھ آپ کا ایک گہرا تعلق رہے اور آپ جماعت کی خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت دیں۔ آپ میں سے وہ جنہیں ابھی تک کُل وقت جماعت کی خدمت کے لئے بلایا نہیں گیا انہیں چاہئے کہ اس کے باوجود وہ مسلسل اور باقاعدہ ایک وقت جماعت کی ڈیوٹیوں کے لئے مقرر کریں۔اگر جماعت کی خدمت کے لئے روزانہ وقت دینا ممکن نہیں تو پھر کم ازکم آپ کو ایک دن ہفتہ میں مقرر کرنا چاہئے۔بعض واقفین نو ایسے ہیں جو نہ پڑھائی کر رہے ہیں اور نہ ہی کام کر رہے ہیں۔ اس لئے جب تک وہ کام کی تلاش میں ہیں انہیں وقف نَو کی انتظامیہ کو اپنے حالات سے مطلع کرنا چاہئے اور اس دوران جماعت کی خدمت کرنی چاہئے جب تک انہیں کوئی مناسب کام نہیں مِل جاتا۔گھر پر وقت ضائع کرنا بالکل غلط اور نقصان دہ ہے اس لئے آپ کو فارغ وقت میں جماعت کی مفید خدمت کرنی چاہئے۔اسی طرح اگر آپ کسی کمپنی میں کام کرتے ہیں یا کہیں اَور تو آپ کو اپنے دین کے حوالہ سے ذمہ داریوں کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے اور دوسروں کے لئے بہترین عملی نمونہ ظاہر کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ وہ آپ سے سیکھ سکیں۔اس طرح آپ اپنے طرز عمل سے تبلیغ کر رہے ہوں گے اور ہمہ وقت وقف کرنے سے پہلے ہی آپ اسلام کے پیغام کو پھیلا رہے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر پر مَیں کم عمر کے واقفینِ نَو کو اُن کی ذمہ داریوں کی یاددلانا چاہتا ہوں جو اطفال الاحمدیہ کے ممبر ہیں۔آپ میں سے ہر ایک کو سکول میں اپنی تعلیم پر خاص توجہ دینی چاہئے۔اسی طرح آپ کو کمپیوٹر گیمز کھیل کر یا دوسری الیکٹرانک گیمز کھیل کر اپنے اوقات ضائع نہیں کرنے چاہئیں بلکہ جب آپ کو فارغ وقت ملے تو آپ کو باہر جانا چاہئے، باہر گیمز یا ورزش کرنی چاہئے اور تازہ ہوا سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ یہ لمبے عرصہ کے لئے آپ کی صحت کے لئے مفید ہوگا۔

اس کے علاوہ آپ کو اچھا برتاؤ کرنا چاہئے اور اپنے ماں باپ کا کہنا ماننا چاہئے۔سب سے بڑھ کر آپ کو لازماً روزانہ پنجوقتہ نماز ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور ہر معاملہ میں سچ بولنا چاہئے۔ ہر دن آپ کو آگے بڑھنا چاہئے اور سکول کی تعلیم کے علاوہ آپ کو اپنا دینی علم بھی بڑھانا چاہئے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو میری باتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ سب اپنے وقف کے تقاضے کو بہترین رنگ میں پورا کرنے والے ہوں۔ مَیں یہ بتانا بھول گیا تھا کہ آج جماعت احمدیہ گیمبیا بھی اپنا وقفِ نَو اجتماع منعقد کر رہی ہے۔اس لئے وہ بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہمارے اجتماع کا حصہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔اب دعا میں شامل ہو جائیں۔آخر پر حضور انور نے دعا کروائی جس کے ساتھ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ ......☆......

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7 اپریل 2017)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8369: میں الفت زوجہ مکرم سلیم احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 2013، ساکن رمانہ تحصیل بونڈری ضلع کیتھل صوبہ ہریانہ ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6 جون 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 1 جوڑی بالی نصف تولہ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد الجبار بھٹی الامۃ: الفت گواہ: یاسین احمد سروہا

مسل نمبر 8370: میں سلیم احمد خان ولد مکرم بلوان خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 31 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن رمانا بکال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6 جون 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔مکان 2 کمروں پر مشتمل مشترکہ مع پلاٹ 100 گز۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد الجبار بھٹی العبد: سلیم احمد خان گواہ: یاسین احمد سروہا

مسل نمبر 8371: میں کہکشاں ناز زوجہ مکرم طاہر ظفر قریشی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن لودھی پور ضلع شاہجہانپور صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 جولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 1 ہار، 2 بُندے، 1 منگل سوتر، 1 سیٹ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: کہکشاں ناز گواہ: شیخ مقبول احمد شاہد

مسل نمبر 8372: میں محمد عتیق ولد مکرم محمد صدیق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن کانخا ضلع لکھنؤ صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31 جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6174 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: عارف احمد خان غوری العبد: محمد عتیق گواہ: ٹی عبد اللہ

مسل نمبر 8373: میں طاہر ظفر قریشی ولد مکرم محمد ظفر احمد قریشی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ لودھی پور ضلع شاہجہانپور صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 ستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔مکان 75 گز پر مشتمل ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری العبد: طاہر ظفر قریشی گواہ: شیخ مقبول احمد شاہد

مسل نمبر 8374: میں شمس النساء زوجہ مکرم عبد الرؤف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 49 سال پیدائشی احمدی، ساکن گرداسنگر ڈاکخانہ بوڑیا ڈائمنڈ ہاربر ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 مئی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: کان کی بالی 2 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: کنگن 10 گرام ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: رقیب الاسلام منڈل الامۃ: شمس النساء گواہ: عبد الرؤف

مسل نمبر 8375: میں نسیمہ نعیم بنت مکرم عبد الرؤف صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن گرداسنگر ڈاکخانہ بوڑیا ڈائمنڈ ہاربر ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 مئی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: چین 15 گرام، بالی 3.75 گرام، 3 انگوٹھیاں 5.5 گرام، کنگن 5 گرام، بالی 1.80 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: کمر بند 310 گرام ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رقیب الاسلام الامۃ: نسیمہ نعیم گواہ: عبد الرؤف

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

قرآن کریم کی سورۃ الکہف میں اللہ تعالیٰ نے عیسائیت کی پہلی چند صدیوں میں رہنے والے عیسائی نَو جوانوں کا ذکر کیا ہے۔ ان آیات سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کس طرح ان عیسائی نو جوانوں نے اپنے مذہب اور اپنے عقیدہ کی حفاظت کی۔ اور کس طرح وہ خدا تعالیٰ کے حضور مخلصانہ دعائیں کرتے ہوئے اپنے دین اور ایمان پر ثابت قدم رہے۔ لیکن جب اس زمانہ کے بادشاہوں اور رہنماؤں نے عیسائیت قبول کی اور عیسائیوں کو دنیاوی طاقت مل گئی تو وقت کے ساتھ ساتھ اُن کا ایمان بھی تدریجی زوال کا شکار ہو گیا۔ اُنکی زندگیوں میں دنیاداری مقدم ہوگئی اور اُن کا مضبوط ایمان تدریجاً کمزور ہوتا گیا۔ آزادی اور خوشحالی کے نام پر انہوں نے اپنے ایمان کو کمزور ہونے دیا۔ دنیاوی کشش اور دنیا کی چیزوں کو اپنے دین پر مقدّم ہونے دیا۔ چنانچہ اس کے بعد اُن کا ایمان صرف نام کا ہی باقی رہ گیا

ہمارے احمدی نَو جوان اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور اپنی اصلاح کریں۔ جب ایسا ہوگا تب ہی وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی راہوں کو روشن کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکیں گے

جب تک ایک احمدی اِس کوشش میں گامزن نہیں رہے گا تب تک اُس کا بیعت کرنا بے فائدہ ہے اور وہ اپنے اسلامی فرائض کو سرانجام دینے میں ناکام رہے گا

اگر ہمارے احمدی نَو جوان اس مِشن میں ناکام رہے تو وہ اُن راہوں پر چلنے لگ جائیں گے جن راہوں پر ابتدائی عیسائی چلے تھے جو ابتدا میں تو اپنے دین کے لئے پُرجوش تھے لیکن بعد میں اپنی تعلیمات سے اس حد تک دُور ہٹتے چلے گئے کہ آج کلیسا کو اپنے وجود کو کھو دینے کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے

قرآن کریم کا ایک قدیم نسخہ دریافت ہونے کا ذکر اور حفاظت قرآن کریم کے عظیم الشان وعدہ کا ایمان افروز بیان

عیسائیت کا زوال بلاشبہ ہونا ہی تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اسلام ہی وہ واحد حقیقی مذہب رہ گیا ہے جو پھیلا اور جس کی فتح مقدّر ہے

ایسے وقت میں جبکہ یہاں اور دوسری جگہوں پر بھی غیر مسلمان کھلم کھلا اپنے خوف کا اظہار کر رہے ہیں کہ اسلام فائق ہو جائے گا

مَیں اپنے احمدی نَو جوانوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں بلکہ تمام احمدیوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ انہیں لازمًا ان اقوام کی حقیقی اسلام کی طرف رہنمائی کرنی ہے

یہ آپ کا اوّلین ہدف اور پختہ عزم ہونا چاہئے اور اس کا حصول صرف دعاؤں اور مخلصانہ کوششوں سے ہوگا۔ دنیا کو اس بات سے آگاہ کرنا آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم ہی تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک کامل اور وقت کی قید سے آزاد تعلیم ہے

نَو مبائعین کے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ اور ایم.ٹی.اے. سے وابستہ رہنے کے نتیجہ میں اُن کے ایمان میں اضافہ کا ذکر

ہر احمدی مسلمان کو ایم ٹی اے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت کو پہچاننا چاہئے اور اس کی ہرگز ناقدری نہیں کرنی چاہئے

ہمیں چاہئے کہ ہم ایم ٹی اے کے ساتھ جُڑ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف موضوعات پر مشتمل اور مختلف حالات و واقعات کی روشنی میں ایم ٹی اے شاندار پروگرامز تیار کر رہا ہے۔ آپ کو چاہئے کہ ان پروگراموں کو دیکھ کر مختلف معاملات پر اور مختلف مسائل پر اسلام کے نقطۂ نظر کو سمجھیں تاکہ آپ کے دینی علم میں بھی اضافہ ہو اور اس طرح انشاء اللہ آپ کا اسلام اور جماعت سے بندھن بھی مضبوط ہو جائے گا

آپ نے اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ آپ دین کا حقیقی علم حاصل کر رہے ہیں اور دین کی گہرائیوں کو سمجھ رہے ہیں تاکہ آپ ذاتی طور پر اسلام کی خدمت کے لئے صفِ اوّل میں کھڑے ہو کر اسلام کا دفاع کر سکیں۔ آپ انتظار مَت کریں اور نہ ہی ہچکچائیں۔ آپ کو چاہئے کہ آج ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی خادم کے طور پر اپنا قدم آگے بڑھائیں اور اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں جو اِس جہان میں بھی اور آخرت میں بھی روحانی انعام پانے والے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کی حیثیت سے یہ ہمارا فرض ہے کہ اُن لوگوں سے اسلام کا دفاع کریں جو اُسے تباہ کرنا چاہتے ہیں

اسلام کے دفاع کے لئے آپ کو ہمیشہ اس بات کو مدّنظر رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت سے کیا چاہتے تھے اور آپؑ کی ہم سے کیا توقعات تھیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی بندھن قائم کرنے کے لئے ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت سے کامل وفاداری، کامل اطاعت اور کامل اخلاص کے ساتھ وابستہ کرلے

مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کے نیشنل اجتماع کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگریزی زبان میں فرمودہ اختتامی خطاب کا اردو مفہوم فرمودہ 14 رجون 2015ء بروز اتوار بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ (یو.کے)

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم کی سورۃ الکہف میں اللہ تعالیٰ نے عیسائیت کی پہلی چند صدیوں میں رہنے والے عیسائی نوجوانوں کا ذکر کیا ہے۔ ان آیات سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کس طرح ان عیسائی نوجوانوں نے اپنے مذہب اور اپنے عقیدہ کی حفاظت کی۔ اور کس طرح وہ خدا تعالیٰ کے حضور مخلصانہ دعائیں کرتے ہوئے اپنے دین اور ایمان پر ثابت قدم رہے۔ مخفی طور پر بھی اور دوسرے ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے بھی وہ مخالف دنیاوی بادشاہوں اور اُس زمانہ کی دوسری دنیاوی طاقتوں سے اپنے دین کی حفاظت کرنے کے قابل ہوئے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے مسلسل دعائیں کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے ایمان اور اپنے دین پر ثابت قدم رکھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اُس کی نصرت کے بغیر یہ ممکن نہیں۔ جب تک وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں مضبوط رہے ان کی کوششیں بارآور رہیں۔ اور انہوں نے اپنے ایمان کو مخالفت اور ظلم وستم سہنے کے باوجود کمزور نہیں ہونے دیا اور نہ ہی وہ اس وجہ سے حد سے زیادہ پریشان ہوئے۔ اُس وقت اُن کا ایمان ہی اُن کی واحد ترجیح اور فوقیت تھی۔ لیکن جب اس زمانہ کے بادشاہوں اور رہنماؤں نے عیسائیت قبول کی اور عیسائیوں کو دنیاوی طاقت مل گئی تو وقت کے ساتھ ساتھ اُن کا ایمان بھی تدریجی زوال کا شکار ہو گیا۔ اُن کی زندگیوں میں دنیاداری مقدم ہوگئی اور اُن کا مضبوط ایمان تدریجاً کمزور ہوتا گیا۔ آزادی اور خوشحالی کے نام پر انہوں نے اپنے ایمان کو کمزور ہونے دیا۔ دنیاوی کشش اور دنیا کی چیزوں کو اپنے دین پر مقدّم ہونے دیا۔ چنانچہ اس کے بعد اُن کا ایمان صرف نام کا ہی باقی رہ گیا۔ یہ بات سچ ہے کہ عیسائیت مسلسل پھیلتی اور ترقی کرتی رہی ہے۔ لیکن اس کے بعد جو انہوں نے حاصل کیا وہ روحانیت میں ترقی نہیں تھی بلکہ دنیاوی ترقی اور کامیابی تھی۔ اسی وجہ سے حال ہی میں سابق آرچ بشپ آف کینٹر بری (Archbishop of Canterbury) نے کہا ہے کہ عیسائیت کا زوال اور اس میں عدم دلچسپی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اُسے فکر ہے کہ اب عیسائیت اپنی معدومیت سے محض ایک نسل ہی دُور رہ گئی ہے۔ اپنی اس فکر کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ باقی مذاہب عیسائیت پر سبقت لے جائیں گے اور خاص طور پر انہوں نے اپنی فکر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ایک فائق مذہب بن کر اُبھرے گا۔

ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہئے اور اس بات کو پہچاننا چاہئے کہ دوسرے مذاہب اور اقوام کا زوال اور اُن کے حالات ہمارے لئے ایک تنبیہ اور سبق ہیں۔ عیسائیت کا زوال بلاشبہ ہونا ہی تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اسلام ہی وہ واحد حقیقی مذہب رہ گیا ہے جو پھیلا اور جس کی فتح مقدّر ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ یہاں اور دوسری جگہوں پر بھی غیر مسلمان کھلم کھلا اپنے خوف کا اظہار کر رہے ہیں کہ اسلام فائق ہو جائے گا مَیں اپنے احمدی نَو جوانوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں بلکہ تمام احمدیوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ انہیں لازمًا ان اقوام کی حقیقی اسلام کی طرف رہنمائی کرنی ہے۔ یہ آپ کا اوّلین ہدف اور پختہ عزم ہونا چاہئے اور اس کا حصول صرف دعاؤں اور مخلصانہ کوششوں سے ہوگا۔ دنیا کو اس بات سے

آگاہ کرنا آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم ہی تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک کامل اور وقت کی قید سے آزاد تعلیم ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا عیسائیت کا زوال یقینی ہے اور اسلام کے علاوہ تمام مذاہب آہستہ آہستہ اپنا اثر کھو دیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مبعوث ہونے والے تمام انبیاء نے پیشگوئی کی تھی کہ ان کا لایا ہوا مذہب تدریجاً زوال پذیر ہوگا اور بالآخر معدوم ہو جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کا فائق ہونا اور اُس کا ہمیشہ قائم رہنا مقدّر کیا ہے۔ انشاء اللہ۔

مومنین سے کئے گئے کئی وعدوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُسی نے قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور وہی اُس کی حفاظت کرے گا۔ چنانچہ اب ہم تقریباً 1400 سال گزرنے کے بعد دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا ایک نقطہ یا کوما (comma) بھی تبدیل ہونے نہیں دیا اور نہ ہی قرآن کریم کی اصل نص میں کوئی تبدیلی واقع ہونے دی۔ قرآن کریم کی نص ہر لحاظ سے اپنی اصل حالت میں ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ کتابی شکل میں نصِ قرآن کریم کے علاوہ لاکھوں ایسے لوگ ہیں جنہوں نے پورے قرآن کریم کو حفظ کیا ہے اور عین اُس طرح حفظ کیا ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔

حال ہی میں ایک قدیم نسخہ ملا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ یہ نسخہ آٹھویں صدی کا ہے۔ یقیناً مؤرخین اِس دریافت سے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کرنا چاہتے تھے۔ اُن کا یہ دعویٰ تھا کہ قرآن کریم جو اپنی موجودہ حالت میں محفوظ ہے اس کی حفاظت کا آغاز دراصل اُس آٹھویں صدی کے قرآن کریم کے نسخہ سے ہوتا ہے اور مؤرخین نے یہ بھی کہا کہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ قرآن کریم آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ لیکن مزید تحقیق اور تجزیہ کے بعد یہ بات ثابت ہوئی کہ جو قرآن کریم کا نسخہ ملا ہے وہ چھٹی صدی کا تھا نہ کہ آٹھویں صدی کا۔ عیسائی مؤرخین یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ نعوذ باللہ قرآن کریم کی موجودہ شکل اُس کی اصل شکل سے مختلف ہے لیکن بعد میں اُن کی اپنی تحقیق نے اس بات کو کلیۃً برعکس ثابت کیا۔ لہٰذا خدا تعالیٰ کا وعدہ کہ وہ خود قرآن کریم کی حفاظت کرے گا اور اُسے ہرگز تبدیل یا تحریف نہیں ہونے دے گا کس شان سے سچا ثابت ہوا۔

ایک اَور وعدہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے وہ آخرین کے زمانہ سے متعلق ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو مبعوث کرنے کا وعدہ کیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلامِ صادق ہوگا۔ وہ شخص اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے مبعوث ہوگا اور اسلام کی حقیقی اور اصل تعلیمات کا آخری زمانہ میں دوبارہ احیاء کرے گا۔ ہم احمدی مسلمان خوش نصیب ہیں کہ ہم نے یا ہمارے آباو اجداد نے اُس شخص کی صداقت میں وہ نشانات دیکھے جسے خدا تعالیٰ نے مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ کے طور پر مبعوث کیا ہے۔ اور اس طرح ہم اس پر ایمان لانے کے قابل ٹھہرے۔ یوں ہم اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور اُن برکات اور عنایات کو پا رہے ہیں جن کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آخرین کے دَور سے متعلق کی تھی۔ اور اس پیشگوئی کی حقیقی تشریح اور اس کا حقیقی مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سمجھایا ہے جس کے مطابق ہم اُس شخص پر ایمان لائے جسے اللہ تعالیٰ نے آخرین کے دَور میں مبعوث کیا ہے۔

ایک اَور وعدہ جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کیا ہے وہ نظامِ خلافت کے قیام سے متعلق ہے۔ اور یہ خلافت ہی ہے جس نے حقیقی مومنین کی قائم کردہ جماعت کی قیادت اور رہنمائی کرنی ہے۔ لیکن اُس حقیقی خلافت کے قیام سے متعلق جو وعدہ کیا گیا ہے وہ ایک مشروط وعدہ ہے اور بعض شرائط کا پورا ہونا لازمی ہے تاکہ یہ برکات اور عنایات مومنین کے شامل حال رہیں۔ ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ خلافت کا انعام اُن لوگوں کو دیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور کسی کو اُس کا شریک نہیں ٹھہراتے۔ باقاعدگی سے عبادت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنا بھی اُن کیلئے لازمی ہے۔ اُن کیلئے زکوٰۃ کی ادائیگی بھی لازمی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت بھی لازم ہے۔ پس ان شرائط کے مطابق مومنین کا خدائے واحد کی عبادت کرنا اور اُس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت لازمی ہے۔ انہیں لازماً نماز کیلئے وقف رہنا اور دین کے لئے مالی قربانی کے لئے بھی لازماً تیار رہنا ضروری ہے۔ اگر ایسا ہوگا تب ہی وہ خلافت کے انعام کے مستحق ٹھہریں گے۔ اس لحاظ سے ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان انعام سے نوازا ہے۔ یہ سب باتیں ایک احمدی کو اس بات پر متوجہ کرنی چاہئیں کہ وہ اپنا جائزہ لے اور اپنا محاسبہ کرے کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پیروی کر رہا ہے یا نہیں۔

یہ ہمارے نَوجوانوں اور ہماری آئندہ نسلوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ دنیاوی خواہشات کو ایک طرف رکھ کر اور دنیاوی اثرات سے دُور ہو کر دین کے خادم بن جائیں تا کہ ہمارے مستقبل میں آنے والی نسلیں بھی اللہ تعالیٰ کے انعام کی مستحق ٹھہریں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آج کے عیسائی اپنے دین سے بہت دُور جا رہے ہیں اور وہ اِس حد تک دُور جا چکے ہیں کہ کلیسا کے رہنما اس بات سے انتہائی فکرمند اور پریشان ہیں۔ وہ کھلے طور پر اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ صرف چند عیسائی باقی رہ جائیں گے۔ وہ یہاں تک فکرمندی کا اظہار کر رہے ہیں کہ کہیں کلیسا بالآخر بالکل ختم نہ ہو جائے۔ اس خیال اور فکرمندی کا اظہار جائز ہے کیونکہ کلیسا کو قائم رکھنے کی کوششیں خالصۃً اُن کی دنیاوی کوششوں پر مبنی ہیں۔ اُن کے پاس کوئی الٰہی حفاظت نہیں ہے جو ان کی مدد کرے یا خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی وعدہ نہیں ہے جو اُن کے دین کے لئے ڈھال ہو۔ اِس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اسلام کو فائق رکھے گا اور اس کی حفاظت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اُس کی تعلیمات یعنی اُس کا دین اور شریعت اب کامل ہوگئی ہے۔ اور یہی تعلیمات تا قیامت قائم رہیں گی۔ اس لئے مسلمانوں کو یہ فکر لاحق نہیں ہونی چاہئے کہ اُن کا دین ختم ہو جائے گا یا بالکل معدوم ہو جائے گا۔

پھر بھی مجھے جو فکر اور پریشانی مسلسل لاحق ہے وہ نوجوانوں سے متعلق ہے۔ مَیں نہیں چاہتا کہ ہمارے نَوجوانوں میں سے ایک بھی اپنے ایمان سے دُور چلا جائے۔ کیونکہ یہ اپنی زندگیاں برباد کرنے اور اللہ تعالیٰ کی بے پناہ نعمتوں سے اپنے تئیں محروم کرنے کے مترادف ہوگا۔ اس لئے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری جماعت دراصل اللہ تعالیٰ کی تائید یافتہ جماعت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہی ہے کہ ہر سال لاکھوں نفوس جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر حقیقی اسلام کو قبول کرتے ہیں۔ اُن کا جوش اور ولولہ دوسروں کیلئے نمونہ ہے۔ وہ جماعت میں اِس دلی عہد کے ساتھ شامل ہوتے ہیں کہ وہ ہمیشہ جماعت کے خادم رہیں گے۔ کئی لوگوں نے اپنے قبولِ احمدیت کے واقعات قلمبند کئے ہیں خاص طور پر افریقہ اور عرب ممالک کے لوگوں نے۔ انہوں نے کھلم کھلا اس بات کا اظہار کیا ہے کہ انہیں کسی ظاہری دنیاوی طاقت نے قبولِ احمدیت پر مجبور نہیں کیا بلکہ انہیں تو روحانی قوتوں نے احمدیت کی طرف رہنمائی کی ہے اور جلد ہی اُن پر احمدیت کی سچائی واضح ہوگئی۔

وہ اللہ تعالیٰ کی برکات حاصل کرنا چاہتے تھے جن کا وعدہ قرآن کریم میں مومنین سے کیا گیا ہے اور یہی بات اُن کو اس طرف متحرک کرنے والی تھی اور اُن کی دعائیں بھی انہیں برکات کے حصول کے لئے تھیں۔ اس دَور میں دنیا بھر میں لوگوں پر یہ حقیقت آشکار ہو رہی ہے کہ صرف جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی تعلیمات پر ثابت قدمی کے ساتھ گامزن ہے۔ وہ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ صرف ہماری جماعت ہی حقیقی اسلام کو پھیلا رہی ہے اور ہماری جماعت ہی حقیقی مذہب کی گراں قدر خدمت سر انجام دے رہی ہے۔ مَیں آئیوری کوسٹ کے ایک شہر میں بسنے والے ایک نَوجوان Bassam نامی کی مثال پیش کرتا ہوں۔ اُس نے بتایا کہ وہ ایک غیر احمدی مسلمان تھا اور اُسکی اسلام میں بہت دلچسپی تھی۔ وہ غیر احمدیوں کی مساجد میں جایا کرتا تھا لیکن وہ مسلمان ذاتی رنجشوں میں ملوث رہتے۔ یہ دیکھ کر وہ بہت دل شکستہ ہو جاتا۔ اُسے بہت دُکھ ہوتا اور وہ اس بات پر بہت افسوس بھی کرتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُسے جماعت احمدیہ سے متعارف کروایا گیا۔ چنانچہ وہ اپنی نمازیں ہماری مسجد میں ادا کرنے لگ گیا اور لوکل درس القرآن بھی سنتا اور ساتھ ساتھ لوکل احمدیوں نے اُسے تبلیغ بھی کی۔ جلد ہی اس پر احمدیت کی سچائی ظاہر ہوگئی اور اُس نے بیعت کر لی۔ لیکن اُس نے صرف بیعت پر ہی اکتفا نہ کیا اور نہ ہی اُس نے فقط بیعت کرنا کافی سمجھا بلکہ وہ تندہی کے ساتھ لوکل مسجد میں ایم ٹی اے دیکھتا رہا اور ایم ٹی اے دیکھنے کے نتیجہ میں وہ اتنا متأثر ہوا کہ چند مہینوں میں ہی پیسے جمع کر کے اپنے گھر میں سیٹلائیٹ ڈِش لگوا لی۔ اُس نے بتایا کہ ہر پروگرام جو وہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں دیکھتا اُس کے ایمان میں اضافہ کا باعث بنتا۔

گو کہ وہ فرانسیسی زبان بولتا ہے لیکن وہ ایسے پروگرام بھی دیکھتا جو فرانسیسی زبان میں نہیں تھے اور اُس نے ایم ٹی اے کا schedule مکمل حفظ کر لیا تھا۔ اُس نے بتایا کہ میرے خطبات اُس کے لئے خاص طور پر اطمینانِ قلب کا باعث ہوتے اور اسی قسم کے دوسرے پروگرام بھی۔ پس ہر احمدی مسلمان کو ایم ٹی اے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت کو پہچاننا چاہئے اور اسکی ہرگز ناقدری نہیں کرنی چاہئے۔

آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق دنیا مختلف ادوار سے گزری ہے اور اب اسلام اُس دائمی خلافت کے دَور میں داخل ہوا ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ خلافت کے ساتھ اپنا بندھن اور تعلق مضبوط کرے اور آئیوری کوسٹ کے نَوجوان کے نمونہ پر چلے۔ اُس نے یہ بھی بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبہ جمعہ یا حضرت خلیفۃ المسیح کے کسی پروگرام میں اُس نے کوئی ناغہ نہیں کیا اور ہر پروگرام دیکھا ہے۔ اُسے ہمیشہ ایسے نکات مل جاتے ہیں جو اُس کے ایمان میں مزید اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی نوجوان کو اپنی ترجیحات کو تبدیل کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے اُس انعام کا حقیقی شکر گزار ہونا چاہئے جو اُس نے ہمیں ایم ٹی اے کی صورت میں دیا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ایم ٹی اے کے ساتھ جُڑ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف موضوعات پر مشتمل اور مختلف حالات و واقعات کی روشنی میں ایم ٹی اے شاندار پروگرامز تیار کر رہا ہے۔ آپ کو چاہئے کہ ان پروگراموں کو دیکھ کر مختلف معاملات پر اور مختلف مسائل پر اسلام کے نقطۂ نظر کو سمجھیں تا کہ آپ کے دینی علم میں بھی اضافہ ہو۔ اور اس طرح انشاء اللہ آپ کا اسلام اور جماعت سے بندھن بھی مضبوط ہو جائے گا۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا بہت سے لوگ ہیں جو اپنے جذبات اور تجربات بیان کرتے ہیں۔ ایک اور مثال مالی کے ایک شخص کی دیتا ہوں جس کا انٹرویو احمدیہ ریڈیو اسٹیشن نے لیا۔ اُس نے بتایا کہ جب احمدیت کا پیغام ریڈیو پر سنا تو اُسے یوں لگا کہ گویا وہ اسلام کے بارہ میں پہلی دفعہ علم حاصل کر رہا ہے۔ اُس نے کہا کہ اُس پر اب یہ حقیقت آشکار ہوئی ہے کہ ماضی میں جو کچھ اُس نے اسلام

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 | Pro. SK.Sultan | 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

کے بارہ میں سنا اُس کی کوئی حقیقت اور اہمیت ہی نہیں۔اُس نے کہا کہ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ گویا احمدیت کی تعلیمات سے میری پیدائشِ نَو ہوئی ہے۔پس اِس زمانہ کےنَو جوانوں کواپنے دین کے بارہ میں علم حاصل کرنا چاہئے تاکہ اُن کے ایمان میں اضافہ ہواور وہ دنیاداری میں نہ پڑ جائیں۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمیشہ اسلام کی حفاظت کرے گا۔پس اس میں کوئی شک نہیں کہ لوگ احمدیت قبول کرنے کیلئے آتے چلے جائیں گے اور اپنے دین کے حقیقی خادم بن جائیں گے۔ آپ میں سے اکثریت پیدائشی احمدی ہیں۔آپ میں سے سب کو، پیدائشی احمدی بھی اور بعد میں آنے والوں کو بھی اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ آپ بھی اُن خوش نصیبوں میں شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اُس کی نعمتوں کے وارث ہیں۔

آپ نے اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ آپ دین کا حقیقی علم حاصل کر رہے ہیں اور دین کی گہرائیوں کو سمجھ رہے ہیں تا کہ آپ ذاتی طور پر اسلام کی خدمت کے لئے صفِ اوّل میں کھڑے ہوکر اسلام کا دفاع کرسکیں۔آپ انتظار مَت کریں اور نہ ہی ہچکچائیں۔آپ کو چاہئے کہ آج ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی خادم کے طور پر اپنا قدم آگے بڑھائیں اور اُن لوگوں میں شامل ہوجائیں جو اِس جہان میں بھی اور آخرت میں بھی روحانی انعام پانے والے ہیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ ہمیں اُس طرح بننا ہے جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے توقع کی ہے۔اور یہ وہی توقعات ہیں جن کا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کی ہیں۔اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کیا ہے تا کہ آپؑ ایک جماعت قائم کریں جو اسلام کی حفاظت کرے۔اس لئے آج اسلام کی خدمت اور اُس کی حفاظت کے لئے یہ بات لازم ہے کہ ہم اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ کریں اور آپ کی تعلیمات پر عمل کریں۔ انتہائی تاکید کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر آپ کی جماعت قائم نہ کی جاتی تو اِس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ مسلمان مُلاّؤں کی اسلام کے بارہ میں غلط تشریحات کی وجہ سے اسلام تباہ ہوجاتا۔لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کی رحمت بذات خود اسلام پر انتہائی تاریکی کے دَور میں نازل ہوئی اور اُس نے اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے جماعت احمدیہ مسلمہ کو قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اُس کی تائید کے ساتھ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ مسلسل مخالفت اور ظلم وستم سہنے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام دنیا کے ہر کونے میں پہنچ چکا ہے۔ یقیناً آج دنیا کے پڑھے لکھے اور معزز لوگ برملا اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ صرف جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی تصویر پیش کر رہی ہے۔اگر ہم دنیا کے موجودہ حالات پر نظر دوڑائیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ایک طرف تو اسلام اور خلافت کے نام پر ظلم وستم ڈھائے جارہے ہیں اور ناانصافیوں کا بازار گرم ہے ۔نو جوانوں کو گمراہ کیا جارہا ہے اور شدّت پسند بنایا جا رہا ہے۔ انہیں جہاد اور شہید ہونے کا غلط مفہوم بیان کر کے گمراہ کیا جارہا ہے۔اس نتیجہ میں بیشمار معصوم جانوں کو قتل کیا جارہا ہے یا اُن کے ساتھ انتہائی وحشیانہ سلوک روا رکھا جارہا ہے۔وہ نَو جوان جنہیں شدّت پسند بنایا جارہا ہے وہ دراصل مایوس، مضطرب اور بے چین ہیں ۔اُن میں سے اکثر اخلاص کے ساتھ اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اُن کی بدنصیبی ہے کہ اُن سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور انہیں جہاد کے انتہائی غلط مفہوم کے نام پر بدامنی پھیلانے کیلئے بھیجا جاتا ہے۔اسکے برعکس جماعت احمدیہ مسلمہ خلافت کی قیادت اور رہنمائی میں پیار، محبت اور امن کا پیغام پوری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ہم ایسا کر رہے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ثابت کیا ہے کہ یہی حقیقی اسلام ہے۔ یورپ، شمالی امریکہ، افریقہ، جنوبی امریکہ، آسٹریلیا، ایشیا اور دنیا کے ہر خطہ میں جہاں بھی ہماری جماعت موجود ہے ہم امن کے جھنڈے تلے متحد ہیں۔دنیا کی ہر جگہ پر ہمارا ایک ہی پیغام ہے۔گزشتہ چندسالوں سے یہاں مغربی ممالک میں میڈیا کی جماعت احمدیہ کے بارہ میں خاص دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔یہاں یوکے میں، امریکہ میں اور دوسرے ممالک میں بھی میڈیا مسلسل جماعت کے متعلق رپورٹیں پیش کر رہا ہے۔ اور میڈیا والے اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ امن اور خیر سگالی پھیلا رہی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کا دعویٰ ہے کہ فقط اسلامی تعلیمات ہی اُن میں امن اور خیر سگالی پھیلانے کا جذبہ پیدا کر رہا ہے۔

ہر احمدی مسلمان کو خواہ جہاں کہیں وہ ہو اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانا چاہئے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے زمانہ میں لوگ اسلام سے مرتد ہو رہے تھے اور شدّت پسند نام نہاد علماء کے شکنجے میں پھنس رہے تھے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اس بات کی تنبیہہ کی تھی کہ اگر ایسے حالات رہے تو وہ اسلام کی تباہی کا باعث بنیں گے اور آج بھی اسلام اِنہیں مصائب کا شکار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ماننے والوں کی حیثیت سے یہ ہمارا فرض ہے کہ اُن لوگوں سے اسلام کا دفاع کریں جو اُسے تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ دشمنان اسلام انشاء اللہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت بذات خود کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ بہر حال ہمارے احمدی نو جوانوں کو ہراول دستہ کے طور پر سب سے آگے اسلام کی حقیقی تعلیمات کے دفاع میں ہونا چاہئے۔ اس weekend پر آپ نے یہاں اسلام آباد (ٹلفورڈ یوکے) میں اپنا اجتماع منعقد کیا ہے اور امریکہ میں بھی خدام الاحمدیہ نے اپنا اجتماع منعقد کیا ہے اور آج میرا خطاب بھی ایم ٹی اے کی وساطت سے براہ راست سُن رہے ہیں۔ پس آج آپ سب کو یہ پختہ عہد کرنا چاہئے کہ آپ اسلام پر کئے گئے ہر قسم کے حملہ کا دفاع کریں گے ۔ یہ بھی پختہ عہد کریں کہ آپ وہ لوگ ہوں گے جو اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دُور دُور تک پھیلائیں گے۔ ہم حقیقی طور پر خوش نصیب ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لئے بہت خوبصورت اور تفصیلی ہدایات چھوڑی ہیں۔ پس اسلام کے دفاع کے لئے آپ کو ہمیشہ اس بات کو مدّنظر رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت سے کیا چاہتے تھے اور آپؑ کی ہم سے کیا توقعات تھیں۔ ایک جگہ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ زمانہ ایک روحانی جنگ کا زمانہ ہے اور اچھائی اور شیطانی اثرات کے درمیان جنگ شروع ہو گئی ہے۔آپؑ نے فرمایا کہ شیطانی اثرات اسلام پر حملہ کرنے اور اس کو شکست دینے کیلئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا تا کہ وہ شیطانی اثرات کو ہمیشہ کے لئے شکست دے۔

پس جب ایک احمدی نَو جوان اس نیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرتا ہے کہ وہ حقیقی مسلمان بنے گا تو اُسے مسلسل اپنا محاسبہ کرنا چاہئے۔ شیطانی اثرات باہر سے بھی اور اندر سے بھی اسلام پر حملہ کر رہے ہیں۔ اسلامی دنیا باہمی تنازعات کا شکار ہے اور اسلام کی دشمن عالمی طاقتیں بخوشی مسلمانوں کے درمیان نفرتوں کے شعلوں کو مزید بھڑکا رہی ہیں۔ اور مسلم دنیا میں غیر ضروری بے چینی اور بدامنی کو ہَوا دے رہی ہیں۔ آج کے مسلمانوں کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہ اس صورتحال کو نہیں پہچان رہے۔ اور بیرونی طاقتوں کو مسلمانوں کی صفوں میں بگاڑ ڈالنے کی اجازت دے رہے ہیں۔ پس احمدی نَو جوانوں کو یہ عہد کرنا ہے کہ وہ اسلام کے دفاع میں پختہ ڈھال بن جائیں گے۔ اور دنیا پر اس بات کو ثابت کریں گے کہ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے۔احمدی نَو جوان اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دنیا پر اُجاگر کرنے کی کوشش میں پُرعزم ہوں اور اِس عظیم کام کے لئے ہر کوشش اور قربانی کے لئے تیار رہیں۔ مزید برآں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس لئے قائم کیا ہے کیونکہ انسان مسلسل خدا تعالیٰ سے دُور جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے ذرائع مخفی ہوتے چلے جارہے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا تا کہ آپؑ اُن مخفی ذرائع پر روشنی ڈالیں۔ پس ہمارے احمدی نَو جوان اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور اپنی اصلاح کریں۔ جب ایسا ہوگا تب ہی وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی راہوں کو روشن کرنے میں اپنا کردار ادا کرسکیں گے۔ جب تک ایک احمدی اِس کوشش میں گامزن نہیں رہے گا تب تک اُس کا بیعت کرنا بے فائدہ ہے اور وہ اپنے اسلامی فرائض کو سر انجام دینے میں ناکام رہے گا۔ اگر ہمارے احمدی نَو جوان اس مِشن میں ناکام رہے تو وہ اُن راہوں پر چلنے لگ جائیں گے جن راہوں پر ابتدائی عیسائی چلے تھے جو ابتدا میں تو اپنے دین کے لئے پُر جوش تھے لیکن بعد میں اپنی تعلیمات سے اس حد تک دُور ہٹتے چلے گئے کہ آج کلیسا کو اپنے وجود کو کھو دینے کا خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ مغربی ممالک میں رہنے والے نَو جوان کبھی بھی اس بات کو روا نہ رکھیں کہ دنیاداری، دنیاوی کشائش یا جدید ترین ٹیکنالوجی اُن کو دین سے دُور لے جانے والی ہو۔ اس کے برعکس ہمیں صرف اُن راہوں کو اختیار کرنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے کر جاتی ہیں۔ اُن راہوں کے حصول کے لئے آپ لازمًا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں کیونکہ آپؑ کے ملفوظات اور تعلیمات اللہ تعالیٰ تک پہنچے کا دروازہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی بندھن قائم کرنے کے لئے ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت سے کامل وفاداری، کامل اطاعت اور کامل اخلاص کے ساتھ وابستہ کرلے۔

آپؑ نے فرمایا ہے کہ ہر فردِ جماعت اپنی اَناؤں اور خودغرضی کو کلیۃً ختم کر دے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو مضبوطی سے پکڑے رکھے۔ چند دنوں میں رمضان کے بابرکت مہینہ کا آغاز ہو رہا ہے اور اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے بہت اچھا موقع ہے۔ روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ آپ کو اللہ تعالیٰ کی بکثرت عبادت کرنی چاہئے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہئے۔ قرآن کریم میں علوم کے موتیوں کو تلاش کرنا چاہئے۔ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنا اور آپ کی بیعت کر لینا ہی کافی ہے۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے اپنا ذاتی تعلق قائم کرے۔ اور تقویٰ حاصل کرے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے کہ جب تک آپ کی جماعت تقویٰ حاصل نہیں کر لیتی وہ فلاح اور نجات حاصل کرنے میں ناکام رہے گی۔ ہمیشہ اپنے نفس کی اصلاح کرنے کی کوشش کرتے رہیں اور حقیقی احمدی بن جائیں۔ آپ میں سے ہر ایک نَو جوان کو چاہئے کہ اپنے ایمان کی حفاظت کرے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست تعلق قائم رکھے۔ آپ اُن لوگوں کے نقش قدم پر مت چلیں جو دنیاوی آسائشیں اور اثر ورسوخ میسر آنے پر اپنے دین کی راہوں سے بھٹک جاتے ہیں۔ آپ اُن لوگوں کے نقش قدم پر مت چلیں جو وقت کے ساتھ ساتھ اپنے خالق کو بھول گئے۔ آپ کو ایسا بننا ہے جو حقیقی طور پر بیعت کی شرائط پر عمل کرتے ہیں کیونکہ عہدوں کو پورا کرنا ایک ضروری امر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان باتوں پر

IMPERIAL
GARDEN
FUNCTION
HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ سب خدام جو میرے اس خطاب کو آج یوکے میں سُن رہے ہیں اور امریکہ میں سُن رہے ہیں یا دنیا میں کہیں بھی سُن رہے ہیں اللہ کرے کہ آپ اپنے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں۔ خدا کرے کہ آپ اُن نوجوانوں میں شمار کئے جائیں جو اپنے لوگوں کی اصلاح کرنے کے فرائض کو بخوبی سرانجام دینے والے ہیں اور قوموں کی ترقی کے لئے صف اوّل میں کھڑے ہیں۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ آپ کبھی ایسے نوجوان نہ بنیں جو اپنی قوموں پر بوجھ بنتے ہیں اور قوموں کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ یقیناً ایسے نوجوان اپنے مذہب کو بہت نقصان پہنچانے والے ہیں۔

پس آج آپ سب یہ عہد کریں کہ ہمارے اجتماعات ہماری روحانی ترقی کا ذریعہ بنیں گے۔ یہ عہد کریں کہ آپ ایسے بن جائیں گے جو دنیا کو روحانیت کی طرف لانے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف لانے والے ہوں گے۔

آج دنیا کی نظریں ہماری جماعت پر ہیں تا کہ وہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دیکھ سکیں۔ یہ وہ بات ہے جو مَیں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتا ہوں جب میں دوسرے ممالک کا دورہ کرتا ہوں۔ اس وجہ سے ہم نے دنیا کو ثابت کرنا ہے کہ ہماری باتیں کھوکھلی نہیں ہیں بلکہ ہم اپنی زندگیاں حقیقی امن کے سفیروں کی حیثیت سے گزارتے ہیں اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کی مشعل ہیں۔ کسی احمدی مسلمان کو کبھی بھی کسی قسم کے احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے کیونکہ دانش، علم اور سب سے بڑھ کر حق ہمارے ساتھ ہے۔ آخر میں مَیں ایک مرتبہ پھر کہوں گا کہ آپ سب اللہ تعالیٰ سے اپنا ذاتی تعلق قائم کریں اور ہمیشہ اُس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو کامیاب کرے اور جو باتیں آج مَیں نے کہیں ہیں اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ آپ اپنے آپ کو اسلام کی سچائی کے چمکتے ہوئے روشن ستارہ کے طور پر ثابت کرنے والے ہوں۔ انشاء اللہ۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اردو میں فرمایا: یہاں بعض اسائلم سیکر بھی آئے ہوئے ہیں۔ گزشتہ ایک دو سالوں میں آئے ہیں جو انگریزی کچھ حد تک تو سمجھتے بھی ہوں گے، کچھ پڑھے ہوئے بھی ہیں۔ لیکن ان کے اپنے بھی بعض مسائل ہیں۔ اس لئے مَیں اُن کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں آنے کا مقصد اور یہاں آنے کی وجہ یہ تھی کہ اُن کو اپنے ملک میں صحیح طرح سے نہ عبادت کرنے کا حق دیا گیا تھا، نہ اپنے مذہب پر عمل کرنے کا حق دیا گیا تھا۔ بعض براہ راست اس سے متأثر تھے اور بعض ایسے بھی ہوں گے جو دوسروں کو دیکھ کر اتنا حوصلہ نہیں رکھتے کہ وہ یہ چیزیں دیکھ سکیں۔ اس لئے انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ پاکستان سے نکلیں اور دوسرے ملکوں میں جائیں۔ پس یہاں آپ کا آنا احمدیت کی وجہ سے ہے۔ اُس حقیقی اسلام کی وجہ سے ہے جس کی یہ تعلیم ہے کہ تم نے دنیا میں فساد پیدا نہیں کرنا بلکہ امن و محبت اور پیار بانٹنا ہے۔ پس جب آپ نے اس وجہ سے ملک چھوڑا ہے تو اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کا یہاں آنا جب خدا تعالیٰ کی خاطر ہے، اس وجہ سے ہے کہ آپ کو مذہبی آزادی نہیں تھی تو پھر اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھنا بھی آپ کا کام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے جو حق ہیں، اس کی عبادت کا حق ہے وہ بھی ادا کرنا آپ کا کام ہے۔ یہ نہیں کہ اسائلم جب تک کلیئر (clear) نہیں ہوتا اس وقت تک تو بڑی دعائیں اور عاجزی دکھاتے ہیں۔ اس کے بعد جب اسائلم پاس ہو گیا یا کوئی job مل گئے، مالی حالات بہتر ہو گئے تو بعض ایسے بھی ہیں جو خدا کو بھول جاتے ہیں، جو اپنی ذمہ داریوں کو بھول جاتے ہیں، جو جماعت کے احسانات کو بھول جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات آپ پر جماعت کی وجہ سے ہیں کہ آپ کو یہاں آ کر بہتر حالات میسر آئے۔ یہاں اپنے ملک سے نکلنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مالی لحاظ سے بھی اکثریت کو کشائش عطا فرمائی ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا ہے، اور بنیں! اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری یہی ہے کہ جو اس کے احکامات ہیں اُن پر عمل کیا جائے اور جماعت کا جو نظام ہے اور خلافت سے ایک احمدی کا جو تعلق ہونا چاہئے اُس میں آپ کو بڑھنا چاہئے۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ہمیشہ صرف اجتماع کی حد تک نہیں، چند دنوں تک نہیں بلکہ ہمیشہ اپنے آپ کو احساس دلاتے رہیں، اس کی جگالی کرتے رہیں کہ ہم نے جماعت کے نظام اور خلافت کے ساتھ کامل وابستگی دکھانی ہے تا کہ ہم اسلام اور احمدیت کی صحیح خدمت کر سکیں۔ اور اسی طرح یہ بھی کوشش کریں کہ ہر معاملہ میں اپنے نمونے قائم کریں۔ یہاں جب آپ کے اسائلم پاس ہو جائیں، بعض benefits بھی لیتے ہیں، بعض دوسری آسائشیں بھی لیتے ہیں، اُنہیں اس حد تک لینے کی کوشش کریں جس حد تک قانون اور سچائی آپ کو اجازت دیتی ہے۔ جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے اُن سے فائدہ نہ اُٹھائیں۔ جھوٹ کا سہارا لیں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے مقابلے میں جھوٹ کو کھڑا کر رہے ہیں۔ اور جھوٹ کو اللہ تعالیٰ نے شرک قرار دیا ہے۔ پس یہ عارضی خداؤں سے ہمیشہ اپنے آپ کو بچاتے رہیں اور اُس زندہ خدا کی طرف جھکیں جو ہمیشہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور وہی ہے جو آپ کی ضروریات کو پورا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔ اب دعا کریں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14/اپریل 2017)

......☆......☆......☆......

افسوس! محترمہ صادقہ پروین صاحبہ

اہلیہ مکرم مبرور احمد چیمہ صاحب مرحوم وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس! میری والدہ محترمہ صادقہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم مبرور احمد چیمہ صاحب مرحوم ابن مکرم منظور احمد چیمہ صاحب درویش مورخہ 11/جون 2017 کو اچانک حرکت قلب بند ہونے کے سبب وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کچھ عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں۔

مرحومہ محترم چوہدری فیض احمد صاحب درویش مرحوم سابق ناظر بیت المال آمد کی بیٹی تھیں جو سلسلہ احمدیہ کے جلیل القدر عہدوں پر فائز رہے۔ نانا جان چوہدری فیض احمد صاحب اعلیٰ علمی ذوق اور ادبی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ آپ نے اردو ادب کا احمدیہ دبستان اور ''وہ پھول جو مرجھا گئے'' جیسی علمی وادبی کتب تصنیف کیں اور تقسیم ملک کے بعد بدر کے ابتدائی نائب ایڈیٹران میں سے تھے۔ آپ بہت نفاست پسند اور بہت مہمان نواز تھے۔

میری والدہ نے نصرت گرلز اسکول قادیان میں تعلیم حاصل کی اور ساری زندگی والدین کی نیک تربیت اور دینی ماحول میں گزاری۔ آپ نمازوں کی پابند اور بہت خوش مزاج تھیں۔ ہر ملنے والے سے خندہ پیشانی سے ملتیں۔ اپنے والد کی طرح آپ بھی بہت نفاست پسند اور مہمان نواز تھیں۔ مغرب کے بعد گھر سے باہر جانا پسند نہیں کرتی تھیں۔ پڑوسیوں کی خصوصیت سے خبر گیری رکھتیں اور غریبوں کی مدد کرتی تھیں۔ قادیان چھوڑ کر کہیں باہر رہنا پسند نہیں کرتی تھیں۔

والد صاحب کی وفات عرصہ 16 سال پہلے ہو گئی تھی، بہت کفایت شعاری اور سلیقہ شعاری سے گزارہ کیا اور بچوں کی پرورش کی۔ آپ کی چار بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ سب بچے شادی شدہ ہیں۔ بیٹا طاہر احمد چیمہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں خدمت بجالا رہا ہے۔ مرحومہ کی نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد احمدیہ قبرستان میں مرحوم خاوند کی قبر کے پاس ہی تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ آپکی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(امتہ الہادی بشریٰ کارکنہ دفتر لجنہ اماء اللہ بھارت اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم منظور احمد صاحب درویش مرحوم)

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
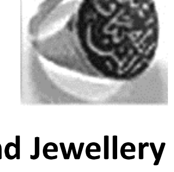

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24/جولائی 2017 کو 12:30 بجے دوپہر محمود ہال (مسجد فضل لندن) میں تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ محمودہ اختر صاحبہ

(اہلیہ مکرم ظفر علی نور صاحب، سٹن)

20/جولائی کو 69سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ حضرت صوفی محمد رفیع صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ انتہائی سادہ مزاج، ملنسار، ہمدرد اور نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چوہدری رکن الدین صاحب

(کراچی، حال امریکہ)

20/جون 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ نے 1945 میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔ آپ نائب امیر کراچی کے علاوہ کراچی اور پشاور میں مختلف عہدوں پر خدمت بجالاتے رہے۔ آپ بڑی محنت اور جانفشانی سے جماعتی کاموں کو سرانجام دیتے تھے۔ آپ کو کراچی میں عقیل بن عبد القادر آئی ہسپتال کے علاوہ کئی تعمیری کام کروانے کا بھی موقعہ ملا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت سے دلی عقیدت رکھنے والے بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ اقبال نسیم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد یوسف صاحب سابق ڈرائیور فضل عمر ہسپتال و دفتر کارپرداز، ربوہ)

30/جنوری 2017 کو 64سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ نمازوں کی پابند، دعاگو، منکسر المزاج، خداترس، غریب پرور، صابرہ وشاکرہ، متوکل علی اللہ، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ لازمی چندہ جات اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب (آف کیلگری، کینیڈا)

9/جولائی 2017 کو 46سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ نمازوں کے پابند اور بچپن سے ہی تہجد گزار تھے۔ نظام جماعت اور خلافت کے اطاعت گزار تھے۔ اپنے واقف نو بیٹے کو بھی خلافت اور جماعت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ اپنی بیماری میں باوجود مشکل کے سیکرٹری مال کے گھر جاکر چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرم Abu ul Hussun Ranmjaun صاحب

(آف ماریشس)

15/جولائی 2017 کو 88سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ جماعت اور خلافت سے اخلاص ووفا میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ آپ نے 50سال تک مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ نیشنل صدر جماعت بھی رہے۔ بطور صدر کام کرتے ہوئے آپ نوجوان نسل کیلئے ایک نمونہ تھے۔ تقریر کرنے کی اچھی قابلیت تھی۔ اکثر نظام جماعت اور خلافت کے عناوین پر تقاریر کیا کرتے تھے۔ دنیوی اعتبار سے زیادہ تعلیمیافتہ نہ تھے، لیکن علم وحکمت رکھنے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ اپنی فیملی کی بعض آزمائشوں پر آپ نے بڑی ثابت قدمی کے ساتھ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

(5) مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک غلام محمد صاحب جمالی، بستی جمال والا کھی ضلع ملتان)

14/مارچ 2017 کو 86سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ مکرم رانا فیض بخش نون صاحب کی بیٹی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، عاشق قرآن، دعاگو اور پردہ دار خاتون تھیں۔ چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتی تھیں۔ بیواؤں، یتیموں اور غریبوں کی مددگار تھیں۔ اپنے حلقہ میں لمبا عرصہ صدر لجنہ اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(6) مکرم حاجی محمد سلیم صدیقی صاحب

(صادق آباد، کوٹلی کشمیر)

20/جنوری 2017 کو 63سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ نے کوٹلی میں سیکرٹری تعلیم القرآن شہر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے محبت کا تعلق تھا۔ واقفین زندگی اور مرکزی نمائندوں کا احترام کرنے والے، بہت مہمان نواز اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(7) مکرمہ نصیر بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم ناصر احمد باجوہ صاحب مرحوم، کراچی)

6/جولائی 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ خلافت سے والہانہ پیار کرنے والی بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم لقمان احمد کشور صاحب (انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن) کی خالہ اور ممانی تھیں۔

(8) مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم محمد حفیظ صاحب، حیدرآباد، انڈیا)

26/اپریل 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، غریب پرور اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی بڑی مخلص خاتون تھیں۔ اپنی جماعت کی فعال ممبر اور چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔ آپ کچھ عرصہ اپنے حلقہ میں بطور نائب صدر لجنہ خدمت بجالاتی رہیں۔ خلافت کے ساتھ دلی لگاؤ تھا اور عہدیداران کا بہت احترام کرتی تھیں۔

(9) مکرمہ شازیہ تبسم صاحبہ

(بنت مکرم محمد نسیم تبسم صاحب، مربی سلسلہ، لاہور)

15/جون 2017 کو 21سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی اور مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی سلسلہ دارالذکر (لاہور) کی بیٹی تھیں۔ بہت خوبیوں کی مالک، نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

(10) مکرم جمال عبدالغفور صالح ملازادہ صاحب

(آف کردستان)

9/جون 2017 کو 61سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ نے 2012 میں بیعت کی تھی۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا اور اس بات پر اکثر غمگین رہتے تھے کہ میں کماحقہ تبلیغ نہیں کرپارہا۔ اگر کبھی کسی معاملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ارشاد بتایا جاتا تو سن کر فوراً کہتے کہ وہی درست ہے۔ اس کے بعد کوئی اور بات نہیں ہوسکتی۔ آپ دل کے غنی، نہایت سخی، بہت نرم خو، منکسر المزاج، مہمان نواز اور بہت ہردلعزیز انسان تھے۔ اپنے علاقہ کے سارے احمدیوں کی خبر گیری کرتے تھے۔ اپنے خاندان میں بہت مقبول تھے۔ آپ کی بیٹی نے بھی آپ کی تبلیغ سے احمدیت قبول کی۔

(11) مکرم منور اقبال بلوچ صاحب

(ابن مکرم عنایت اللہ خان حیرت صاحب، لیہ)

10/اپریل 2017 کو 66 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ کے دادا حضرت عبداللہ خان صاحب اور پڑدادا حضرت فتح محمد خان صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ کو قائد ضلع لیہ، صدر جماعت لیہ کے علاوہ دو مرتبہ امیر ضلع لیہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ شاعر بھی تھے اور ادب سے گہرا لگاؤ تھا۔ ہر خاص وعام کے ساتھ ذاتی تعلق رکھتے تھے۔ انسان دوست کے نام سے ایک رفاہی ادارہ بھی بنایا ہوا تھا۔ ضلعی امن کمیٹی کے ممبر تھے اور آپ کو امن کا ایوارڈ بھی دیا گیا تھا۔ U.B.L. سے بطور آفیسر ریٹائر ہوئے۔ بعد میں ایک یونیورسٹی میں درس وتدریس کا کام کرتے رہے۔

(12) مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب

(مسی ساگا، کینیڈا)

23/جون 2017 کو 63سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ حضرت میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی رضی اللہ عنہ کے پڑنواسے اور حضرت میاں محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ آپ کے والد مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت پیار کا تعلق تھا۔ آپ نے 1974 میں پنجاب یونیورسٹی کی احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے اور 1984 میں بطور قائد ضلع ملتان قابل قدر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ انتہائی شفیق، مہمان نواز اور خلافت سے والہانہ عشق رکھنے والے بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(13) عزیزم آفاق احمد (ابن مکرم فہید احمد صاحب، سابق صدر جماعت بھوئیوال ضلع شیخوپورہ)

21/جون 2017 کو صرف 11 ماہ 3 دن کی عمر پاکر وفات پاگیا۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ یہ بچہ گزشتہ سال 8 جولائی کو پیدا ہوا تھا۔ پیدائش کے بعد اس کے سر پر الرجی کے دانے نکلے تھے۔ ان کا علاج کرتے ہوئے نمونیا اور پھر یرقان ہوگیا جس سے صحت یاب نہ ہوسکا اور اللہ کو پیارا ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سھارا آٹوٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

ارشاد حضرت امیر المومنین

”حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

جماعتی رپورٹیں

ہفتہ قرآن مجید

☆جماعت احمدیہ کٹک (صوبہ اڈیشہ) میں مورخہ 16 تا23/جولائی 2017 ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ روزانہ تلاوت قرآن مجیداورنظم کے بعدقرآن مجید کی اہمیت وبرکات وفضیلت اور پاکیزہ تعلیمات کے موضوع پر ایک تقریر ہوئی۔ (فیروزالدین خان،امیر ضلع کٹک)

☆جماعت احمدیہ لدھیانہ میں مورخہ 22 تا28/جولائی 2017 ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا گیا۔روزانہ مختلف محلہ جات میں تلاوت ونظم کے بعدقرآن مجید کی پاکیزہ تعلیمات کے موضوع پرایک تقریر ہوئی۔

(ایوب علی خان،مبلغ سلسلہ لدھیانہ)

☆جماعت احمدیہ پارولی (صوبہ مدھیہ پردیش)میں مورخہ 22 تا28/جولائی 2017 ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔روزانہ تلاوت ونظم کے بعدقرآن مجید کی تعلیمات کے موضوع پرایک تقریر ہوئی۔4زیر تبلیغ دوست بھی جلسہ کے پروگراموں میں شامل ہوئے۔ (حلیم خان شاہد،مربی سلسلہ پارولی)

جماعت احمدیہ شموگہ میں جلسہ سالانہ برطانیہ دیکھنے کا اہتمام

ہر سال کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ شموگہ میں جلسہ سالانہ یو.کے کے پروگراموں کو جماعتی طور ہر مسجد میں دیکھنے کا اہتمام کیا گیا۔تمام احباب جماعت نے تینوں دن جلسہ کے پروگراموں سے استفادہ کیا۔خواتین کیلئے بھی پردہ کی رعایت سے جلسہ کے پروگرام دیکھنے کا انتظام تھا۔بعض احمدی احباب نے اپنے غیر احمدی دوستوں کوبھی جلسہ کے پروگرام دکھائے جس کا ان پر بڑا مثبت اثر ہوا۔ (مبلغ انچارج شموگہ)

جماعت احمدیہ ممبئی میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

جماعت احمدیہ ممبئی میں رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر مورخہ 28/مئی 2017 کومکرم پرویز احمد صاحب نائب صدر ممبئی کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔تلاوت قرآن کریم عزیزم عطاء الکریم نے کی،نظم مکرم منظور عالم صاحب نے پڑھی۔ بعدہ رمضان المبارک کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔دوران ماہ روزانہ بعد نماز فجر درس القرآن اور بعد نماز عصر درس حدیث کا اہتمام کیا گیا۔ نیز ہر اتوار کے دن ایک خصوصی درس کا اہتمام کیا گیا جس میں رمضان المبارک کے مسائل بیان کئے گئے۔ دوران ماہ چار تربیتی کلاسز بھی منعقد ہوئیں۔ نیز ہر روز ایک محفل سوال وجواب بھی منعقد ہوئی۔نماز تراویح کی ادائیگی کیلئے احمدیہ مسجد ممبئی کے علاوہ چار مراکز بنائے گئے تھے۔مورخہ 26/جولائی 2017 کونماز عیدادا کی گئی۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان کی برکات سے کماحقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ (سید عبدالہادی کاشف،مبلغ سلسلہ ممبئی)

مجلس انصار اللہ جڑچرلہ اور محبوب نگر کا مشترکہ سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ جڑچرلہ،محبوب نگر،چنٹہ کنٹہ اور روڈمان (صوبہ تلنگانہ) کا مشترکہ سالانہ اجتماع مورخہ 16/جولائی 2017 کوچنتہ کنٹہ میں منعقد ہوا۔ پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔نماز فجر کے بعد درس القرآن اور اجتماعی دعا ہوئی۔ناشتے کے بعد انصار کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔بعدازاں انصار کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔نماز ظہر وعصر کے بعد اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں علمی وورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لینے والے انصار کوانعام دیئے گئے۔اسی طرح مورخہ 23/جولائی 2017 کومجلس انصار اللہ حیدرآباد،نظام آباد اور محبوب نگر کا ضلعی سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ (طیب احمد خان،مبلغ انچارج محبوب نگر صوبہ تلنگانہ)

چندہ تحریک جدید کی مکمل ادائیگی ایک اہم فریضہ

جیسا کہ احباب کوعلم ہے کہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہوکر 31/اکتوبر کوختم ہوتا ہے۔اس جہت سے سال رواں کے ختم ہونے میں اب قریباً اڑھائی ماہ ہی باقی رہ گئے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ وعدے،جوخدا تعالیٰ سے کئے جاتے ہیں،وہ مسئول ہیں۔ یعنی ان کے بارے میں جواب طلبی ہوگی۔وہ آدمی،جس نے وعدہ نہیں کیا،وہ کمزور ہے اور خدا تعالیٰ اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھے گا۔لیکن جس نے وعدہ کیا ہے اور اسے پورا نہیں کیا وہ مجرم ہے اور خدا تعالیٰ اسے سزا دیگا۔پس یہ وعدے معمولی چیز نہیں۔اول تو یہی چیز افسوس ناک ہے کہ اتنا عظیم الشان کام اور اتنی معمولی قربانی۔پھر اس سے زیادہ افسوسناک یہ ہے کہ وعدوں کے پورا کرنے کی طرف بہت کم توجہ ہے‘‘۔

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک،جلد سوم،صفحہ 150)

نیز فرماتے ہیں کہ:’’اگر تم نے احمدیت کو دیانت داری سے قبول کیا ہے تو اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض ومقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔زمین وآسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کیلئے نہیں کہہ رہا۔خدا تعالیٰ اور اسلام کیلئے کہہ رہا ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کہہ رہا ہوں۔تم آگے بڑھو اور اپنا تن،اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے قربان کردو۔‘‘ (کتاب پانچ ہزاری مجاھدین،صفحہ 8)

جملہ ضلعی امراء ومقامی امراء،صدر صاحبان اور ضلعی ومقامی سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے تمام مخلصین سے ان کے وعدوں کی صد فی صد وصولی کے سلسلہ میں اپنی کوششیں تیز کردیں تا جماعت احمدیہ بھارت اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے دربار خلافت سے ملنے والے سال رواں کے ٹارگٹ کو پورا کرسکے اور ہم پیارے آقا کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کرسکیں۔وباللہ التوفیق۔

اللہ تعالیٰ تمام مخلصین جماعت کو اپنے بے پایاں فضلوں،رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

D.T.P سینٹر نشرواشاعت کیلئے کارکنہ کی ضرورت

D.T.P سینٹر نظارت نشرواشاعت صدرانجمن احمدیہ میں ایک کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت ہے۔لجنہ کی امیدوار اپنی درخواست جملہ تعلیمی سرٹیفکیٹ کی نقول Attested کے ساتھ کوائف فارم نظارت دیوان سے حاصل کرکے اسے مکمل کرنے کے بعد امیر جماعت/صدر جماعت/صدر لجنہ کی تصدیق کے ساتھ دو ماہ کے اندر بھجوادیں۔

(1)امیدوار کی تعلیم کم ازکم 2+ (سیکنڈ ڈویژن) ہو۔ہندی،اُردو،عربی،انگریزی لکھنا پڑھنا جانتی ہو۔(2)ہندی ٹائپنگ میں مہارت ہو اور کم ازکم ایک سال کا تجربہ ہو۔(3)ہندی ٹائپنگ Key Board دیکھے بغیر کمپوز کرسکتی ہو۔ایک گھنٹہ میں کم ازکم 300 الفاظ ٹائپ کرسکتی ہو۔(4) ہندی ٹائپنگ In-Design سافٹ ویئر میں Chanaky-Unicode فونٹ میں کرنا جانتی ہو۔(5)کمپیوٹر سائنس میں ڈپلومہ کیا ہو۔(6)InPage،M.S.Word،InDesign کے بارے میں بنیادی معلومات ہوں۔(7)واقف زندگی و وقف نو کی تحریک میں شامل ہونے والی ممبرات اپنا حوالہ منظوری وقف نو بھی درخواست میں تحریر کریں۔(8) درخواست میں اپنے والد/خاوند/سرپرست کے تصدیقی دستخط بھی ہوں۔(9)امیدوار کوانٹرویو کی تاریخ سے بعد میں مطلع کردیا جائے گا نیز قادیان انٹرویو کیلئے آمدورفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔(10)قادیان میں رہائش کی ذمہ داری اپنی ہوگی۔

(ناظر دیوان صدرانجمن احمدیہ قادیان)

MBBS IN BANGLADESH
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY, CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 20

اندر سے نفسانیت کا کیڑا اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں نکل سکتا اور اللہ تعالیٰ کا فضل بغیر حقیقی توحید پر قائم ہوئے نہیں مل سکتا۔ نرا لا الہ الا اللہ منہ سے کہہ دینے سے انسان موحد نہیں بن سکتا۔ موحد بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کو سب طاقتوں کا مالک سمجھنا ضروری ہے اور اس کو معبود حقیقی سمجھنا ضروری ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کو سب طاقتوں کا مالک سمجھا جائے اور معبود حقیقی سمجھا جائے تو پھر دنیاوی حیلوں سے دنیاوی بہانوں سے مختلف طریقوں سے انسان دوسرے انسانوں کا حق نہیں مار سکتا۔ پس جو اپنے بھائیوں کے حق ادا نہیں کرتا جو صلح کی طرف قدم نہیں بڑھاتا جو دشمنیوں کو ختم نہیں کرتا وہ توحید کا بھی قائل نہیں یہ خلاصہ ہے آپ کے اس بیان کا۔ یہ ایک ایسا نکتہ ہے کہ اگر اسے سمجھ لیا جائے تو ہم سب ہمیشہ صلح کی بنیاد ڈالنے والے بن جائیں اور دوسروں کے حق ادا کرنے والے بن جائیں۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو اس مضمون کو سمجھتے ہوئے اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے ورنہ ہمارے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ منہ سے تو توحید کا اقرار ہے لیکن عمل سے اس کی نفی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: پس بلاشبہ صلح کاری اعلیٰ درجہ کا ایک خلق ہے اور انسانیت کے لئے ازبس ضروری ہے۔

اللہ جل شانہ یہ تعلیم فرماتا ہے **واصلحوا ذات بینکم** کہ اپنے درمیان اصلاح کرو۔ **والصلح خیر**۔ صلح بہرحال بہتر ہے۔ **وان جنحوا للسلم فاجنح لها** کہ اگر وہ صلح کے لئے جھک جائیں تو تو بھی ان کے لئے صلح کے لئے جھک جا۔ پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ **وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا** اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے **واذا مروا باللغو مروا کراما**۔ اور جب وہ لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں۔

پھر آپ نے یہ آیت کا حصہ کوٹ کیا **ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینك و بینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم** کہ ایسی چیز سے دفاع کرو جو بہترین ہو تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی ہے تیرا گہرا دوست بن جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اس جماعت کو تیار کرنے میں غرض یہی ہے کہ زبان کان آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے اور دوسرا چپ رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے درد دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینے کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں کوئی ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔

آپ نے ایک موقع پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر مجھ سے تعلق جوڑا ہے اور میری فوج میں داخل ہونے کا دعویٰ ہے تو پھر اعلیٰ اخلاق اختیار کرنے ہوں گے اور فتنہ و فساد کی حالت کو چھوڑنا ہوگا۔ آپ نے اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو فرمایا کہ وہ دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اس سے ان کا دین پھیلے گا۔ آپ نے فرمایا کہ پس اٹھو اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارہ شیوہ ہو۔ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جاویں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو۔ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم آپ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کرنے والے ہوں صلح کی بنیاد ڈالنے والے ہوں توحید کا صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں اور معاشرے میں محبت اور پیار بکھیرنے والے ہوں دنیاوی خواہشات کو بھی اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں ہم ہمیشہ رہیں اور یہی ہماری اولین ترجیح ہو۔

......☆......☆......☆......

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

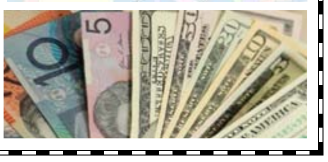
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 24-Aug-2017 Issue No. 34

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

انسان کے اندر سے نفسانیت کا کیڑا اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں نکل سکتا اور اللہ تعالیٰ کا فضل بغیر حقیقی توحید پر قائم ہوئے نہیں مل سکتا
جو اپنے بھائیوں کے حق ادا نہیں کرتا جو صلح کی طرف قدم نہیں بڑھاتا جو دشمنیوں کو ختم نہیں کرتا وہ توحید کا بھی قائل نہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18/اگست 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں کہ: خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ فرمایا: تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ فرمایا کہ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ فرماتے ہیں نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ یہ اقتباس مختلف تقریروں میں درسوں میں اکثر جماعت کے افراد کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرنے کا فقرہ تو ایسا ہے جو اکثر احمدی اس کے حوالے پیش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں میں نے قضا اور جھگڑوں کے مقدموں کے حوالے سے بھی کچھ باتیں کی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ جن کو آپ نے اپنی تعلیم میں شامل کیا ہے یہ آپ کی اپنے ماننے والوں سے توقعات اور ان کے لئے آپ کے دل کے درد کا اظہار ہے۔ انسان جب کشتی نوح میں تعلیم کے مکمل حصہ کو پڑھتا ہے تو ہل کر رہ جاتا ہے لیکن پھر بھی بعض لوگ ہم میں سے ایسے ہیں جو معاف کرنے اور صلح کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ کاٹا جائے گا اور پھر آگے یہ بھی فرمایا کہ بد بخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ پس وہ لوگ جو ضد کرتے ہیں ان کیلئے بہت بڑا انذار ہے انہیں ہوش کرنی چاہئے۔ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم فساد نہیں کریں گے نفسانی جوشوں سے بچیں گے اور دوسری طرف صلح سے بھی گریز کرتے ہیں تو پھر یہ عہد بیعت سے دُوری ہے، عہد بیعت کو نبھانا نہیں ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے۔

آپؑ نے بڑے واضح فرما دیا کہ بیعت کے منشاء کو پورے کئے بغیر اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق کی ادائیگی اور صلح اور صفائی بھی ضروری ہے۔ آپ اپنی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے اور اس بات کا اظہار فرماتے ہوئے کہ آپ میں کتنی وسعت حوصلہ اور معاف کرنے کی طاقت ہے فرماتے ہیں میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجال اور کذاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کی کوشش کی ہو اور وہ صلح کا طالب ہو تو میرے دل میں یہ خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آ سکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ پھر آپ نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسے اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔

حضور انور فرماتے ہیں: پس ہمیں ہر وقت یہ بات سامنے رکھنی چاہئے کہ آجکل کی دنیا میں جہاں ہر وقت اور ہر جگہ فتنہ وفساد کی حالت طاری ہے، ہم جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ایک حصار میں آیا ہوا سمجھتے ہیں اور اس بات پر شکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کی عمومی فساد کی حالت سے محفوظ رکھا ہوا ہے، حقیقت میں ہم اس وقت محفوظ ہو سکتے ہیں جب ہر وقت ہم یہ احساس رکھیں کہ دوسروں سے معاملات پڑنے پر نرمی کا رویہ رکھنا ہے اور صلح کی بنیاد ڈالنی ہے، ورنہ ہماری باتیں صرف باتوں کی حد تک رہیں گی۔

حضور انور نے فرمایا: ہمدردی خَلق اور صلح ایک ایسا خُلق ہے جس کو اپنانے کی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار نصیحت فرمائی ہے۔ پس ہر احمدی کو اس پہ بہت توجہ دینی چاہئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو بچھاڑ دے اصل پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔ پس یہ ایک مؤمن کی شان ہے کہ اس طرح کے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے۔ غصہ کی حالت میں اپنے اوپر کنٹرول ہونا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں۔ اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق میں مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔ حضور انور نے فرمایا: پس یہ ہمارا مقصد ہونا چاہئے۔

ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: میں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو اپنے اخلاق سیئہ کو چھوڑ عادات ذمیمہ کو ترک کر کے خصائل حسنہ کو لیتا ہے یہ اس کے لئے ایک کرامت ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اعلیٰ اخلاق حاصل کرنا یہ ہر ایک کے لئے کرامت ہے۔ لوگ کہتے ہیں کیا کرامت ہوئی، کیا کرامت دکھائی بیعت میں آ کر تو بیعت میں آ کر کرامت یہی ہے کہ اعلیٰ اخلاق اپنا لئے اور بری باتوں کو چھوڑ دیا۔ فرمایا اور ایسا ہی خود ستائی اور خود پسندی کو چھوڑ کر جب انکساری اور فروتنی اختیار کرتا ہے تو یہ فروتنی ہی کرامت ہے۔ پس تم میں سے کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کراماتی بن جائے۔ اگر ہمیشہ قائم رہنے والی کوئی کرامت ہے تو یہی کرامت ہے یہی معجزہ ہے اور یہی انقلاب ہے جو تمہیں اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے کہ بدیوں کو چھوڑ کر بد اخلاقیوں کو چھوڑ کر اعلیٰ اخلاق اختیار کرو۔ فرمایا انسان اخلاقی حالت کو درست کرے کیونکہ یہ ایسی کرامت ہے جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ نفع دور تک پہنچتا ہے۔ مؤمن کو چاہئے کہ خلق اور خالق کے نزدیک اہل کرامت ہو جاوے۔ فرماتے ہیں کہ بہت سے رند اور عیاش ایسے دیکھے گئے ہیں جو کسی خارق عادت نشان کے قائل نہیں ہوئے لیکن اخلاقی حالت دیکھ کر انہوں نے بھی سر جھکا لیا۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اگر انسان کے اندر سے نفسانیت کا کیڑا نہیں نکلتا تو اس کا توحید پر بھی ایمان نہیں ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا یہ کیڑے اندر سے نہیں نکل سکتے (نفسانیت کے کیڑے)۔ پس اللہ تعالیٰ ہی کا فضل حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرماتے ہیں کہ یہ بہت ہی باریک کیڑے ہیں اور سب سے زیادہ ضرر اور نقصان ان کا ہی ہے۔ جو لوگ جذبات نفسانی سے متاثر ہو کر اللہ تعالیٰ کے حقوق اور حدود سے باہر ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر حقوق العباد کو بھی تلف کرتے ہیں وہ ایسے نہیں کہ پڑھے لکھے نہیں بلکہ ان میں ہزاروں کو مولوی فاضل اور عالم پاؤ گے اور بہت ہوں گے جو فقیہ اور صوفی کہلاتے ہوں گے مگر باوجود ان باتوں کے وہ بھی ان امراض میں مبتلا نکلیں گے۔

فرمایا ان بتوں سے پرہیز کرنا ہی تو بہادری ہے اور ان کو شناخت کرنا ہی کمال دانائی اور دانشمندی ہے یہی بت ہیں جن کی وجہ سے آپس میں نفاق پڑتا ہے اور ہزاروں کشت وخون ہو جاتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے کا حق مارتا ہے اور اسی طرح ہزاروں ہزار بدیاں ان کے سبب سے ہوتی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہر روز اور ہر آن ہوتی ہیں اور اسباب پر اس قدر بھروسہ کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کو محض ایک عضو معطل قرار دے رکھا ہے۔ بہت ہی کم لوگ ہیں جنہوں نے توحید کے اصل مفہوم کو سمجھا ہے اور اگر انہیں کہا جاوے تو جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ کیا ہم مسلمان نہیں اور کلمہ نہیں پڑھتے مگر افسوس تو یہ ہے کہ انہوں نے اتنا ہی سمجھ لیا ہے کہ بس کلمہ منہ سے پڑھ دیا اور یہ کافی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں یقینا کہتا ہوں کہ اگر انسان کلمہ طیبہ کی حقیقت سے واقف ہو جاوے اور عملی طور پر اس پر کاربند ہو جاوے تو وہ بہت بڑی ترقی کر سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ بہت سے لوگ میری جماعت میں داخل تو ہیں اور وہ توحید کا اقرار بھی کرتے ہیں مگر میں افسوس سے کہتا ہوں کہ وہ مانتے نہیں۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق مارتا ہے یا خیانت کرتا ہے یا دوسری قسم کی بدیوں سے باز نہیں آتا میں یقین نہیں کرتا کہ وہ توحید کو ماننے والا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق تلف کرتا ہے اور اس کی خیانت کرتا ہے وہ لا الہ الا اللہ کا قائل نہیں کیونکہ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ اس کو پاتے ہی انسان میں ایک خارق عادت تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اس میں بغض کینہ حسد ریاء وغیرہ کے بت نہیں رہتے اور خدا تعالیٰ سے اس کا قرب ہوتا ہے یہ تبدیلی اسی وقت ہوتی ہے اور اسی وقت وہ سچا موحد بنتا ہے جب یہ اندرونی بت تکبر خود پسندی ریاء کاری کینہ وعداوت حسد و بخل نفاق و بدعہدی وغیرہ کے دور ہو جاویں۔ پس یہ پکی بات ہے کہ صرف منہ سے کہہ دینا کہ خدا کو وحدہ لاشریک مانتا ہوں کوئی نفع نہیں دے سکتا۔ ابھی منہ سے کلمہ پڑھتا ہے اور ابھی کوئی امر ذرا مخالف مزاج ہوا اور غصہ اور غضب کو خدا بنا لیا۔

حضور انور نے فرمایا: پس خلاصہ یہ کہ انسان کے

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad